تاریخ وصّاف

جلد اوّل

تا اختتام عہد ارغون خان

جس کو

جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

نے

بعد استخراج اشعار و عبارات عربی غیر ضروری

برائے

امتحان منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی مرتب کیا

اور

اس طبع ثانی کی تصحیح پروفیسر مولوی سید اولاد حسین صاحب شاداں بلگرامی سے کرا کے

شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

مقدمہ

تاریخ وصاف کا اصلی نام تجزیۃ الامصار و تزجیۃ الاعصار ہے۔ اس کا مصنف عبداللہ بن فضل اللہ شیرازی ایلخانیوں کے زمانہ میں بعہدۂ مستوفی مامور تھا اور چونکہ سلطان اولجائتو نے اسے "وصافِ حضرت" کا خطاب دیا تھا اس لئے اس کی کتاب کا نام **تاریخ وصاف** پڑ گیا۔

تاریخ وصاف ایلخانیوں کے زمانے کی تاریخ ہے۔ اور وہ پانچ جلدوں میں ہے۔ جن میں ۶۵۶ھ سے ۷۱۲ھ تک کے حالات درج ہیں یعنی تاراج بغداد سے لیکر سلطان اولجائتو کے عہد تک مصنف نے اول چار جلدیں مکمل کر کے ۷۱۲ھ میں علامہ رشید الدین وزیر (صاحب جامع التواریخ) کی وساطت سے اپنی کتاب کو سلطان اولجائتو کے حضور میں پیش کیا جس پر اس کو خلعت اور "وصافِ حضرت" کا خطاب ملا۔ پانچویں جلد ۷۲۸ھ کے قریب لکھ کر بڑھائی گئی جس میں سلطان ابوسعید ایلخانی کے عہد کے حالات شامل کئے گئے۔

یورپ کے بعض فضلا اِس امر کے شاکی ہیں کہ **تاریخ وصاف** کا اندازِ بیان نہایت پیچیدہ اور مغلق ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اگر مصنف اس کو زیادہ سلیس عبارت میں لکھتا تو پڑھنے والے کو آسانی ہوتی اور کتاب کی ضخامت میں بھی تخفیف ہو جاتی لیکن فی الجملہ کتاب کو دیکھنے اور پڑھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا طرزِ تحریر اس درجہ تھکا دینے والا نہیں ہے جتنا کہ عموماً خیال کیا جاتا ہے اور جب ہم اس کا موازنہ بعد کی تصانیف کے ساتھ کرتے ہیں (مثلاً وقائع نعمت خان عالی) تو ہمیں وہ ازبس آسان معلوم ہوتا ہے اور خصوصاً اشعار و قطعات کے جا بجا آنے سے وہ اور بھی دلچسپ ہو گیا ہے۔

تاریخ وصاف اس سے پہلے دو دفعہ چھپی ہے۔ ۱۲۶۹ھ میں بمبئی میں کل پانچوں جلدیں طبع ہوئیں اور اس کے بعد ۱۸۵۶ء (۱۲۷۲ھ) میں صرف پہلی جلد

یورپ میں بمقام ویانہ (آسٹریا) مع جرمن ترجمے کے شائع ہوئی۔ اس پہلی جلد میں سلطان ارغون کی تخت نشینی تک کے حالات ہیں اور یہی ہے جو موجودہ ایڈیشن میں ناظرین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ جلد اول مع تحشی تبریز (ایران) میں بھی چھپی ہے۔

اِس اڈیشن کے شائع کرنے سے کوئی علمی خدمت مقصود نہیں ہے چونکہ پنجاب یونیورسٹی نے اُمیدوارانِ امتحان منشی فاضل کے لئے وصّاف کی پہلی جلد کو نصاب میں داخل کر دیا ہے اور اس کے ساتھ یہ قید بھی لگادی ہے کہ عربی اشعار اور عبارات کو نصاب سے خارج سمجھا جائے لہٰذا طلبہ کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یہ اڈیشن طبع کی گئی ہے اور وہ ضرورت زیادہ اِس لئے محسوس کی گئی کہ اِس سے پیشتر کی اڈیشنیں سخت نایاب اور گراں ہیں۔ عربی اشعار اور عبارات کو میں نے خارج کر دیا ہے صرف بعض بعض جگہ پر جہاں ادائے مطلب کیلئے ان کا باقی رکھنا ضروری تھا اُن کو رہنے دیا گیا ہے، آیات قرآنی کو زیادہ خارج نہیں کیا گیا کیونکہ ان کے مطالب کو سمجھنے میں مُسلمان طلبہ کو زیادہ دِقّت نہیں ہوتی اور خارج کرنے کی صورت میں بالعموم عبارت میں خلل اور ضعف پیدا ہوتا ہے۔

اگست ۱۹۲۷ء
لاہور

خاکسار
مرتّب

(نوٹ) طبع ثانی کی تصحیح پروفیسر مولوی سیّد اولاد حسین شادان بلگرامی سے کرائی گئی۔

۱۵ مئی ۱۹۲۹ء

حواشی

صفحہ ۷۹ سطر ۴، چنانکہ شعر خاقانی شروانی . . . . الخ، اصل متن میں خاقانی کا یہ شعر دیا ہے جو گذشتہ اڈیشن میں غلطی سے حذف ہو گیا تھا ؂

ذات العماد خرّم خیر البلاد عالم
بیت الحرام ثانی دار السّلام اصغر

دراصل یہ شعر خاقانی کے ہاں دربند کی تعریف میں ہے۔ دیکھو کلّیات خاقانی صفحہ ۳۴۸،

صفحہ ۱۹۱ سطر ۲، اور صفحہ ۲۱۵ سطر ۷ کی نسبت پروفیسر شادان کہتے ہیں کہ یہ مصاریع ہیں، اور بگنی کے معانی اُنھوں نے اپنی فرہنگ "وصّاف" میں بتائے ہیں۔ اور صفحہ ۱۶۲ سطر پانچ میں لفظ مورلع کاتب نے مصرع میں شریک کر دیا تھا۔ جواَب الگ کر دیا گیا۔

صفحہ ۲۳۵ سطر ۲، با مکتوبے روان فرمود . . . ، سُلطان احمد نے اس خط میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں بچپن ہی سے اِسلام کی طرف مائل رکھا۔ اَب جب کہ ہم کو خدا نے منصب شاہی عطا کیا تو ہم نے واجب سمجھا کہ اپنے اِسلام لانے کا اعلان کریں تاکہ کافۃ المسلمین کے ساتھ ہمارا رشتۂ محبّت و یگانگت مستحکم ہو۔ ہمارا عزم ہے کہ شریعت دین محمّدی کو اپنا دستور العمل بنائیں اور مُسلمانوں کی اصلاح و بہبود کے لئے کوشاں ہوں اور مساجد و مدارس اور دیگر عمارات خیر کی بنا کی طرف

متوجہ ہوں اور قوافل حاج کی حفاظت اور راستوں کے امن و تحفظ کا پورا ذمہ لیں بفضل خدا ان سب ارادوں میں ہماری نیت خالص ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ سلطان مصر کو بھی خدا انہی کوششوں کی توفیق دے تاکہ ہمارے باہمی اتحاد سے رعایا کی صلاح و بہبود بوجہ احسن ظہور پذیر ہو اور فتنہ و فساد کا سدباب ہو جائے اور مسلمانوں کے جان و مال کی پوری حفاظت ہو۔

سلطان سیف الدین قلاؤن نے اس خط کا جو جواب لکھا ہے وہ آگے درج ہے، اس میں سلطان احمد کے اسلام لانے پر اظہار شکر و مسرت ہے اور باہمی مصالحت و اتحاد کی نیت پر تحسین و آمادگی ظاہر کی گئی ہے۔

صفحہ ۲۵۸ سطر ۷، ۸، "یکے چرخ را..... الخ" بمبئی اڈیشن میں بجائے "سفاح" اور "سراح" کے "سقاح" (بالقاف) اور "شراح" (بشین معجمہ) دیا ہے لیکن ان چاروں میں سے کسی کے بھی ایسے معنے نہیں جو اس شعر میں کھپ سکیں اور اگر ان کے کچھ معنی ہوں بھی تو فردوسی کے ہاں اس قسم کے غلیظ قافیوں کا آنا بعید از قیاس ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قافیے کے الفاظ کتابت کی غلطی سے بدل گئے ہیں، شاہنامے میں ان اشعار کا مجھے پتہ نہیں چل سکا۔

تاریخ وصّاف

جلد اوّل

حمد و ستائشی که انوار اخلاصش آفاق و انفس را چون فاتحۂ صبح صادق متلالی سازد و شکر و سپاسے که در موقع شائستگی خلعت لئن شکرتم لازیدنکم در جید وجود جان اندازد۔ جناب قدس مالک الملک سبحیٰ واجب الوجود را تعالیٰ عن دراکِ الفہم والقیاس کمالُ ذاتہ وجلَّ عن مُسابقۃِ الظُنونِ جلال صِفاتہ کہ جوہر بسیط معلول اوّل را از خزانہ خانہ کنتُ کنزاً مخفیاً فاحببتُ ان اُعرف بیرون آورد کہ اوّلُ ماخلق اللّٰہُ العقلُ۔ و باز از شاخ نوبر عقل فیاض گُلِ نفس کُل را بصبائِ صنع صمدیت بشگفانید و بوساطت آن دو جوہر جواہر مجردات و نفوس مفارقات در سلسلۂ امکان گُنجت تعدّد یافت واجرام علویات در میدانِ شوق انوارِ جمالی و مطالعۂ جلایای اسرار کمال اوگوی صفت در خم چوگان تقدیر گردان شد۔ بیت

همه هستند سرگردان چو پرگار
پدید آرندۂ خود را طلبگار (سعدی)

وچوں قبۂ نیلگونِ گردون برافراشت وبلآئی کواکب وداریٔ ثواقب بنگاشت۔ از تاثیرات حرکاتِ شوقی آن سلسلۂ اسطقساتِ اربعہ باتضادِ امزجہ واختلافِ کیفیات وتباینُ انیات دریکدیگر پیوست واز ترتیب وترکیب آخشیجان ثلٰث درعالمِ کون وفساد بظہور آمد۔ ترکیب اوّل معادن بود بصفات الوان وخواص متّصف گشتہ ہرنوع ازآں تکوین مکوّن را بیانے واضح وتبیانے لائح آمد نگینِ لعل ویاقوت آبدار واقطاع جواہر زواہر بنقشِ خاتم وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ منتقش شد۔ سبیکۂ زرساو وقرصِ سیم ناب دربوتۂ شمس زرگر ودارالضرب ایجاد سکۂ شعر

فَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَّہٗ آیَۃٌ   دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ

برچہرۂ وجود نہاد۔ ودرترکیبِ ثانی نفس نباتی ازپردۂ تواری عدم بصحراءِ ترائی وجود خرامید دروے صفاتِ معادن مجتمع آمدہ بطعوم و روائح وقوای جذب وامساک ونشوونما وتولید مثل وتصویرِ نوع مزید امتیاز یافت وہرجزوے ازآں بروحدت صانع وموجودے کہ وجود واجبش برماہیت زاید نیست۔ دلیلے قاطع وبرہانے ساطع شد چہرۂ گلبرگ طری بخط شنگرفی شعر

عَلٰی قُضُبِ الزَّبَرْجَدِ شَاہِدَاتٌ   بِاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ لَہٗ شَرِیْکٌ

رقم کشید وصفحات الواح اشجار بقلمِ خضرت ونضرت ازمعنیٔ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَۃٍ اِلَّا یَعْلَمُہَا نگار پذیرفت۔ قامتِ شمشاد وسروِ آزاد قامتِ

صدق بندگی را باذان ہ

اللهُ اکبرُ خالقُ الاشیاءِ   وَمُکوّرُ الاظلامِ والاضواءِ

در صبح وشام ہیأت رکوع گرفت ۔ بیت لمؤلفہ

تسبیح حمد ونشر ثنائے تومی کنند   در کوہ سنگریزہ وبر شاخ گل صبا

ودر طور ترکیب ثالث نفس حیوانی پای در دائرۂ اختراع نہاد خواص آں تراکیب
در وے متحصل وبموہبتے دیگر از داعیۂ شہوت وغضب ومکنت احساس
وقدرت حرکت ارادی کہ نتیجۂ جان وقوی بود مخصوص شد اصناف طیور
در زوایاء اوکار بالحان ترنم وتغرید وانواع وحوش وسباع در خبایاء وجار
وآجام بتصہیل وصیاح وتصویت وضروب سوام وہوام در اجزاء خاک و
حجاب انحجار بدبیب اللہ خالق کل شئ وھو الواحد القہار گویاں شدند۔
چوں نوبت ترکیب بدرجۂ رابع رسید معشر بشر راکہ نوع الانواع بود از
تربیت آباء فلکی وامہات عنصری در مشیمۂ ارادت بمراتب تکوین و انشاء
یوما فیوما وحالا فحالا بگذرانید وبعد از آنکہ در کارخانۂ لقد خلقنا
الانسان فی احسن تقویم ہیولائے جسمی او قابل صورت صورکم فاحسن
صورکم گشت ۔ اورا در مقام ثم انشاناہ خلقا آخر فتبارک اللہ
احسن الخالقین مزیتی دیگر ماورائے ایں اطوار کرامت کرد ۔ وبحصول مزاج
نزدیک باعتدال ممکن ومستوکر نفس ناطقہ گردانید وبشرف قوت عاقلہ
تشریف ولقد کرمنا بنی آدم ارزانی داشت تا در مدارج استکمال
فضائل ذاتی ومعارج استقلال بمعرفت توحید باری بدرجۂ

وَیَتَفَکَّرُونَ فِی خَلْقِ السَّموٰاتِ وَالْاَرْضِ باشارت اِنَّ فِی اِخْتِلَافِ اللَّیْلِ
وَالنَّهَارِ لَآیَاتٍ لِاُوْلِی الْاَلْبَابِ ترقّی می جوید و آئینهٔ نفس را بعد از تخلیه
بنقوشِ تجلّیه تحلیه می دہد۔ چنانچہ صورِ معرفت موجودات را حاکی و در
سلک ملائک مقدّس و نفوس مفارق و عقول مجرّد و بشرف انضمام حالی
شود و از حصول آں استعداد استسعاد علیتے دور از شائبهٔ زوال و
عمرے مصون از لاحقهٔ کمال و فرحے بے خوف انتها و لذّتے بے زحمت
انقراض می یابد و توام آں حمد بے قیاس و تالی آں سپاس بے منتهی
شمائل رسائل صلوات و فوائح روائح تحیات چنانکه مرسلهٔ حوران فردوس
از ہزتِ نسائم آں صورة۔ مصراع لمؤلّفه

تَحَرَّكَ فِی نَحْرِ الْحَبِیْبِ حَمَائِلُ

گیرد و در اثنائے آں ثنیات عرصهٔ دل چوں رُخ و عارض بتان گل و سمن بر دماند
بر طوطی نوائے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی معجز نمائے اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی مشکین زلف
وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی چگلی چشم وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ساحب ذیل قربتی که
در خلوت سرائے لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ چاوشانِ جناب تمکینش بدور باش لانفی
دست ردِّ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ بر پیشانی انبیاء و صفیا
می نهاد۔ صاحب شریعتے که در مقام نسخ ملل و ادیان و تاسیس قواعدِ
ملّتِ حنیفی دم مباہات عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ می زد۔ سجیح خلقی که
بامزیّتِ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ با ضعفاء امّت تقابل اِنَّمَا اَنَا
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ می جست مؤیّد نفسے که در معرکهٔ بُعِثْتُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ

بتهدید اَنَا نبیُّ السَّیفِ گردِ بدعت وطغیان از لوح وجود فرقهٔ ضلال بشست
و بر خلفاء راشدین وائمهٔ دین ومتابعان واہل بیت او که مبارزانِ میدان
وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ودلنوازانِ حدیقهٔ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ اند۔

اما بعد تحریر کشان کارگاه وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ذات بے
ہمال صاحب سعید حاوی القدح المعلی فی حلبة الفضائل والعلی علاؤ الدین
صاحب الدیوان عطا ملک ابن الصاحب المغفور بہاء الدین محمد بن محمد الجوینی را
طَیَّبَ اللّٰہُ بِنَسَائِمِ الرَّوحِ رُوْحَھُمْ وَوَالٰی مِنْ غَنَائِمِ الرَّحْمَةِ فُتُوْحَھُمْ بحلیت
رجاحت عقل وسجاحت خلق وتبحر در فنون براعت وتفنن در اصول
فضائل وتفرد در اسالیب علوم وتقدم در قوالیب حکم آراسته بودند
وباوجود کمال دولت وایالت واشتغال باموِر ملک وملت در سراء
وضراء ماشطهٔ کلک سحار ونتائج خاطر غرائب بار او گوش وگردن
عروس سخن را بنَظْمٍ یُنَتِّرُ عِقْدَ اللُّؤْلُؤِ الْمَنْظُوْمِ مِنِ انْتِظَامِ بَدَائِعِهٖ۔
وَنَثْرٍ یَنْتَظِمُ سِلْكَ الْخَجَلِ لِلْوَرْدِ الْمَنْثُوْرِ عِنْدَ ابْتِسَامِ رَوَائِعِهٖ۔
زیور مے ساخت وبرائے مستنشقان روائح علوم بر مجمرهٔ معطرهٔ فاکره
بخور افادت مے سوخت اھلمّ جرّا تا خاطرِ عاطرش فصوص
جواہر بلاغت ونصوص آیات براعت فہرستِ ابواب مآثر وعنوان
صحیفهٔ مفاخر را اعنے تاریخ جہان کشائے جوینی بل جام جہاں
نمائی معانی در سمط ضبط آورد مشتمل بر ذکر احوال دولتِ
مغول ودیگر سلاطین وملوک اطراف در نوبت خانیّتِ ایشان

ازمبادی خروجِ پادشاه چنگیز خان تازمان فتح بلاد اہل الحاد بتجشم مواکب کواکب عدد ہلاکو خان لمؤلفہ بیت

زاں سخن پرورد نم یکبارگی معلوم شد
کاں چہ عالی رای ملک آرای معنی پرورست

چون این نسخہ کہ موجب نسخ مصنفات ارباب نسج معانی بود وآن جریدۂ خریدہ آسا از شکن زلف حروف چہرہ حوراوش بنمود الفاظ و معانی باعقول فضلا و بلغا عمل الحاظ غوانی دردل رباتی آغاز نہاد وآن ابکار افکار ہریک از زبان نشئے وملی آوازمے داد لمؤلفہ بیت

بے سخن تاسخن اندر سخن افتد باشد
سخن اندر سخنان از سخن آرائی من

بحقیقت ازسیاقت این ترسّل ونمط سخن طرازی وحسن ابداع واختراع وتضمینات منثور ومنظوم وتلویحات منطوق ومفہوم کلِم سحبانی وحِکَم لقمانی وخُطبِ قسّی را بازار اشتہار بشکست ودرغیرت آن اشباع وایجاز ورعایت حقیقت ومجاز ومحض ایجار واعجاز وتناسبِ صدور واعجاز درصورت تشبیہات نازک وتمثیلات مرغوب وایہامات چابک واوصاف خوب دان ابی محمد خازن ندامت افزود وجہانیان را اسباب جہانگیری وجہانداری وکمال بطش وسیاست ووفور استیلا واستعلا۔ آروغ میمون چنگیز خان و ترتیب لشکرکشی ودشمن کشی وآئین موافقت ومطابقت وشیوۂ

شہامت وشجاعت ایشاں کہ در ہیچ عہد بریں سیاقت معہود نبودہ و
از ہیچ تاریخ بریں نمط مطالعہ نرفتہ معلوم ومحقّق شد بدیں منّت عطا
ملک را ملک عطا بر اصحاب درایت مخلّد ماند وصاحب دیوان صاحب
دیوانین وحاوی مرتبتین گشت۔ پس در نوبت خانیّت میمون وعہد
دولت روز افزون پادشاہ اسلام مالک رقاب انام ایلخان۔ سکندر
ہمّت خاقان غلام سایہ بان امن وامان اہل ایمان خان خانان جہان
غازان محمود سلطان خلّد اللہ سلطانہٗ کہ عراض ممالک عالم عالم بانوار
معدلت شامل او مانند خلد بریں آراستہ گشت وربِاع دولت موروث از
خاشاک کفر وضلالت نَو وَداند سالہ پیراستہ کنایس مجوس ومعابد اصنام را
مدارس علم ومساجد اسلام ساخت واعلام دین ہدیٰ تا عنان آسمان
برافراخت طنطنۂ دین محمّدی از دبدبۂ کوس دولت محمودی مزید
پذیرفت ودر خبایا رسینہ مشرکان کہ منابت گیاہ کفر وگناہ بود غنچۂ توحید
وایمان بشگفت۔ موالاتِ در موالات ملّت حنیفی بصدق اعتقاد قدم
گذاردند ودر یک لحظہ کفّار اتراز ابرار واشرار صاحب اسرار شدند
بدیں مقدّمات مجموع حکایت غزوات واجتہادات محمود سبکتگین در دین
پروری وداد گستری کہ بطون مصنّفات افاضل بذکر آں مشحون ست بہ بازر
استیفا سراسر حشو نمود ودر شیوۂ جہانداری وکامگاری باحداثت سِن و
نضارت غصن عمر گوئی سبق از جہانداران جہاندیدہ وخانان تجربت یافتہ
بربود وبلاد وعباد در اطراف واکناف بیمن فراست وحسن سیاست او

ثنائے ہمایوں

معمور و مسرور شد۔ لمؤلفہ شعر

عالم از عدلش چناں آباد و خرم شد کہ نیست

فتنہ جز در چشم خوباں رخنہ جز در عہدِ شاں

بالہام سعادت و افہام ہدایت در ضمیر کمتر بندۂ دولت خواہ المقصر فی جنب اللہ عبداللہ بن فضل اللہ جعل اللہ عُقباہ خیراً من اُولاہ سوانح خاطر در طریان و جواذب فکرت در جولان آمد تا این نو عروس بدائع را کہ بحُلیِ افضال حالیست حالی برائے تتمیمِ حالی از خلخالی نگذارد و آں چگلی بستگانِ قتقلی نسب کہ دامنِ نازِ معنی از سر کرشمۂ براعت در پائے غنج و دلال مے کشند و سرِ آستینِ طنز بر رسائل اواخر و اوائل می افشانند بذیلِ تجدید ذکری بذیل گردانند و دریں مجلّد نامِ نیک پادشاہ مؤیّد مؤبّد و مخلّد، و بعضی حوادث و وقائع کہ بعد از انصرام آں دور و زمان مشعبذِ فلکِ دوّار و حریفِ بے مہر سپہر بر رقعۂ ظہور انداختہ و از معتبران کیفیّت آں باز جستہ الی یومی ہذا وہوا اخر شعبان ۶۹۹ھ تسع و تسعین و ستمائۃ والی بقیّۃ عمری والی اللہ افوض امری از منقول و مروی و مسموع و مرئی بتفصیل و اجمال بر حسبِ اقتضاء وقت و حال در سلک کتابت اِنتظام گیرد تا سلسلۂ ایں حکایت و احدوثۂ ایں روایت کہ از عجائب شہور و اعوام است انقطاع نہ پذیرد چہ فاضل محنّک و مقبل مدرک از مطالعۂ علم تواریخ و تطلع بر مقدمات و مقامات اُمم سالفہ و نمونہار تاثیر اجرام علوی و آثار حوادث

عالمِ سفلی مہذب عقل و مجرّب نفس گردد۔

وخود حکمتِ الٰہی چناں اقتضاء کردہ کہ بقاءِ انسان بالشخص محال است، بنابر تنسیق ایں مقدّمات شرف علمی کہ بداں مجاریٔ احوالِ متقدّم وکیفیّتِ مآل قرونِ متقادم معلوم شود تواں دانست کہ درچہ درجۂ مکانت باشد و منافع آں جمیع فرق را از سائد و مسود و فاضل و مفضول چگونہ شامل افتد۔ ایں نیّت ثبت و عزم جزم شد۔ ع

گفتم کہ مگر دلے و طبیعت مرا

چندانکہ در تعلیق و تلفیق مبالغت رفت رویّت کہ از لوازمِ طبعِ غریزی باشد باوجودِ تعریقِ جبینِ خواطر و تفریقِ دفینِ ضمائر بتنمیق و ترشیق مواتات نکرد۔ سرعت ذکائی کہ پیوستہ مانندہٗ برق خطّاف در مضائق معانی جواز کردی بتراکمِ غمامِ غموم محجوب شد خاطرِ سودائی از ہرزہ لائی بستۂ دام ملالت و خستۂ سہامِ کلالت گشتہ گفت ع

مارا بجز از عشق تو درویشہاست

پس مہرۂ اصطبار برافشاند و بطنز ایں افسانہ برخواند۔ خزانۂ افراسیاب را در زوایاءِ خانۂ من ودیعت ننہادہ چنیں طلب دررِ غرر از من چراست۔ آفتابِ رخشندہ نیستم تا افاضت انوار بے سعی توانم کردن ایں استضاءت و استنارت دمادم بنا بر کجاست شب ہا بر گوشۂ صفۂ دماغ ورائے پردۂ متخیلہ ابکار معانی را زیور

تصویر بستہ ام و در تخلیقِ معانی و تولیدِ بنات ضمیر اَسرَعُ من نکاحِ امّ خارجۃ سحر ہا نمودہ۔ امروز دست زدۂ خمول و پائمالِ اختزال ہست باز آغازِ سودائے دیگر نہادہ۔ لمؤلفہٖ رُباعی

از مشکلِ غمہای تو فریاد اے دل
آمد ہمہ سیہات بر باد اے دل
اندر طلبِ اُمیدِ بے حاصل تو
جز خون جگر ز دیدہ نکشاد اے دل

چوں از استنطاقِ او جز استکبار و استنکار فائدہ روی ننمود۔ ع

باخامہ ز روئے دلنوازی گفتم

اے مفسرِ آیاتِ ضمائر و ترجمانِ لغاتِ سرائر اے چمن پیرائے حدیقۂ معانی و نقش بندِ کارگاہِ مانیٔ زمانی بلطفِ زبانی دل کار افتادہ را دستگیری کُن و پائے تثبّت بر جائے دار و سودائے طیش و خفّت کہ در دماغ مرکب داری ترک دہ تا از دشمن و دوست بتیغِ ملامت سرزنش نیابی۔ رُباعی

باکلک بگفتم اے سخن پردازم ۔۔۔ دہ شرح غم فراق و بکشا رازم
گفتا کہ نیم من آہن یا سنگ ۔۔۔ ممکن نبود کہ من در آتش سازم

قلم چوں از نے بود انگشت بنخائید و بزبان صریر نفیر آغاز کرد۔ ع

بشنیں کنوں و قصۂ آں گوی اشک بار

در جواب گفت دریں طریق دمے برآوردن و قدمے گذاردن بیت

نبود کار چو من سر زدۂ سودائی
خاصہ چوں در توسر شتست سخن آرائی

مدتے ست کہ تا ترجمانیٔ ضمیر پریشانِ تو کردہ ام و خاطر زادگان حورا وشت را از مشک و عنبر بالین و بستر ساختہ حاصل آں جز سیاہ روئی من وسفید کاریٔ توچہ بود۔ امروز زمانہ موسم رثاشت او بست۔

ہر ادیبے کہ ہنگامِ تحقیقِ لغت و بیانِ کمال بلاغت ماثورات اصمعیؔ لُغوی را الغوی پندارد و منقولاتِ ہرَوی را ھُراءِ مطلق خواند جاحظ آنجا حظّ از دانشِ خود نہ بیند۔ وکسائی گلیم بر سرِ ترّہات پوشد۔ نضری را کلب صفت قلادۂ تعلیم بندد و روبہ را خر گوش وار در حیص بیصِ شرمساری اندازد و در کشفِ مسائل نحوی بمِلاء رشد قیہ ندارِ ھَلُمّوا النحوی بشق سمع نحاۃ عہد رساند۔ اخفش خفّاش صورت متواری گردد و مازنی را وزنی نماند و تعلیلاتِ مُبَرّد بارد نماید ابن الحاجب محجوب شود و زمخشری را از تمح شمرد و فراء ابمقراضِ اعتراض پوستین پیراید و ابن الاعرابی عداحداً اعراب آموزد۔ لامحالہ مسادی ومثالبِ او مانندِ لغاتِ مختلفہ در زبانِ کافۂ امم اُفتد و بجرّ و جہل اقاویلِ صحاحِ او را البتہ نسبت دہند و غبن و نقصان را بر چہرۂ فضائل او فائق شمرند ذکر او چوں بدلِ غلط بر زبان رانند و اعتبارش مانندِ مُبدَل در طریق طرح استعمال کنند و گاہ و بیگاہ از تناوبِ محن و تجاوبِ فتن باد لے گرم و دمے سرد گوید۔

بیت

دمِ من ہمچو باد برآہن — چشمِ من ہمچو ابر دربہمن
نرگس وگل شدم کہ نگشایم — جز بآب و بہ باد چشم ودہن

ہمچنیں ہر صاحب رائی معنی آرای نافذِ ذہن ناقدِ طبع کہ چوں باناملِ
ارتجال باطرۂ پاکیزہ رویانِ نظم بازی کند در شیوۂ رکب وطرد قریحۂ
امرءالقیس قریح شود ودر اسلوب مدیح طبع از ہر زُہیر از ہر لطائف کرانہ
جوید ودر حسنِ اعتذارات خاطرِ عذرا، نابغہ عقدۂ تعذر گیرد واز
اوصافِ خمور و ذکرِ سرور اعشی مغشی گردد وبعرض سلاستِ الفاظ
ونفاستِ معنی وطراوتِ ترکیب لبید را ابلید وجریر را جُر بُز گوید و
فرزدق را فرازِ دق وتعبیر کشد وسمرِ سمُرہ را رقمِ تقریع زند بجتری راچیزی
نخرد ومعرّی را از عربیّت معرّی داند ومُعزّی را بمواتِ ابیات معزّی
گرداند۔ ابنِ اسما را اسمِ بلاجسم انگارد وکُثیّر را از تغزل بقلیل وکثیر دم
دربند د۔ ہر آئینہ از کثرتِ معاندت زمان وقلتِ معاونت اخوان
حاصلِ عمرِ عزیز را بر تذکرِ ابیاتِ ابن المقرّب مصروف خواہد کرد ودر
بیدادِ روزگار غدّار بے بنیاد ایں شکایت وردِ زبان ساخت۔

بیت

مرادلیست چو بنیاد کرمات خراب
چو چشمِ یار وچو رخسارِ مردمے بے آب
دلے رمیدہ چہ گفتم ولے چگونہ دلے

دلے چو ماہیٔ بر سنگ تفتہ در تبطاب
دلے صبور بمحنت دلے ذکورِ عنا،
دلے نفور ز راحت دلے انیسِ عذاب
دلے باآفتِ بے منتہا ز چرخ اسیر
دلے بر آتشِ حرمانِ روزگار کباب
دلے نہ نیست نہ ہست و نہ ہوشیار نہ مست
نہ منزجر ز عقاب و نہ مستحقِ ثواب
دلے کہ چوں ہوسِ بزم باشدش۔ باشد
گہے ز نالہ رباب و گہے ز اشک شراب
دلے کہ چوں کند او یاد نیکواں گردد
چو حالِ خال مشوّش چو چینِ زلف بتاب
دلے کہ بر دلِ او دشمناں بخشایند
چو آرزو کندش ذوقِ صحبتِ احباب
غلط ہمی کنم این نیست دل سپہرِ غمیست
کہ محورش ہمہ رنجست و فکر تش اقطاب

وہر فاضلے کہ اطرافِ فضائل را استطرف استوانماین علوم را مستودعِ چوں بلبل زبان بر شاخسارِ بیان در ترنم آورد و در گلشنِ سخنانِ سحبان غنچۂ بہجت بشگفاند و در علمِ معانی و بیان جُز جانی راجُز جانی نخواند و در عذوبت کلام اکفی الکفاۃ را از زمرۂ اکفا نشناسد و در

درایت وکتابت صابی وضبی راصبی داند وبتاسیس تخبیس بستی راسغبه پستی گرداند۔ ہنگام ملح ونوادر ابوسعید رستمی را نوادر دم شکند ودر القار سوال مہلبی را مہلت جواب ندہاد بسرعت رویت قابوس را ملاقی بوس ببیند واز قدرت حذق واصل ابن عطار را مانند الف وصل ونون تنوین ساقط انگارد وہر موزون طبعے کہ در معرض بیان عوارض عروض خاطر خلیل با توغل کامل وتعمق وافر از رشک توجیہ الفاظ واشباع معنی او دخیل نماید ویوسف عروضی کہ صدر نشین رستہ عروضیان است در موقف عجز صدر را از عجز باز نشناسد ودر تقطیع افاعیل چناں از دہشت مقطوع گردد کہ میان فاعلات رملی ومفاعیل ہزجی امتیاز نتواند گرد۔ دائم روی وار بقید محنت ایام مقید شود ورکن وجودش از زحاف ضیم واجحاف ہر سفساف غیر سالم وہر متکلمے کہ در نظم تقاصیر اصول کلام حاصل محصول را چوں تحصیل حاصل مہلے داند وہنگام شروع در مشرع شرع نعمان از خوان نعمای او نوالہ ستاند ومحمد ادریس در حلقہ تدریس قلم بطلان بر سطر دراست کشد ومالک مملوک واحمد بخصال حمیدہ او مقتدی شود با عوض او در مسائل عویص فقہ قول غزالی ترانہ وقفال دون القلتین نماید مکحول را سرمۂ تنبیہ در دیدہ کشد از ہادی منہاج حقائق یعنی لفظ حاوی او الفاظ وجیز ناچیز آید ودر بساط بسیط وسائط وسیط متروک۔ ایم اللہ کہ اسباب حرمانش چوں رخصت فقہ واقاویل ائمہ وتاویلات نحو وزحاف شعر التساع یابد وشناعت

حال و قلت منال و کسرِ جاه و حرفتش مندوب و مستحب و مال و دماء مستضاع و مستباح گردد۔ و هر حکیمے محقق اگر سر در ریحِ حکمت بر دارد و بمثقبِ رائ ثاقب لآلی حکم را سفتن گیرد از کمالِ غیرت صاحبِ شفار ارنجور دل گرداند و بتزییف قانونِ اشارت راندو رسالۃ الطیر را مقصوص الجناح سازد حدسِ بقراط بقیراطے نخورد و دیدۂ حذاقتِ ثابت قرّہ ثابت قرّہ نماید۔ صفاءِ ذہن ابن الکندی بکندی گراید و در ترکیبِ قیاسات منطقی نطاقِ لامنطق برمیانِ ناطقۂ اربابِ نطق بندد علی الحقیقۃ راحت و تن آسائی او در حیزِ عالم چوں خلاء بیرونِ عالم عین محال باشد و حصولِ امانیش بر مثالِ جز و لایتجزی بالفعل ناموجود آید و ہمتش مانندِ جوہر وجودی بذاتِ خود قائم و نشادیش چوں عرضِ محمولی غیر مقوّم۔ ہر دم قصۂ او را قضیۂ حملہ خوانند و در صغری و کبری ازوے حسابے برندارند آشنا و بیگانہ برعکسِ مطالبِ او توفر نمایند و دوست و دشمن نقیضِ مصالح او را چوں استثنار از عینِ مقدم نتیج مرادات دانند، امروز فضل فضول و بدائع بدعت و ہنر محض بے ہنر یست۔

بیت

ہنر را عیب ہاے گویم کہ من عیبِ ہنر دانم
دریں عہدِ ہنر دشمن۔ دریں ایامِ نادانی

وقاحت را کہ عین فضاحت است فصاحت نام می نہندو

سخافت رائے طبع سخاوت زائے تمامے از تمامی کفایت شمردہ اند و سعایۂ عمدۂ مساعی تصور کردہ۔ ہر کہ چوں صبح نمیمت پیشہ گرفت چوں آفتاب تاج زر نگار بر سر نہاد و ہر آنکہ چوں شب پردہ پوش خطاہا گشت۔ شہاب آسا ناوکِ دلدوزش بر جگر راست کردند۔ حلم حکمِ عجز و ہوان گرفتہ و عَلَم علم انتکاس یافتہ زنادِ فضلِ غیر واری و نورِ ادب در ظلمت تواری ارباب نطق معدود از بابِ جنون و گیتی مسخر سخرہ و مجون و گردون مربّی ہر خسیس و دون۔

کدام فاضلِ اصیل کہ جز اشکِ شفق گوں از گردشِ سپہرِ بے شفقت راتبۂ غُدُوّ و آصال دارد و کدام جاہل لئیم کہ در غبوق و صبوح جامِ کام از راحِ فتوح مالامال ندارد۔ قلم این قصّہ پر غصّہ چوں آب فرو خواند و شکایتِ نکایت آمیز از ثریٰ بثریّا رسانید و گفت اگر من بعد الیوم خود را بدستِ فکرِ جان سوزِ تو باز دہم و در طریقۂ تالیف و انشاء قدم بر صفحۂ سیمین بیاض و سر بر خطِ مشکینِ تو نہم۔ ع

فحینئذٍ اَولی بی القطع من وصلِ

دلِ شوریدہ حال از یارانِ قدیم کہ زمانِ شدّت و رخا و میقاتِ خوف و رجاء جلیسِ انیس و سمیرِ ضمیر و ہمرازِ دمساز بودند۔ چوں روئے صفا و بوئے وفا ندید و نشنید از صحبتِ ایشاں یکسو کشیدہ در بیت الاحزانِ سینہ سرشک خون از دیدہ مے بارید و زار زار می سرائید۔ بیت

با ہر کہ در آمیختم از من ببرید ——— جز غم کہ ہزار آفرین بر غم باد

ہر چند خواست تا خامۂ نسیان بر ذکرِ خامۂ دوزبان زند و خاطر را
از خاطر فرو گذارد بواعث ع
هِیَ النفسُ ماعوّدتَها تتعوّدُ
در ہیجان می آمد و خرمنِ قرار و شکیبائی را بباد بر می داد و می خواند شعر
أیا بَهَجاتِ النفسِ فی ظِلِّ دارِکُم　　یفوزُ بها المشتاقُ لَولَا العَوائِقُ
آخر الامر دست در دامنِ آلِ ابرام وَسیلۃُ النَّجاح زد و پناہ با جنابِ جنابت مآب
عقل بر دو نخستین ستایش کرد بدیں کلام۔

بیت (انوری)

کاے حروفِ آفرینش را کمالِ تو الف　　وانگہے از لاجوردِ سرمدی بر چہرہ لام
بر تو و پر تو رائے عالم آرایت پوشیدہ نباشد کہ خیرِ محض چوں فعلِ آں مقصود
بالذات است آنرا بشائبۂ اغراضِ دنی مشوب نتواں ساخت و بر موضعے
دیگر محمول نکرد۔

بیت

گر بے ہنراں قدرِ ہنر ہیچ ندانند
اے عقل خجل نیستم آخر کہ تو دانی
مقالاتِ یاراں کہ تیر بارانِ سآمت و ملامت بود بسمعِ اشرف رسیدہ
باشد خاطرِ سادگی جبلّی پیشہ ساختہ و چاشنیٔ الکَسلُ أحلی مِنَ العَسلِ چشیدہ
و خامۂ سبکسارِ ہذار۔ ع
کأنّی بَراقِشُ کُلَّ لَونٍ لَونُہٗ (یتخیّل)

ازخرده دانی زبان بدرشتی برکشوده وبصد زبان شکایتِ زمین وزمان فرو
می خواند۔ مبادا ارباب فضل تکاثرِ او را در تجاسر و توغل در تملل وتمادی در
تغابی از قبیل ان السفیه اذا المدینه ماهو بر پندارد۔ تادیب وتهذیب
ایشاں حوالت بنورِ ارشاد و ہدایت شما مے رود۔ باشد کہ ایں گمراہانِ بادیۂ تقلید
وطوافان کعبۂ مجاز ترک اصرار باطل وانکار بلا طائل گیرند والاّ من باری
ازیں منزلِ تنگِ سینہ رخت اقامت بیرون خواہم برد وچار تکبیر
برصحبت ایشاں زد۔ مصرع

رفتم کہ مبادا بے توخوش یک نفسم

دل ہمچناں بر عادتِ مالوف مبہوت وار در قلق واضطراب بود
ودور از خور وخواب عقل چوں میلانِ نفسِ لوآمہ در دلجوئی ودلنوازی مشاہدہ
کرد وعجز ومسکنتِ دلِ مستمند وتالم وتاثرِ رفقا بواسطۂ عزیمتِ او بر قطیعتِ
کُلّی محقق دانست وسخنِ معقول بشنید بر مقتضیٰ اِنَّ مِنَ المعروف اِستماعُ
کلام المَلھُوفِ دلداری از حضرتِ کرام غم زدگان را متعارف باشد
مبذول فرمود بطریقِ نصیحت گفت چندیں ماجری با ماچرا۔

حالے نفس را کہ شقیقِ شفیق او می دانست برسالت فرستاد وخاطر
وخامہ را احضار فرمود وایشاں را بادل ہم بادلہ عاقلانہ بر تخالف وتالف
ترغیب کرد بر عیبِ استیحاش وتجنب بجنبِ تحبب وتودد قدیم باز
خواست بلیغ۔ دل را اندکِ سکونِ جاشش پدید آمد خاطر راہ صفا گرفت
وعزم پیوندِ وفا کرد۔ دل را گرم بپرسید وچوں جان دربر کشید گفت ع

ما را غمِ یار خویش کارِ خوبش ہست

بیا و بیا ورتا چہ داری خامہ نیز بموافقت سرِ ارادت بجنبانید و در معنی اِنّی اذلّ مِن وَتدٍ بدیں دو بیتے کہ وقتے استماع کردہ بود تمثّل نمود۔

رُباعی

چندانکہ قفا خوردم از وچوں مسمار | پیشانی من سخت تر آمد درکار
تا باز شدم عاقبت از سرِ تیزی | با ایں ہمہ سرزنش بزور از دریار

قدم بر جادۂ مطاوعت نہاد و از املارِ خاطر باستظہارِ عفو و اغماضِ اہل فضل (کہ ساحتِ معالیشان از تطرقِ حوادث مصون باد و نصابِ افضال از تطرفِ زوال محروس) شروع رفت و آنرا بتجربۃ الامصارِ و ترجیۃِ الاعصارِ موسوم گردانیدہ۔

بیت

در ہمیں حال در ہمیں مجلس
ہمیں کلک و بر ہمیں کاغذ

بیرنگِ نقشِ حکایات و نیرنگِ طلسمِ روایات چنیں ارتسام یافت کہ چوں منگو قاآن در سنہ خمس و خمسین و ستّمایہ باستخلاصِ ملک منزی از اقصی بلادِ مشرقی لشکر کشید و برادر را قوبلائے با لشکرے جرّار و عدّت و یسارے بسیار بصوبِ قرائن از مصاقبات و مضافاتِ حدود ختائی نامزد فرمود ہم در قرائن ایں احوال نوبتِ خانیت او بخاتمت پیوست و بر قضیّتِ عادتِ روزگارِ جفا کار کہ یُعطی فَیَرجِعُ فِی عَطَائِہٖ منثورِ

ودولتش بارسالِ ایلچی هادمِ اللذات وتبلیغ یرلیغ إِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا یَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُونَ استرداد رفت ..... چنداں روعتِ سلطنت وسطوتِ لشکر وشوکتِ باس رادع ودافع نگشت واز یاساء او عوض ماند یاس وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وذلک فی اواخرِ شہور سنہ ست وخمسین وستمایہ برادرش آریغ بوکا در قراقرم کہ مرکزِ دائرۂ سلطنت ومعسکرِ طلیعۂ دولت است ماندہ بود۔ اشاعتِ ایں حالت اورا مایہ دہِ غرور وداعیۂ ہوس خانیت شد۔ بدیں داستان قتغتای مادرِ بالتو کہ بزرگترین زخواتینِ منکو قاآن بود موافقت کرد واز پسرانِ استای دیر لتاش وزیرگی و بعضے نبیرگانِ چغاتای وارقدای اغول پسر کلکان ایں رای را نصرت دادند واورا بخانی برداشت۔

بیت

یکے را بر دیگر آرد بجائے جہانرا نمانند بے کد خدائے

از دیگر سوی پسر اوتکین برادر بادشاہِ جہاں کشای چنگیز خان ودیگر شاہزادگان وامرا تشاور وتوافق کردہ معاون ومعاضد شدند گفت راہ قاآنی قوبلا راست اینی باوجودِ آقا چگونہ خیال تفوق بند دبدیں سخن کلمۂ اختلاف از ہر کنار درمیان آمد۔ ع

حدیثے بود مایۂ کارزار

چوں آریغ درمقرِ مملکتِ اصلی بود لشکر ہا از جوانب بوئے نزدیکتر

متصدی امر خانیت شد و طریقِ شبق و نزقِ جوانی پیش گرفت و از طریقهٔ اسلاف و شیمت پدران نیکوئے خود انحراف نمود و این توہم بر خاطر او استیلا یافت که شہرے نو بنا کند و خانهٔ که مقرِ سریرِ سلطنت باشد از زر ترتیب سازد و روزگار از انشاء کاتب الشاد می کرد۔

شعر لمؤلفه

خانهٔ زرّین چه سازی رائے زرّین بایدت
عدل باید ملک را آں کن اگر ایں بایدت
صاحبِ تخت و کلاہی از خطا ہا روے را
چوں قبا در چین بکش گر ملکتِ چیں بایدت
باد رشتهٔ ہائے گردوں ساز گاری کن بلطف
بر کنارِ تخت ملک از نرم بالیں بایدت
گر عروسِ سلطنت را مے کنی عقدِ نکاح
ترکِ مہرِ خویشتن از بہرِ کابیں بایدت
روئے در روئے سپہر کن چشم بر پرچم گمار
گر نظر در روئے خوب و زلف پرچیں بایدت

پس یرلیغها باطرافِ ممالک فرستاد تا خزاین موجود با اموال متوجهات واجب سالیانه و گله و رمه و انواع مواشی را چندانکه ممکن باشد بپایهٔ تختِ اعلیٰ که سپهر را دعوئ رفعت در محاذات آن ممتنع مے نمود روال گردانند و از تمامتِ بلادِ ایل۔ بزرگان و مهتران و مهندسان و بنّایان و

انواعِ محترفه سیدبِ اساس واتمامِ عمارت وتمدّن وتوطّن وتکثیرِ سوادِ آں شہر کہ مہندسِ وہم درعرصۂ تخیل بانی آں بود توجّہ نمایند۔ آلغوی نبیرۂ چغتاتای تمکینے تمام وقربتے عظیم درخدمتِ او یافتہ بود ومحلِّ اعتضاد محرمِ اسرار گشتہ وصورۃ چناں بودہ کہ درمبدارِ جلوسِ منکوقاآن چوں خواجہ اغول وباتو پسرانِ کیوک خان فرزندِ صلبی اوکتاہی قاآن مواطات کردہ باچند شاہزادہ ونوینیانِ بزرگ ہمداستان شدند کہ مخافصۃً غارسے نمایند چنانچہ تاریخ جہان گشای آں احوال راعلی التفصیل شارح است۔ منکوقاآن ازمنصوبۂ اندیشہار مخالفان خبر یافت وباسر وقہرِ ایشاں باسرِ ہم حکم فرمود واکثر بااولاد واحفاد درقبضۂ اقتدار مقبوض وبرتیغ یاسا معروض گشتند۔ دریں حال نبیرگانِ چغتای آلغو واحمد بوری ونیک بے اغول وبُغرجی رابسببِ صغرِ سن وعمر مقدّر مخفی داشتند واز زیر شمشیر قہر خلاص یافتہ وتربیتِ آریغ بوکانہالِ قامتِ آلغو راسر وآسانشو ونما دادہ بود روزگار ہر دور ادر شیوۂ اغتنا واصطناع وصورۃ اخلاص واتباع انگشت نمادیدہ۔ چوں آریغ خانیت یافت اورا نامزد فرمود تا درنواحے المالیغ خیامِ اقامت کشد وآں حدود را براہِ حکومت محافظت نماید وخزاین ممالک کہ ایلچیان بسبب آن متسارع شدہ اند آنجا آورند وآلغو آنرا بصوب قراقرم می فرستد چہ المالیغ سرحدیست بل مثابتِ مرکز دارد ودیگر اعیان بلاد ویورتہار معہود شہزادگان برجائے

اقطار کہ از محیط بھر کز پیوندد۔ چنانکہ ثقاتِ مجتازان روایت می کنند کہ
الما لیغ تا بیش بالیغ مسافتِ دو ہفتہ راہ است و از بیش بالیغ تا
خان بالیغ از جانبِ جنوبی براہ بیابان کہ مغول آنرا یغری اُول گویند
چہل روزہ راہ و از آنجا تا قیچو کہ ولایتِ تنکت است۔ حدِ ختای از طرفِ
شرق و تا قراقرم از جانب شمال ہم چہل روزہ راہ است و باز از قراقرم
تا خان بالیغ و ہم از آنجا تا قیچو ہمیں مقدارِ مسافت نشان میدہند۔
بدیں موجباتِ آلغو را رواں گردانید و او شہامتے شامل ولیاقتے کامل
وروعتے مذکورہ وشوکتے موفور داشت صورتش چوں گل ہمہ تن
خوبی وسیرتش چوں مُل ہمہ جان روشنی از الما لیغ تا کنجک و
تلاش وکاشغر وکنارِ آبِ آموی در قبضۂ حکومت آورد ولشکرہار
چغتا تای را جمع کرد و باندک مدت شوکت و استعلا و مکنت و
استغنا یافت خزائن کہ جہت آریغ بوکا پیش او آوردند خود را برگرفت
وبا روزگار یار شد و عداوت آشکار پس خواست کہ از اطراف فارغ
و آمن باشد و در تمشیتِ امورِ سلطنت و مدافعتِ خصمِ توانا متمکّن چوں
چنگیز خان در مبداء خروج بھر طرف نوینی بزرگ با لشکرِ جشن سترگ
می فرستاد تا ہر کجا ربقۂ طاعت وایلی در آیند رعایت کنند
و آنجا کہ تنمّر و تمرّد نمایند انذار و تنکیلِ بے نہایت بتقدیم رسانند
حکم فرمود تا پسرانِ چہارگانہ ہر پسرے میرے را با ہزارہ بسر حدِ
ہندوستان و نواحی شبورغان و طالقان و علی آباد و کاونگ و بامیان

تا در غزنین بفرستادند ہزارۂ تولی اشتان نوئین بود و ہزارۂ توشی و ایلچکدای و ہزارۂ چغتای نیرون نوئین و ہزارۂ اوکتا قاآن ملک بوغا در سالے کہ منکو قاآن بر تختِ خانیت استقرار یافت و خورشید دولتِ جہانگیرش بر مناکبِ اقطار تافت ....

... سالی بہادر را با ہزارۂ آنجا فرستادہ بود و بر تمامت آں لشکر حاکمِ مطلق گردانیدہ و ایشاں از تجبّر و تحکّم و شراستِ طبع و جموحِ نفس او عظیم مشتکی بودند آلغو دریں حال نیک بے اغول و سادای ایلچی را بکنارِ آب آموی فرستاد و حکم کرد کہ نیک بے اغول بحکومت بخارا و سمرقند و محافظتِ آں حدود اشتغال نماید و سادای ایلچی بسرِ حدِ ہندوستان رود و امرائے ہزارہ را با لشکرے کہ در زیرِ رایتِ حمایتِ ایشاں عنان بقائد تباعت دادہ اند استمالت کردہ بانقیاد و مطاوعت خواند و سالی بہادر را گرفتہ بخدمتِ آلغو فرستد بموجبِ فرمودہ تمشیتِ مہمے را کہ بداں مامور بودند پیش گرفتند۔ نیک بے اغول در دیارِ ماوراء النہر گوئے دولت در خمِ چوگانِ مراد آورد و برعایتِ لشکر و حمایت کشور قیام نمود از زمانِ اوکتای قاآن بارِ تمغگئے سمرقند و بخارا بجونکسان طائفو و بوقا بوشا مفوض بود و بقاعدہ ہنوز ایشاں مباشر برقرار مقرر داشت و سادای ایلچی مرغاول و قتلغ تیمور و تیمور بوقا و سائر امرا و مجندہ را استمالت کردہ مطیع و خاضع گردانیدہ سوارانے کہ با قران در قرانِ تحسینِ مناوات مباہات

می نمودند از مضایقِ مکامنِ پرخطر و مصاعبِ معارکِ جان سپر پیوسته چوں تیغ خود سرخ روے بیروں می آمدند۔ پس سالی را کہ از مرضِ کبر و بغضاء غیر سالی بود بند نہاد و تمامتِ آں لشکر را مستصحب خود ساخت و تمنیتِ ایشاں بغارت سمرقند و بخارا کرد چوں بسمرقند رسیدند آں لشکر را از غارت ممنوع گردانید۔ امّا از ایں جانب آریغ بوکا چوں بر عصیان و مجاہرۂ آلغو مطّلع شد و مطلع و مقطعِ احوال پیش نظر آورد دانست کہ خود کردہ را تدبیر نیست۔

مَیّنَت

شعر لمؤلفہ

باخود ار بد کردہ ام بد کردہ ام　　از کہ نالم چوں گنہ خود کردہ ام

زیرکاں گفتہ اند کہ دو کار است کہ مباشرانِ آں از صحت رائے و برکتِ سعادت بے بہرہ باشند۔ بہرزہ غم خوردن و اعتماد بر دشمن کردن چہ اوّل آبِ روئے عقل بردن است و دوم مار در جیب پروردن و در جہان خود از زہرِ گیاو کبستِ امیدِ شہد و شکر کہ بست؟ ہر خردمند کہ بوقتِ خود در زمینِ قابل تخمے برومند نکاشت لاجرم ہنگامِ ادراک ہوس ریع و آرزوئے انتفاع چوں خطِ معمّی بر سطحِ آبِ رواں نگاشت چارہ آں دید کہ غباری کہ میان ایشاں برخاستہ ہست بہ آب چشمہ ساز تیغ فرونشاند و مجازات غدر در موقع توقّعِ شکر نعمت و اداے خدمت فرانماید۔ قِصّہ خواندن چیست چوں اسبابِ وحشت و مناقشت و وسائط مکاوحت و مکاوحت بدیں موجب کہ ذکر رفت متوافق شدہ

بود از طرفین مستعد و محتشد گشته بر قصدِ یکدیگر لمؤلفه

دو خسرو دو رستم دو پیروز جنگ
دو لشکر دو دریا ز پولاد و سنگ

در حرکت آمدند . . . .
. . . . با عناد و عنیدی که نطاقِ فضاءِ عالم از هزاهزِ آں تضایق میگرفت
و کوه را با همه سنگدلی در زیر سنابکِ بادپایاں از چشم چشمه اشک
می ریخت در موقفِ مناجرت و مشاجرت شداد افراد و جلاد اجناد بعد از
ضراب و عناد و طعان و طراد چوں آسمان و زمین هیئات

شعر

اَحجارُ نَاسٍ فَوقَ اَرضٍ مِن دَمٍ   وَنجومُ بیضٍ فِی سَماءِ قَتامٍ

گرفت بر لشکر آلغو چوں چینِ زلفِ خوبانِ ختن شکست افتاد و فوجے موفور
در یک لحظه از ابروئے غمزه زنِ کمان مقتولِ نیرنجاتِ اسودِ ساحر
گشتند بوقتے که از نهیبِ تیغ آریغ مانند کمر مجال درمیانه باشیدن نیافت
سبک چوں موی خود اگرچه هم بر سرِ پیشانی بود روئے بتافت و چوں
دستِ همّت پرخاش جوئیش بر شاخِ آرزو نرسید چوں شگوفه شاخِ
انگشتِ حسرت بدنداں می گزید و با آنکه خارِ مادبار در پائے بخت شکسته
دید و در شاهراهِ نجات خسکِ آفات ریخته زود پائے گریز بر داشت
او صاف فروشی تا چند بواقی لشکر او متفرّق شدند و امداد نکبت
بدیشاں متطرّق آلغو عنان بمخیم خود معطوف گردانید و باستجماعِ متفرقانِ

لشکر واستیناف اسباب مصاف مشغول گشت۔ در تصاریف آں لحوال شادیٔ ایلچی با امرا ہزارہ ولشکرے چوں امواج بحار بخدمتش ملحق شدند۔ الحاق آنرا بفال گرفت وایشاں را بنواخت وخلعت داد جراحت روزگار بالتیام پیوست وکار خلل یافتہ نظام یافت۔

چوں بلشکر استظہار یافت صف مقاتلت آراست وباز چوں شیر زخم خوردہ وپلنگ خشم آوردہ گرّی نمود۔ بعد از جولان شیران بیشۂ وغا ومطاردۂ مبارزان میدان در خروش وغوغا ونزول نزیلاں منزل نزال وقدوم مقدامان مقام انتقام آلغو بحرکت نصب جرارۂ خطّے عامل مدارا را از عمل الغاکرد وبنفس خود حملہ برد . . . .

. . . آریغ از زیغ روزگار وغلبۂ خصم کامگار سراسیمہ گشت۔ کوکب طالع راجع وبرج اُمنیت معوج الطلوع ومزاج بخت نامستقیم یافت . . . .

. . . لشکرش چوں روئے توقف ندیدند پشت ہزیمت بدادند ودولتش بموافقت چوں پشتے نیافت روی برتافت ومنادیٔ ایں حال ایں ندا بگوش جانش مے رسانید۔

لمؤلفہ رُباعی

بختت زدودیدخون ببارید برفت | برملک وجوانیت بزارید برفت
چوں دیدکہ نیست چرخ راروئے وفا | اقبال توہم قفا بخارید برفت

تثبّت وقرار مغلوب وخوف وہراس غالب شد وقال علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ لِکُلِّ قَضَآءٍ جَالِبٌ وَلِکُلِّ دَرٍّ حَالِبٌ آخر کار بعجز

وخضوع راغب آمد۔ عنان اختیار از دست وتیر اقتدار از شست رفتہ بود لاجرم رکاب فرار گراں کرد و در آں نزدیکی قوبلای نیز لشکرے چوں حوادثِ زمانہ بیکرانہ روانہ فرمودہ بود تا بمرّدِ تیغ چوآب جوابِ تمرّد و استکبار و سزائے تفرّد و استکثار او دہد بجز التجا بمامنِ دولت قوبلای قبلۂ اقبالے ندانست عازمِ خدمتش شد تا در بابِ اسباب مخالفت با برادر و موافقت با دشمن کہ دریں دو قضیۂ طرفِ نقیض اختیار کردہ بود عذرے گوید از پیش ایلچی فرستاد مُعلِم بوصول وحصولِ ندامت از ماضی وکیفیّت مجاریٔ قضا چوں بارُدو رسید حکم رفت تا اورا از طرفِ یسار در آوردند۔ لمؤلّفہ

راست خواہی بے بلا ہا کس ندید

از فلک روئے یمین اللہ یسار

شرفِ تکشمشی یافتہ یعنی مثول درحضرت گردوں مثال۔ اقترافِ جرائم را کہ موجبِ آں اغرارِ اربابِ اغراض بودہ اعتراف کرد وفورِ معدلتِ جبلّی وشمولِ نصفتِ اصلی مانع شد کہ برادر را برائے استبقاء ملک آسیبے رساند بروئے بخشود وجاں بخشید چہ بیت

ز ابتدائے عہدِ آدم تا بدورِ پادشاہ

از بزرگاں عفو بود ست از فرودستاں گناہ

جہت باشیدن او مصیف ومشتا را کہ بلغت ایشاں عبارت از آں ایلاق وقشلاق است معیّن فرمود و اورا بایک خاتون ومعدودے چند

کہ تکفلِ خدمتے ضروری کردندے بداں یورت فرستاد از متکایِ تختِ سلطنت بمقام کربت و غربت افتادہ چہرۂ سلوت را بناخنِ تغابن می خراشید و از کردۂ خود بر خود می پیچید چوں از شرابِ غرور سرمست شدہ بود ناگاہ در خمارِ ضجرت ماند ....
.... عاقبت خمارشکن را یعنی دواءُ خمارِ الخمرِ اَن یَشرَبَ الخمرَ پیمانۂ شراب در خود پیمود تا قدرا بہ صفت ممتلے شد و جامِ قالبش بر سنگِ جفاءِ ایام آمد و شرابِ روحش کہ جوہرِ شر و فتنۂ جہاں بود بر خاکِ ترحال ریخت و ذالک فی شہورِ سنہ ثمان و خمسین و ستمایۃ و مدت خانیتِ او دو سال و نیم بود و از و پسرے ماند آرو نام۔

بیت

اگر سال گردد ہزار و دویست — بجز خاکِ تیرہ ترا جائے نیست

نزدیک ست بدیں معنی فردِ بیتے کہ وقتے اتفاق افتادہ

شعر

وَعُمرُكَ لَابُدَّ مِنْ اَنْ تَزُوْلَ
فَاِنْ کَانَ یَوْمًا وَاِنْ کَانَ اَلْفًا

---

۹ جون ۱۹۲۹ء۔ شادان بلگرامی

تتمیم ذکر جلوس آلغو بر تخت خانیت در آلمالیغ در شهور سنهٔ ثمان و خمسین و ستمایه

چوں آسریغ بگر بخت مسعود بیگ که در خدمتش بر رسمِ منکوقاآن باسمِ وزارت موسوم بود و در حلبهٔ معالی اعشار مکارم و مآثر بر مخائلِ او مقسوم بخدمت آلغو شتافت و شرفِ تکشمشی دریافت و برقرار ملازمِ بندگی شد۔ آلغو مظفّر و کامگار بیت

ایّام رام و چرخ رہی و جہاں بکام
دولت مطیع و بخت مساعد زمانه یار

در آخر شهور سنه ثمان و خمسین و ستّمایه در آلمالیغ بر تختِ مملکت نشست و علمِ دولت از چترِ زرکش آفتاب بگذرانید و ہرغنه را مادر مبارک شاه که خاتونِ قراغول بود نبیرهٔ چغتاتای باستیلا در قیدِ ازدواج آورد و بغایت او را دوست داشتے۔ ہرغنه را دو خواہر بود یکے اولجای خاتون که ہولاکو خان او را به زوجیت قبول کرد و دیگر بیگی که خاتونِ صائن خان باتو بود و اتّفاق است که نقش بندانِ ابداع بنوکِ قلم اختراع در میانِ مغول چناں سه صورت بکمالِ حسن و بایستگی و زیبِ لطف و شائستگی نینگیخته اند۔ ہرغنه ہر چند بت خود پرست بود با دینِ اسلام میلے تمام داشت

۱ــ و ہرغنه را که خاتون ہولاقو پسر منگوقاآن و مادر مبارک شاه بود باستیلا در قید ازدواج درآورد

و پیوستہ تعصب مسلمانان کردے اما روزگار میگفت بیت

تو در دیارِ مسلماں بزلفِ ہمچو صلیب

چہ کافری کہ نکردی زہے مسلمانے

در شیخ الشیوخ سیف الدین الباخرزی رحمۃ اللہ علیہ کہ مقتدائے عہد و قطبِ دور و شاہ باز علم طریقت و پاکباز عالمِ حقیقت بود و در شیوۂ تذکر تقریرے چوں ہمتِ خود بلند داشت و در توحیدِ ذات و تمجیدِ صفات تلفیقے چوں وحدتِ دور از مانند۔ معنیٔ بدیع شریف کہ در ایضاح خجلت دہِ آفتاب می شد و لفظے عذب لطیف کہ قطرۂ کاتب در صفت روانی از شرمِ آں چوں ایں ردیف آب۔

ابیات

اے آنکہ بالطافتِ الفاظِ عذب تو

تشویر می خورد زخجالت روانِ آب

لؤلؤ چو قطرہ بود ز لفظِ تو یاد کرد

وز شرم غوطہ خورد و نہاں شد میانِ آب

زنفظت چو یاد

در عہدِ آلغو بند آءِ ارجعی از ایں سراچۂ ناپائدار بدار القرارِ ابرار خرامید بیت

جانا بغریبستاں چندیں بنماند کس

باز آی کہ در غربت قدرِ تو نداند کس

وذٰلک فی شہورِ سنہ احدی وستین وستمایہ۔ علیٰ ہذا آلغو باستظہار و رونقے تمام و حصولِ مرام در سلطنت بانظام روز می گذاشت و بہر طرف

کہ عنان تافت موید و کامران بانجح و ابتہاج و تنجح و ارتیاح مراجعت کرد تا ناگاہ چشم بد روزگار در کار آمد و امارت ادبار و آثار انکسار آشکار ہر غنہ ہنگام وضع حملی ساغر تن بلورین را از شراب ناب روح خالی گذاشت و قلم تقدیر روزنامچہ حال آیندگان را نسخہ این مرثیہ نگاشت۔

لمؤلفہ

در میغ نہفتہ مہ دو ہفتہ دریغ است
در گل قد آں سرو فرو رفتہ دریغ است
آں سنبل پر تاب و شکن بر شکن او
از صدمت باد اجل آشفتہ دریغ است
سروے کہ ہمی شد تنش آزردہ بگلبرگ
فریاد کہ در خاک لحد خفتہ دریغ است

آلغو چوں خال او سوگوار و سیہ پوش گشت و بغمان لالہ نعمان عارضش چوں لالہ در مہر جان بے تن و توش و در تذکر او می خواند این بیت با نالہ و خروش۔

بیت

بوئے تو ہنوز در چمنہا ست	رنگ تو ہنوز با سمنہا ست
دیدار تو با قیامت افتاد	نیکست ولے در آں سخنہا ست

روایت قوت غضبی و غلبہ وہمی بحدے رسید کہ حکم فرمود تا سمرقند و بخارا را غارت کنند و مسلمانان را کہ ہر غنہ مائل و متعصب ایشاں بودے

بر تیغ گذرانند یعنی دوستیٔ او این طائفہ را برفے مبارک نبود مسعود بیگ
مانع شد۔ وقضاء بدا راچوں دعار نیکاں دافع وقتے گفتہ ام

شعر

زَمَانُكِ یا سلیمیٰ قد تقضّٰی سَوَاءٌ اَنْ تغضب اَوْ ترضیٰ

شعر

خیرہ خیرہ چہ نہی بر دلِ خود بارِ جہاں این چنیں بود و بود تا کہ بود کارِ جہاں
بے خمارے و دوارے مۓ دنیا کہ چشید زخم خارست، پس آنگہ گل گلزارِ جہاں

بمدّتے اندک آلغو نیز بحکم آنکہ

بیت

ہر زندگیٔ کہ بے تو باشد مرگیست بنام زندگانی

پۓ ہر غنہ گرفت و بہماں راہ در اوائلِ شہور سنہ اثنی وستین وستمایۃ
رواں شد۔ ع

دوست بر دوست رفت و یار بر یار

سُبحان اللہ ماہیچہ چترِ آفتاب آسارِ او کہ ہلالی وارش از خسوفِ
بلیّت مصون مے شمرد عاقبت در عقدۂ سرارِ ادبار و پردۂ محاقِ دمار
چوں صبح دوم اندک بقا و چوں سایہ در وقتِ زوال ناچیز شد۔ عنقائے نخوت
و سطوتش کہ بر قلۂ قافِ کبریا از مراودتِ نسرین استنکاف می نمود
ہم بنعابِ غرابِ البین حادثۂ چغد خراب نشین عدم گشت شیر
پلے آہوۓ شجاعتش کہ نہنگ جان ستان و پلنگ پیل افگن را اشغالِ

شغالی تکلیف کردے۔ آخر بروبہ بازیٔ فلکِ کفتارِ عشوہ۔ جاوید در خوابِ خرگوش بماند تختِ گردوں تبتش کہ قوائمِ آنرا مناکبِ جوزا وقمۂ شِعری جاے بودے ورخسارۂ بساطش کہ ازپستۂ شکر خند وطرۂ پرپیچ و بندِ ماہ رویانِ شکر ریز عنبر بیز نمودے درمغاکِ خاکِ تیرہ چناں تنخۂ تابوت بدل شد کہ ایں بیت مناسب حال آمد۔

شعر لمؤلفہ

وَلَمْ نَرْزَقِ الْوَصْلَ الَّذِیْ عَادَ فُرْقَۃً وَلَمْ نَعْھَدِ الْعُرْسَ الَّذِیْ صَارَ مَاْتَمًا

و مدتِ ملکِ او چہار سال بود۔ پس امرا اتفاق کردہ مبارک شاہ بر تختِ مملکت بنشست و نفیر اززمانہ برخاست۔

رُباعی لمؤلفہ

کاے گردشِ چرخ چند آری و بری
ہستی زوفا و عہد یکبارہ بری
بر قامتِ شاہی چو قبائے دوزی
باز ازپئے ماتمش دوصد جامہ دری

سال بر نیامدہ براق بروے خروج کرد وکوکبِ طالعش بذورۂ شرف عروج درموضع خود شرح تتمۂ آں ایراد کردہ آید بمنہٖ ومنہٖ وطول طولہٖ۔

ذکرِ جلوس قوبلای قاآن

چوں خصمِ خانیت در قیدِ بوار گرفتار شد و گلزارِ سلطنت از خارِ نقار پیراستہ گشت تمامتِ پادشاہ زادگان و خواتین و امراء بدلِ راست و قولِ درست خط دادند کہ قلم وار سر از خطِ اوامر و نواہی قاآنی برندارند و در پیدا و پنہاں صباح و مساخطِ مراحم و مساخطِ او را بجان مُنقاد باشند۔ در اوائلِ شہور سنہ ثمان و خمسین و ستّمایہ در شہر کنجافو از ختای قُوریلتای بزرگ ساختند بوقتے کہ مطالع از مناقص مہجور و اوتادِ اربعہ از نظرِ مناحس دور بود آفتاب بنقطۂ شرف اقتران یافت از سقوطِ جمراتِ ثلث دیگ نشو در جوش آمد و طیور با الآف مالوف در زمزمہ و خروشِ لواقح ریاح۔ حوامل شاخ خمائل را بعزمِ بوس وکنار در شام و صبح مائل ساخت قوائے نباتی خواصِ افعالِ شخصی و نوعی در کار آورد و دایۂ غازیۂ اطفال نبات را از مراودت و مخالطتِ پیش کاران چہار گانہ ترتیبِ تربیت از سر گرفت حریفِ نامیہ در استکمالِ اقطارِ جسم برہیاتِ تناسبِ طبیعی دستِ صنعت برگشاد کدخدای مولّدہ اسبابِ تولید مثل برحسبِ طبیعت مہیّا گردانید نقّاشِ مصوّرہ خامۂ آزری صنعت برائے بیرنگِ تصویر برداشت و روئے زمیں را بغرائب نقوش و عجائب الوان بنگاشت۔ ....

.... قاآن خورشید طلعت کیوان رتبت بر تختِ گردوں سایۂ عناصر پایۂ خورشید صفت بر آمد و عروسِ خانیّت راکہ از خانان دست بدست رسیدہ بود بحکمِ حقوقِ کفائت وصداقِ صدقِ استحقاق و شہادتِ قضا و قدر و وکالتِ هُوَ خَیرُ نَاصِرٍ وَّ کَفِیلٍ دست در دست او نہادہ عقدِ زفاف بستند۔ گنجور تقدیر بطبقۂ سیمین ماہ لآلی انجم و دراری سعود نثار کرد مشتری بر منبرِ ہفت پایہ طیلسان بر انداختہ طیّ لسان را بالقاب زاہرہ مشرّف گردانید۔ کیواں چوں ہندوے حلقہ در گوش چوبک زنی قصرِ دولتش را فعلِ ماہِ نو در گوش کشید۔ بہرام بر رسم قورچیان خاص کمر بر میان بست و زہرۂ زہرا بر بساطِ نشاط گوش و گردنِ بربط بمالید و آہنگ بر کشید۔

لمؤلفہ رباعی

کاے شاہ کمینہ بندہ ات گردوں باد خانیتِ تو چو طالعت میمون باد
گر با تو کسے چو صبحِ صادق نبود مانندِ شفق غرقۂ شد در خون باد

تیر دبیر حرز واللہ خَیرٌ حافظاً بنام قاآن بر لوحِ محفوظ تحریر کرد۔ تمامتِ شاہزادگانِ کمر راکہ زیبِ حلقۂ میاں بود قلادۂ گردن ساختند و بیرونِ اردو شاہِ سیّارگاں راو در اندرونِ بارگاہ پیشِ تختِ فلک پائگاہ ہفت نوبت زانو زدند۔

قطعہ

دولت نعم صباح کنان نو عروس دار

ہر ہفت کردہ بر دلِ او ہشت در کشاد
مُرغے کہ نامہ آورِ صبحِ سعادت ہست
ہر نامہ را کہ دید بمنقار سر کشاد

وزبانِ حالِ معنیٰ این بیت املامی کرد۔

بیت

گردون غبارِ سایہ تختِ بلند اوست　　خورشید عکس گوہرِ تِرِّ کلاہِ اوست
سیرِ ستارگانِ فلک نیست در بروج　　بر گوشہار کنگرہ بارگاہِ اوست

سقاۃ یاقوت شفاہ بکاسات و اقداح زرّین و سیمیں

شعر لمؤلفہ

عُقَارُ عُقُورٌ لِلرِّجَالِ لَهَا امَةٌ　　تُدِيمُ الْمُنٰى يَرَاحُ تَرِيحُ الْجَوَانِبَا

می پیمودند۔ خواتین زُہرہ عارض۔ خوب شمائل باتعنا قبہائے مکلل بجواہر کہ گوئے شِعریٰ شامی از طرفِ مجرہ متلاَلی شد یا عقدِ ثریا بمقارنتِ بدرِ منیر مسعود گشت تازہ تراز گلِ پُربار و لطیف تر از یاقوتِ آبدار۔

بیت

ہمہ طوق بر بستہ و گوشوار　　بدست اندروں جامِ گوہر نگار
ہمہ رخ چو دیبائے چینی برنگ　　نوازندہ عود و خرد شندہ چنگ
بہ دیبائے زربفت و چینی قبائے　　ہمہ پیشگاہِ شہنشہ بپائے

فرزندہ

ایستادہ و شاقانِ لالہ رخسار چوں سروِ آزاد کہ مشکِ ناب و گُلِ سیراب بار آوردہ۔

لمؤلفه

بردہ یرغو پیشِ لعلش سنبلِ تیغول ازانک
بے گنہ آویخت ازمہ کاکلِ نسریں پرست
غم زدل بنشاند چوں برخاست بہر کار آب
فتنہ برخاست ازجہاں برطرفِ مجلس چوں نشست

درآں مجلس بہشت آئین صراحی صفت زانو می زدند وساغروار شرائطِ دست بوس بجائے می آوردند۔ یک ہفتہ بریں منوال جشن وطوی بود واندرونِ خرگاہ وبارگاہ ازگل روے وسنبل موئے حوراوشانِ پررنگ وبوی ازکارِ عیش وطرب ولہو ونشاط چوں فارغ شدند پادشاہِ عادل اشارت فرمود تاگردونہای بالش زرونقرہ وخروارہائے انواعِ ثیابِ مذہب ومفوّف ومہلہل ازمجلوباتِ اقطار وامصار ہیا آوردند۔ اقربا وخواتین وامرارا برحسبِ مقدار ودفقِ استیہال حظّے موفّے ونصیبے موفر ارزانی داشت وبتجدیدِ احکام وتاکیدِ اساس یاسانامۂ چنگیز خانی مشتمل برمراسم جہانگیری وجہانبانی یرلیغ فلک مطاع درصحبتِ ایلچیان قمرمسیر باکنافِ شرق و غرب واطرافِ جنوب وشمال متواصل گردانید ورایتِ معدلتِ عام و نصفتِ تام برمحدّبِ فلک الافلاک برافراشت وآیتِ بخشش و بخشایش بکلکِ شہابِ ثاقب برورقِ چہرۂ آفتاب بنگاشت۔

بیت

عدل تو ملک راپسرے سخت نیک بخت

ملکِ تو عادل را پدرے نیک مہرباں
از دستِ تو ندید مگر تیغِ تو بلا ،
در کارِ تو نگرد مگر گنجِ تو زیاں

از تاثیرِ عدلِ شاملِ او در روزان وشبان گرگِ شبان صفت گزک
گوسفند می داشت وباز شبہ الیف سینہ تیہوا را از سرِ ناز می خارید۔ آوازۂ
نصفتِ او جور وعدوان صد منزل از شہرستان عدم آوارہ شد عفوِ او کہ
مستقبلِ عثراتِ بندگان بود مستقیلِ جرائم دور ونزدیک وترک و
تاجیک می گشت بیک التفات ہیئتِ ہیبتِ او صورۃ از ہیولی منفرد می کرد
وبیک رویت رویّت رائے خلل را از خللِ امورِ جمہور زائل می فرمود
ونو عروسِ ملک را حُلّی وحلل می بست۔ سہمِ سیاستش دافعِ حوادثِ شبیہ
انام ورادع جواذبِ ستمِ ایّام شد۔ بادِ جہاں بر جہان گلبرگِ آزاری غبارِ آزار
نیفشاند ودر عہدِ دولتش بیت

کس خستہ نشد ز زخمِ گردوں
گر زانکہ شریف بود وگر دوں

لاجرم از اطرافِ ربع مسکوں کہ نامِ مبارک او راجز بر صفحۂ سکّہ نقود ندیدہ اند
شکرِ شکرِ معدلتش بطریق نُقل نقلِ حریفِ دل وجان ساختہ اند ومجمرۂ
اوقات را بہ بخورِ ثنا ودعا سلطنت روز افزوں منخر گردانیدہ جنانِ شجاع
وجبانِ بنسیمِ مکارمِ پادشاہانۂ او چناں شد کہ جنان بیادِ طراوتِ آں
آبِ کوثر در دہان آورد ونہالِ اقبال از جویبارِ نشو ونما اَصلُہا ثابتٌ وفرعُہا

فِی السَّمَآءِ تا حدّے سایہ گستر شد کہ طوبیٰ را در چمنِ خلد ظلّ حسرتِ طوبیٰ لِمَن ظَلّ فِی ظِلّہٖ بر چہرۂ حال نشست از اطرافِ چین و ماچین فی کلِّ زمان وحین تا اقطارِ مصر و شام ومنتہی مغرب خلائق متوجّہ ملک معمور می شدند و بفیضِ عدل و بذل معمور می گشتند۔

بیت

زعدلِ او شدہ باز سفید جفت کلنگ

زامنِ او شدہ شیرِ سیاہ یارِ شغال

نہ این فراز برد در ہوا بدان چنگل

نہ آں دراز کند در زمیں بدیں چنگال

ہر چند از محیط ایں بلاد تا مرکزِ دولتِ فلک مدار و مربعِ مربعِ اقبالِ پائدار پادشاہِ عادل قاآن باذل مسیرِ یکسالہ راہ است ذکر مآثر و یاسا و عدل و انصاف و فطنت و کیاست و صواب اندیشی و ملک آرائی از مستہلِ افواہِ ثقاۃ و مشاہیرِ تجّار و معارفِ مجتازانِ آں دیار تا حدّے استماع افتادہ کہ سطرے ازآں مفاخر و شطرے از آں مناقب ماحی آثارِ قیاصرۂ روم و اکاسرۂ عجم و خواقینِ چین و اقیال عرب و تبابعۂ یمن و رایان ہند و ملوک ساسان و آل بویہ و سلاطین سلجوق تواند بود و شرحِ آں کہ موٗدیست بتطویل موجب استغراقِ ایں اوراق گشت۔ امّا بحکم اِنَّ الْقَلِیْلَ عَلَی الْکَثِیْرِ دَلِیْلٌ بعضے از مخائل داٰب وخصائل ذاتِ او را مجملاً ایراد کردہ می شود از آنجا بر کمالِ نجدت و وفور دولتیاری استدلال گیرند از آثار و ہا دُمنکتِ او یکے

ترجیب ر

آنبود کہ با اہلِ فضل وحکمت وارباب دانش نیک مستانس بودے وترجیب وتقریبِ ایشاں رامبالغ وبرخلافِ خطِّ الیغری اصطلاحے نونہاد واستنباطِ خطے کرد۔ صورتِ آں چوں خطِ شاہدانِ دلپذیر وخطِ دیدہ ونور ضمیر و برآں خط فرمانہا باطرافِ ممالک روانہ فرمودو آنراچوں صیتِ معدلتِ خودمشہور گردانید وچوں طبعًا مجبول بود بر استعمالِ قانونِ عدالت واستیعابِ اسلوبِ ایالت ہرچند امدادِ انعام وفیض ارفاد بسمتِ لَا مَقْطُوْعَةٌ وَّلَا مَمْنُوْعَةٌ داشت بر اسراف وتبذیر اعتراض معقول نمودے وبا اعیانِ مملکت واعوانِ حضرت تقریر فرمودے کہ چگونہ مقتضی عقل باشد یامعدود از قبیل بذل شخصی راہزار بالش صلت فرمودن ودیگررا بادستِ نومیدی سینہ بنالش دادن چہ ہرکس کہ درغیرموقع زیادت از مالاینبغی صرف کند لامحالۃ درموضع انفاق از بذل ماینبغی متقاعد شود۔ وگوئے مقصود ازیں اشارت تنبیہی بود برحالت اوکتای قاآن داسراف اوبے رویت وفکرت درجودواحسان باز بدیں تاویل تمہید قاعدہ را تاکید کردے کہ از پادشاہان عدلِ عام وسیاستِ شامل مستجلب نظامِ عالم ومستدعیِ قوامِ بنی آدم است وعقلاً ونقلاً پسندیدہ وبائستہ وشائستہ چوں نور در حدقۂ دیدہ۔ واگرہوشمندے روشن رائے ایں معنی را تتبع نماید ببدیہۂ عقل رامعلوم گردد کہ بمجرّد موادِ مالی استرضاء چند اشخاص ممکن شود واگر گنج قارون ومملکتِ سلیمان وعمر نوح کسے رامیسر باشد درموازاتِ آں مدّت ومحاذاتِ آں مکنت ارباب حوائج واصحاب

توقعات از طوائفِ امم چنداں تتابع و ترادف نمایند کہ اکثر غیر متسلی بل مشتکی باشند و بر تقدیرِ فرضِ محال کہ افاضتِ انعام واذاعتِ احسان شامل افتد بارے در ہمہ حال استیفاءِ مطامعِ انسانی متعذر خواہد بود و تحصیل مراضی خواطر غیر متیسر و نظر در قسمتِ ارزاقِ خلایق باید کرد کہ اگرچہ در ازل آزال مقدّر گشتہ و بر قضیتِ مصلحت و حسبِ استعداد واہلیت مقرر شدہ مُثری خوشحال ہنوز حلقہ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ می جنباند و مقل منکسف بال پائے بستہ وَکَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَکُوْنَ کُفْراً می گردد۔ بلے بافاضتِ عدل کہ جامع منافع ملک و دین و شامل بر مصالح حال و مآل است در یک لمحہ بیک کلمہ عالمے را امارتِ وَبِالْعَدْلِ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بر منصہ عرض جلوہ می تواں داد و بازذکرِ جمیلِ دہر الداہرین و عوض العائضین میانِ عالمیان باقی و پائدار گذاشت۔ (دیگر) از احدوثہ ذکرِ جمیل و اعجوبہ نشرِ عواطفِ جزیل چنیں حکایت کردند کہ وقتے از اوقات یکے از اعزۂ اولاد در اثناءِ طرد و مصطاد با معدودے از افرادِ لشکر جدا ماندہ **بیت**

چو اسپ و تن از تاختن گشت سست

فرو آمدن را ہمے رائے جست

ممرّ ایشاں بر دیہے از اعمالِ پیش بالیغ افتاد استرواح رکائب واستجمامِ جنائب را لحظہ نزول فرمود و بواسطہ اشتغال تکاپوی و رکض و تخوید از عقبِ وحوش بر حسبِ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا یَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ آتش اشتہاءِ

بہ تقادف الرائب . صی .

طعام در تنورۂ معدہ اشتعال یافتہ بود حکم فرمود تا بطریق نزل از مطعوم گوسفندے و از مشروب ظرفے بگنی[۱] متوطنان را مطالبت کردند و بہیچ کم و بیش دیگر تعرض نرسانیدند اتفاقاً دیگر سال دو سہ تن ہم ازاین جماعت کہ درخدمتِ رکابِ شاہزادہ بودند۔ باز برآں موضع چوں علی الحقیقہ مجازِ مجتازان بود گذر کردند و التماسِ گوسفند و ظرف بگنی[۱] تازہ اہالی آنجا بحضرتِ قاآنِ عادل می روند و شرحِ حال از نزولِ کرتِ اولیٰ و طلبِ نزل و معاودت ایں طائفہ در ثانیۂ الحال و تجدیدِ رسمِ غیرِ معہود عرضہ میدارند یعنی اندیشہ آنست کہ علی مرور الایام برما ایں رسم مستمر ماند و دیگرے برایں اسوہ حکم راند۔ قاآنِ روشن روان پسر را احضار کردہ چینِ انقباض بر جبینِ آفتاب اضاأت انداخت و بزبانِ خشونت باز خواست فرمود کہ سائسِ ایں قاعدۂ ناپسندیدہ از نخست تو بودۂ۔ والبادی اَظلَم وَالتَّابِعُ لَہٗ اَسلَم اگر نوبتِ پادشاہی بتو مفضی شود و امورِ خانیت از تقدیر الٰہی مقضی۔ ملک داری و رعیت پروری را بریں سیاقت رعایت خواہی کرد۔ اکنوں چوں یاسارا دگر کردۂ و بزیر دستان کہ ودائع آفریدگار عزّوجلّ شانہٗ اند علی غیر المعہود ثقلی انداختہ تا روے راسہ نوبت از روئے یک روئی مقابل مصاف یاغی نیاوری و ببریقِ شمشیرِ مصقول آئینۂ دل را از زنگارِ اخلاقِ ذمیمہ صیقل ندہی باز نظر در روئے راکہ آئینۂ اسکندری جز آں نیست نیندازی پادشہزادہ در مقامِ استغفار التزام نمود کہ بر عزمِ مقاتلتِ یاغی خیمۂ اقامت را

---

[۱] شرابے کہ آنرا بوزہ عربی نبیذ خوانند ۱۲ شادان بلگرامی

تفویض کنند فا آن عالی ہمت عادل منش فرمود تا متظلمان را صلتے ارزانی داشتند و ترفیہ خاطر و تخفیف مؤن و تا بینِ احوالِ ایشاں را مکتوب داد خاکِ حاشیۂ بارگاہِ جہان پناہ را کہ مقبّل ہر مقبل بل مقبلِ سعود و اقبال بود ذُرورِ دیدہ ساختہ و زبان بہ استدامت دولتِ پادشاہِ عدل پرور کشادہ مراجعت نمودند از نمودارِ ایں مکرمت و استمالت اگر در جہان صحیفۂ ذکرِ حاتمِ طی گردد چہ زیان و با ایں انصاف و انتصاف اگر روانِ نوشیں روان نوشیروان در غرقابِ خجالت غرق آید چہ شود۔

لمؤلفہ

زبانِ تیغِ نیلوفر مثالش نیارد کرد سوسن دہ زبانی
بعہدِ دولتش ہرگز نیابند بجز در رطلِ بادہ دل گرانی
بعونِ نصفتش با باز و شاہیں کند کبکِ دری ہم آشیانی
عجب نبود کہ از دیوانِ عدلش ستاند گرگ مرسوم شبانی

بریں نمط و سیاقت اطرافِ ممالک را بحفظ و سیاست تناسق داشت و شجرۂ نیک نامی در چمنِ ایامِ متباسق گذاشت و چوں پادشاہِ جہانگیر چنگیز خان بعضے نواحی ممالک چین کشادہ بود و آنچہ اصول و دار الملک بود ہنوز زائل نشدہ ہمتِ پادشاہانہ بر استخلاصِ تمامی آں مقصور گشت در شہورِ سنہ ۶۱۷ احدی و سبعین و ستمایہ پانجدہ تومان لشکرِ جاں شکر رواں فرمود و با ایشان اجُون یگلمش و پایاں پسر ہوکتانوئیں و علی بک بن یلواج بفرستاد و اعجبِ عجابِ آں بود کہ چوں پایان را تعیین میکرد اشارت کرد

کہ ازمیان ہم پایان کارِ چین بر دستِ پایان مکفی گردد۔ چوآں لشکر بسرحد
دیارِ چین رسیدند۔ خیمہ در خیمہ کشیدند و تلال و وہاد و عرصات و ہضبات
از سوادِ آں اجناد در فزونی مور و جراد متموّج شد۔ ناگاہ از طرفِ بحر چند
سفاین فارغ از ضغاین گردوں و غافل از مکامنِ دہر بوقلموں جہتِ
نقلِ غلات بدار الملک رسیدند۔ وَمَا اللّٰہ ولتہ اِلّا الاتفاقات پایان
بفرمود چندانکہ ممکن بود لشکر در کشتی ہا رفتند و سمتِ شہر گرفتند و خود
بالشکر از راہِ خشک قاصد آنجا شد۔ مراکبے کہ بادبان لجام آنست بقوادمِ
شمال و جنوب و مواکب بے اجسام پایان بقوائم باد پایان آتش حرکت
مسافتِ ما بین را بر محیطِ محدّب آب و بسیطِ ساہرۂ خاک قطع کردہ
بمقصد پیوستند۔ در وقتے کہ سمن زارِ آسمان در شگفیدن و نسیمِ صبح
در وزیدن آمد۔ سوادِ جیشِ حبش از جنگ خیلِ روم چنگ کشیدہ داشتند
و یلغاریاں روز بنگاہ شب زنگی چہرہ را بغارت دادند بالشکر بشہر خنزای
درآمد۔ فغفور را نام جوقون قابو و باوجودِ حضرۃ داعیانِ سلطنت خیرہ
و متحیّر شدند و از ہجومِ آں لشکر کہ مانندِ قضا آید بے طلائع و طلایہ از ہر دو
جانب فرا رسیدند مضطر و منزجر تسلیم و استسلام مہربی نداشتند
و استیمان بمیامنِ مامنِ ایلی و استیلاذ بملاذِ اخلاص۔ بخلاص و مناص خود
نزدتک ترشمرد و برضا و رغبت ایل و رعیّت شدند و منسلک در عدادِ
طواعیت پایان مردے ہوشمند با فطنت و شہامت بود۔ ایشاں را نویدِ
امن و امان داد و اموال و دمارِ طوائف از اتلاف و اہراق محفوظ و مصون

داشت ودر سینهٔ ارباب آنجا تخم متابعت ومشایعت بپاشید تا دلها همه باذعان وانقیاد واخلاص وحسن اعتقاد قرار گرفت پس قلعهٔ آنجا که سینافور خوانند بصعوبت مداخل ومناعت معاقل مشهور ومشحون بافراد رجال وشداد ابطال ومحشو بذخایر وخزاین نامحصور رواسی قلال از تشویر رفعت آن سنگ بر دل نهاده وشرفات آن باقرن الثور در مناطحه آمده ودست سکان از حدیقهٔ خضرا خوشهٔ پروین چیده چنانکه

بیت

زآسیب چنبر فلک اندر فراز او
بر کنگره خمیده رود مرد پاسبان

مستصفی نشده بود۔ لشکر را باستفتاح آن اشارت کرد۔ محافظان قلعهٔ شما چون از کشادن دار الملک چین ولشکر کشیدن پایان خبردار شدند مقدم ایشان پیرے روزگار دیده بود حلو ومر احداث چشیده وسرد وگرم لیالی ونهار کشیده پیغام فرستاد که در زمان صبی چون نهال نورستهٔ قامتم بر کنار جویبار عمر تمایلی داشت وگلبن بهجت از شمال روح پرور انس تازه شمایلی از افعل ولاتفعل تکلیفے فراغے حاصل ودر مرتع بےغمی رفاغے شامل۔ عهد مغازلت ومناغات بود نه زمان معازلت ومغانات۔ از پدر خود شنیده ام که فتح این قلعه بدست پایان نامی تیسر پذیرد ومعانعت و مدافعت ومصارعت ومماصعت مفید ونافع نخواهد بود اکنون بتجشم لشکر احتیاج نیست ما اِلیم ومطواع وقلعه ومافیها ملک الیمین بےزحمت

دفاع وقراع از عقب دریکشادند واز قلعه بشیب آمد وخزائن ودفائن تسلیم کردند۔

دریں مقام شمۂ از شرحِ عراصِ غریضِ آں ممالک وکثرتِ خلایق و اصناف نعم کہ رُواتِ تجار وثقات سفّار حکایت کردہ اند ایراد کردہ شد۔ خنزائے سواد اعظم ممالکِ چین است کجنۃٍ عرضھا السمٰوات وضعے طولانی چنانکہ مساحتِ محیطِ آں قریب بیست وچہار فرسنگ باشد سطح زمینش مفروش از خشت پختہ وسنگ واماکن ومساکن از چوب افراختہ وبنقوقِ تمام تماثیلِ خوب پرداختہ از آغازِ شہر تا منتہی سہ موضع یام بستہ وطول معظم اسواقِ آں سہ فرسنگ نشان دادہ اند مشتمل بر شصت وچہار مربعۂ متشاکل بنیانِ متعادل ارکان وحاصل تمغاءِ نمک ہر روز ہفصد بالش جاو است وکثرتِ اربابِ حرفت تا حدیست کہ صُنّاعِ صنعت صباغت سی ودو ہزار نفر در اعتداد آمدہ اند باقی را وَلکَ القیاسُ علیٰ ذٰلکَ وہفتاد تومان لشکر وہفتاد تومان رعیت را شمارہ در دیوان عرض واوراقِ دفاتر ثبت گشتہ باآنکہ ہفصد کلیساءِ قلعہ آسا ہست ہر یک موّاج از کشیشانِ بے کیش ورہابینِ بے دین ودیگر عملہ وقیّمان وخدم وعبدۂ اوثان باشیاع واقوام کہ اسامی ایشاں داخل شمارہ وعرض نیست از عوارض وقلانات معاف باشند وچہار تومان از لشکرِ اہل حراست وعسس اند کہ چوں آفتاب درپس قیروان مغرب روئے درکشد وشب چادر قیرے درسر۔ عیاران چوں خیال دلبران شب روی آغاز نہند وطراران کمندِ تاب دادہ

چوں طرّۂ معشوقاں ساز دہند گروہ گروہ بر سر دربند ہا و محلّات و
مجازِ کوچہا و شوارع و گوشہا در موضعِ معہود خویش باحتیاطِ تمام بنشینند و
دامن وَجَعَلْنَا النَّوْمَكُمْ سُبَاتًا بر روئے مردم دیدہ کہ ہندو بچگانند و
در قماطِ ملتحمہ پوشیدہ بپوشند و در میان شہر سی صد و شصت موضع
پل ساختہ اند بر سرِ آبہا کہ رودخانہاءِ دجلہ غزارت است منشعب
و منشعب از دریار چین و انواع سُفن و معابر بنسبتِ احتیاج چندیں
خلایق بر آب رواں کردہ کہ تعداد آں در عدادِ ہندسہ فکر نگنجد تا بعقودِ
خناصر و روزنامچ محاسبان مستحضر چہ رسد و از دحامِ غربا را صنافِ امم
از اکنافِ چہار جہتِ عالم کہ برائے تجارات و طواری حاجات در چنان
ملک طاری و مجتمع شدہ ببدیہۂ عقل و ملکۂ نفسِ خود معلوم باشد۔ ایں
مقدّمات حالِ دار الملک اصلیست امّا چہار صد شہر مشہور فسیح رقعہ
وسیع بقعہ از اعمال و توابع آنجاست کہ مختصر ترین شہرے از آں از سوادِ
بغداد و شیراز معظّم تر باشد۔ از آں جملت لنگین فرزیتون و چینِ کلاں را
چوں خنسائے تنسک خوانند یعنی شہر بزرگ بمشابتِ دیوان اعلیٰ و العجب
مشاہدان تقریر کردہ اند کہ با وجود ایں طول و عرض برحسبِ العدل
معمار الارضِ در سائرآں ممالک ربع فرسنگی زمین نیابند کہ قابلِ عمارت
و فلاحت باشد و از حلی زراعت عاطل افتادہ بل تمامت مزروع
و معمور باشد و امداد رفاہیت و جمعیّت و راحات بداں ساحات وارد
بتائیدِ آسمانی و دولت قاآنی ملکے چناں عریض و بسیط کہ سلاطینِ آفاق

ازمبدائے زمانِ آدم تا غایتِ وقت بتدکرے ازآں دیار وتحفۂ از آن اقطار خرسند بودند بے تحمّل اعبار مصاف مضافِ ممالک گشت و بعزمی بے خطا مملکتِ چین را بکشاد بر فتنہ وآشوبِ جہاں گرہے محکم چوں چین زلفِ بتاں را برافگند۔

بیت

کشودہ بیک چین ابروئے قوس
بیک تاختن ازخطا تاختن

چوں قبائے مملکتِ او را چینی درافزود و فغفور کلاہ سلطنت را ترک گفت وخزائنِ عالم در قبضۂ تصرّف آمد حکم رفت تا چاوے کہ در ممالکِ چین ابوابِ معاملات بداں مفتوح بودے بیاوردند واز خزانۂ زر وجواہر وثیاب عوض داد ودر شہر منادی ندا کرد کہ مُلک مُلکِ قاآن است وچاوِ چاو فغفور بعد از مدّتے فرمود تا چاوے کہ در ممالکِ قاآن چوں نقدِ دل وبذلِ او جاری ورایج بود بیروں آوردند وباز منادی برنشاند کہ مُلک مُلکِ قاآن وچاو چاوِ قاآن است۔ بالضرورہ چاوِ قاآنی را قبول بابیت کردو فرمانِ عالی را در مقامِ امتثالِ مثول وبالشے چاوِ باصطلاحِ ایشاں پنجاہ سیر است کہ بہارۂ آں دہ دینار باشد واما بالشے زر ونقرہ پانصد مثقالست بالشی زر موازی دویست بالش چاوِ معتبر بدوہزار دینار وبالشے نقرہ مساوی بیست چاوِ معتبر بدویست دینار بدیں تدریج وترتیب آں اطراف مسخّر واحکام خانیت مقرّر ومخالفاں را مدمّر گردانید۔

فتح جزیرہ مُول جَاوَہ

از فتحہا کہ در زمانِ دولتِ او میسور گشت۔ فتح جزیرہ مول چاوہ بود از بلادِ ہند در شہورِ سنہ ۶۹۱ احدی وتسعین وستمایۂ مِصراع

یکے لشکر کشن پر خاش جوئے

تعیین کردہ با اُبہت واہبتِ معالی وعوالی رواں فرمود۔

بادمانِ جریان چوں ساحلِ مقصود را مرابطِ مراکب سفاین ساختند از بیمِ صولتِ شمشیر نہ جر بزہ آں چناں جزیرہ کہ طولش دویست فرسنگ بود در قیدِ تملک آوردند۔ والی آنجا سکر رامہ با تنسوقات واعراضات عازمِ بندگی حضرت شد۔ در راہِ اجل مقدور مکنت جواز از آں موضع نداد۔ پسر ش بعد از آں بپایۂ تختِ اعلیٰ پیوست واز نصابِ سیورغامیشے وعاطفت بے دریغ نصیبے وافر یافت وخراج واتاوہ کہ مقرر فرمود از زر ومروارید آں ناحیت را در تصرفِ او مسلم گذاشت وحقیقتِ آں موضع طرفی است از اطرافِ بحر بطرائف تلید وطارف مشحون واز کثرتِ اجناسِ خزاین وفواخرِ جواہر وبضائع روائع ونتائفِ شرائف امتعہ نمودارِ صنع بیچون اتخاذ وجوانبِ آں باریحِ عود وقرنفل بویا وا صقاع ونواحی بزبانِ طوطیان گویا (دیگر) درعہدِ خانان دیگر تختگاہِ مملکت خان بالیغ بود۔ چوں قوبلائے قاآں دار غانیت مزید افتدار یافت آں را

باطل گردانید در وقتے کہ آفتاب بنقطۂ شرف پیوستہ بود شہرے مربّع بنا
فرمود چہار فرسنگ در چہار فرسنگ گوئے ایں اعداد بر وفقِ معالی ہمّت
مے نمود وآنرا طائد و نام نہاد وارباب حرف واصحابِ صناعات از
ہر جنس بدانجا نقل فرمود وباندک مدّت از کثرت وازدحامِ خلایق
مصری جامع گشت واز وفورِ زیب وزینت نوری لامع وبرطرفِ آں
شہر قرشی کہ بزبانِ ایشاں معنئ آں کاخِ خانیّت وبارگاہِ سلطنت باشد
ہم مربّع چہار صد گام در چہار صد گام از الواح واخشاب بنی ساخت۔
ودر آں بہشت آبادِ قباب ومناظر کہ رشکِ غرفِ بیتِ معمور
وسقفِ مرفوع بود برافراخت۔ اعماد مکین واضلاع رصین از جوانب
وارجا بافنونِ آرائش وانواع تکلّف وتمائشِ ترتّب یافت۔
عرصۂ زمین از اجارِ ریشم مفروش ودر دقّتِ صنعت وخداقتِ عملِ
تماثیل مصوّر وطلسماتِ مُنبت برآں ثبت ومنقوش وروانِ ارشمندس
ازنازکی وغرائبِ اقلیدسات متحیّر ومدہوش اشتباکِ شباک
از زر ونقرہ واطرافِ شرفاتِ ایوانش منازلِ ماہ چوں طرفہ
وجبہہ وزبرہ درزمینِ رشکِ خلدِ بریں مشاہدہ کردند ونمودار
اَرِمَ ذاتَ العمادِ الّتی لم یُخلَق مثلُہا فِی البلادِ معائنہ ہرکس کہ فسحتِ
ساحت آں مکان ونزہتِ نزاہت آں بنیان دید۔ . . . . . .
. . . . بریں نسق امور دولت واسبابِ تمتّع منتسق[۱۲] یافت واہوار
وآراءِ خاص وعام بر متابعت ومبایعت منطبق وچوں امتداد عمرش

[۱۲] منتظم

ازعشرهٔ دقاقه برگذشته بود بل تخنیق سبعین کرده. خواست که پسرِ مهین
را جمکین نام هم درحالِ حیوۃ خود متصدی منصب استنابت وولی عهدِ
سلطنت گرداند درایں باب با امرا مشورت کرد تا اورا در حکومتِ ممالک
جائے دہد وبر تختِ خانیت پائے نہد ارکانِ حضرت وپیشکارانِ دولت
عرضه داشتند که ہرگز ایں قاعدۂ معہود از داب ویاسارِ پادشاہِ ممالک
کشائے چنگیز خان نبوده که باوجود پدر پسر متقلد امور سلطنت باشد ما
بندگانِ موچلکا دہیم که بر خانیت جمکین بعد از قاآن مِصراع

تا بر سرِ عمر خط بطلان نکشند

متفق باشیم وا وامرِ اورا باذعان وامتثال موافق بلے تقدیرِ مقدرِ قدیر
چناں بود که ولی پیش از مولٰی درگذشت وازہوس تاج وتخت وتنجتر در
مراتعِ تازه وبخت تحتِ لحد عوض یافت ....
.... اعوان بر تیمور پسر جمکین اتفاق تازه کردند چهل نوبتِ رحلت
بقا آن رسید واز ایں دارِ فنا بعالمے که دارِ بقا آن است خواست
پیوست. اعیان حضرت را حاضر کرد وگفت. قوای نفسانی ساقط شده
وضعفِ امتدادِ سن با امراض واعراضِ دیگر توافق نموده قوت آورده اند
وزمانِ کوچ بیورتِ موعود از یاسارِ یزدانی نیک تنگ در رسید
مصدوقهٔ ضمیر ومخبواتِ خاطر را کشف باید کرد وخلاصهٔ سرائر از مطویات
اندرون قذف اگر بر خانیتِ تیمور اجماع افراد درست است واجتماع
درسلکِ تباعیتِ او محقق فهو المراد والا که عقود عهودِ اتباع

بسببِ عدمِ استیهال سمتِ الخلال خواہد یافت بمصالح جوانب چناں نزدیکتر می نماید کہ ہم امروز کیفیتِ آنرا بحضورِ یکدیگر باز رانند تا شہامتِ شاہانہ ما اورا با ملاکِ اینجو و خالصاتِ اموال استرضا کند واز تقلّدِ قلادۂ این عہدہ کہ کارے خطیر پُرخطر است متابیٰ گردد مبادا بعد الیوم تیمور بسودآرِ طمعِ سلطنت شیطنت وشطط آغاز کند ولشکر از ربقۂ انقیاد و قُربتِ اعتضا و تفادے نمایند و درمیانہ امورِ دولت پریشاں ماند و تدارکِ حال برایشاں متعذر۔ تمامت شاہزادگان وامرار درموقفِ عبودیت متفق الکلمہ گفتند۔ تیمور مستعدِ اعتناقِ امرِ خانیت است و بعد از قاآن مالکِ رقاب و نائب مناب وبرصدقِ این نیت وَاقِفٌ مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ۔

بیت

تقریر این سخن کہ ہمی گوید این رہی
داند خدائے بل کہ شناسد خدائگاں

در مؤتنفاتِ این احوال ناگاہ اجل کمین بگشاد و تیرِ قدر از شستِ قضا بینداخت و در ہمہ لشکر سپرے کہ حاجزِ آں تیر شدی بر آنتی نیافتند مصراع

چوں تیرِ اجل رسد سپر ہا ہیچ ست

و در شہور سنہ ثلاث و تسعین و ستمایۂ قاآن عادل در گذشت و نام نکو افسانۂ اسعد الملوک من بقی بالعدل ذکرہ آیندگاں را دستور سیاق گذاشت شعر

بیا بگوئے کہ پرویز از زمانہ چہ خورد

برو بپرس کہ کسریٰ ز روزگار چہ برد
گر او نہاد خزانہ بدیگرے بگذاشت
ور این گرفت ممالک بدیگرے بسپرد
نہ ہر کہ مال نبودش بعافیت بنزیست
نہ ہر کہ مال جہاں داشت عاقبت بنمرد

ذکرِ جلوسِ تیمور قاآن

ہر چند ایرادِ ایں ذکر من حیث نسبت الحال و رتبۃ المجال در تاریخِ عہدِ بائدو خان ملائم می نمود۔ اما چوں اختتامِ ایامِ قوبلائے بافتتاحِ صباحِ دولت او متقارنتے داشت۔ خواست کہ علاقۂ ایں سخن انفکاک نپذیرد و سلکِ ایں عقد بے واسطۂ اجنبی قرار گیرد چہ اصل و فرع بایکدیگر مزدوج لایق تر وصلول جوہر در محلِ خود رایق تر۔ ع

کَوَاکِبُ فِی بُرُجٍ لآلیِ فِی دُرُجٍ

بعد ما کہ قاآن ندائے حق را اجابت کرد و از جمکین سہ پسر ماند کبلہ ترمہ تامور کبلہ کلکی بود یعنی الکن و ترمہ معلول شہزادگان آقا دانبی بر حسبِ التزامِ اوامرِ قاآنی تامور را بخانی برداشتند و در اواخر شہورِ سنہ اربع وتسعین وستمایہ مجمعِ اقتداحِ آرا ابکرِ عِ اقداحِ ارتیاح موصول گردانید بزمانے چوں روزِ جوانی فرح فزائے وہنگامی مانند شبِ وصلِ غم زدائے سریر

دولت را از طلعت متلالئ خود مثل حال آفتاب گردانید و محاط بارگاه محیط گردار مرکز وفود لہو ونشاط ساخت۔ شہزادگان علی التناوب زانوے خدمت بر زمین نہادند و آقایان وقامان بلغاتِ مختلف و دلہاء متفق دولتِ روز افزوں را دعا گفتند۔ چوں روزگار از تاثیر فصلِ بہار خرم وخوش بود وبادہ بروفقِ اندرون نہادو راز غش وزبان حال بیسر اینداین شعر دلکش

فالورد بین مضمخ و مضرج والزہر بین مکلل و متوج

ساغر چوں از انتظار آں بزم بہشت آئین خون در دل داشت صراحی استمالت را بطریق مسارات لب برلب او می نہاد و چوں نامی چشم در ایشاں کشادہ بود و بربطِ استراق سمع را گوش نہادہ معلوم حاضران می گشت کہ اسرار ایشاں ایں رباعی رائع بود۔ لمؤلفہ رباعی

از گل چو صبا حدیث با بلبل کرد بلبل ز طرب نعرہ زد و غلغل کرد
مطرب چو ترانہ زد صراحی حالی از بہر اعادتش ندا قلقل کرد

چوں رغبتِ لہو منتفی شد وگوشۂ رایتِ ہزل مختفی۔ تاموزفا آن روے بساختنِ مہماتِ مملکت آوردو بتجدیدِ رسوم قاآنِ عادل کہ سراسر معدلتِ تام ورفاہیت عام ومصالح بلاد ومناجح طریف وتلاد بود یرلیغ داد و پادشاہزادگان ونوئیناں وامرا را چنانکہ ہر یک بطرفی از ممالک ویورتی مقررہ موسوم بودند بر قاعدۂ معین ومقرر داشت وہر کس را علی حسب الرتبہ والمقدار یرلیغ وپائزہ وخلعت فرمود از مرکزِ اُردو کہ محیطِ معالی بود متوجہ مقام ومنازلِ خود گشتند اعیانِ امراء حضرۃ اوادلجائی جنگ سانگ ترخان جنگ

سانگ پایان بنجان علوی عبداللہ بنجان سمرقندی یاشمشی بنجان ایغور میر خواجہ سجین بودند وامروز کہ شہور سنہ ثمان وتسعین وستمایہ ست بقاعدۂ انتہاج بمناہج آباد ابتہاج باحیاء رسوم گزیدۂ اسلاف کہ طریقۂ مُثلیٰ وذریعۂ علیاء صاحب دولتان و اخلاف اقبال یار تو اند بود پیش گرفتہ وممالک را بعدل وانصاف معمور ورعایا و لشکر را ببذل ومراعات مطیع ومسرور داشتہ واین نصیحت حالت کتابت زبان حال املا کرد۔

لمؤلفہ رباعی

آبائے تو از ظلم ابا فرمودند | واجداد تو احداد جہاں فرسودند
امروز کہ جائے خویش دادند بتو | باید کہ چناں شوی کہ ایشاں بودند

ایراد حدوث واقعۂ عبرت انجام مدینۃ السلام۔ و زوال دولت خلفائے آل عباس از غلبہ وبطش

وسطوت لشکر قیامت اثر تاتار بہرام انتقام

بینندگان جرائد احوال روزگار ودانندگان مضامین صحائف اخبار کشایندگان چہرۂ ابکار احداث اعجاب ونمایندگان تصاریف شہور واحقاب تولاہم اللہ برحمتہ الواسعۃ چنیں تقریر کردہ اند کہ مدینۃ السلام در عہد دولت خلفاء بنی العباس دائم از بؤس وباس فلک در حریم امن وامان بودہ ومغبوط کافۂ سلاطین جہان ایادین وبیوتات آں بفلک اثیر ہمراز شدہ و اطراف واکناف آں باروضۂ رضوان در نزہت وطراوت انباز ودر

فضائے آں طایر امن و سلامت در پرواز و از الوان نعمت و راحات و
اصناف نعومت و تنعمات بے تعداد عقل بحیرت دمساز

بیت

کنارِ دجلہ زخوبانِ سیم تن خلخ
میان رحبہ زخوبانِ ماہ رخ کشمر

مدارس و بقاع بفحول علمائے خاص غاص و فتنہ دران ایام دست بستہ و پائے
شکستہ و لات حین مناص ارباب صناعات و حرف متفرق از غایت
چابکی شرار آتش را بر روئے آب سیال نقش می بستند و در غیرت
صورت آرائی خامۂ آزری را بر روئے کاغذ روئے خجلت می شکستند۔
بحقیقت آب فراتش دجلۂ خون در دل تاز معین زدہ و نیل مذلت
بر رخسارۂ چشمۂ حیوان کشیدہ ریاضش در فصل بہار از صنوف گل واز ہار
جنات عدنٍ تجری من تحتہا الانہار در بساتین تاک رزان عاشق دار
دست در گردن عروسان بلند بالائے نخیلات انداختہ بر غبغب ترنج زلف
مجعد انگور فرو گذاشتہ انار با نارنج بمغازلت ع
من جنی نار نہنا نار اجنی
اشتغال نمودہ و بادام بزبان نیشکر عاشقاں را از چشم و لب دلدار خبر دادہ
عرصۂ آں با عرصہ گاہ فردوس تواماں و حاصلات اموال اعمال در
یک سال زیادت از سہ ہزار تومان - در شہور سنۂ ست و تسعین و ستمایہ
کہ راوی ایں حکایت بداں خاک عنبر نکہت رسید کثرت عمارت و نوائی

اما کن و قصور و ترتیب و زینتِ شہر و اعمال در آنف ہر چند عشرِ معشار زمانِ سالف نبود اما بنسبت دیگر مشاہیر بلاد و اخایرِ ممالکِ خانی از خصب و راحت فردوسِ عدن می نمود و مجمع لذّات و اُنس بے غبن خلیفہ المستعصم باللہ ابو احمد عبداللہ بن المستنصر از زمرۂ خلفاءِ بنی عبّاس بمزیدِ خفضِ عیش و امدادِ تنعّم و ترفّہ و کثرتِ اموال و نفائسِ ذخائر و اعلاق جواہر ممتاز بود و شوکت و عظمت و خیلا و تکبّر مشہور و مذکور۔ شرفات و غرفات و ایاوینِ دار الخلافہ با کیوان تقابُل و با سماکین تناضُل می نمود و از غایتِ آراستگی ثیابِ مذہّب و مرصّعات سرُدٌم مّرفوعةٌ و نمارق مّصفوفةٌ خورنق و سدیر را عرصۂ تشویر می ساخت۔ ....

چہار صد خادم بخدمتِ درگاہ مشغول بودند با آنکہ محرِ ہیبتِ حریم حرم بامحرمتِ دار الخلافہ نداشتندے و ہیچ آفریدہ را از ملوکِ انام و صنادیدِ ایام و اشرافِ اطراف و اعیانِ زمان در حضرتِ امیر المؤمنین بار نبودے بلکے پیش قباب مجد معالی بر شاہراہ سنگی بمشابہتِ حجر الاسود انداختہ و طاقے اطلس سیاہ از مخرجہ بر صفتِ آستینی فرو گذاشتہ از سلاطین و ملوکِ اطراف کسے کہ بسُدّۂ سدرہ طاق و عتبۂ علیۂ خلافت تشرّف جستے آن آستین را چون دامنِ کسوت حرمِ معظّم زیارت کردے و آں حجر را مانند محاجر بتان بوسہ دادے و مراجعت نمودے۔

در عہدِ اتابک سعید مظفر الدین ابوبکر انار اللہ برہانہ مولانا قاضی القضاۃ المعظّم مجد الدین اسمٰعیل فالی را برسالت سوئے حضرت امامت فرستادند

چوں پیش قباب رفیع وجناب منیع رسید بر استلام حجر واستسلام الزام نمودند
از غایت تنسک وتقوی مستنکف بود پیش سنگی متخشع شدن وشرائط تلثیم
رعایت کردن مصحفی در دست داشت آنرا بر سر سنگ وبر آن بوسہ داد
معتاد چناں بود کہ در اعیاد خلیفہ عزم رکوب فرمودے بر اسپے براق
صورۃ برق رفتار گردن بطوق زر ودستارچہ مزین مطوق کردہ ودر ساخت
وستام مرصع ومستغرق ساختہ سوار شدے وطیلسانی مانند شب دیجور
در روز دولت فرو گذاشتے بافراد سادات وکبار مشایخ عہد وکوکبہ نجوم
سپہر خلافت کہ فلک بدیدۂ دوربین کواکب دران زینت وتجمل تامل می کرد
ورضوان برائے غلالۂ حور از غبار مواکبش غالیہ استقراض می نمود۔

بیت لمؤلفہ

قضا از ذرۂ خاک سم سمندش ساخت
فرو ردیدۂ خوباں خیل رضوانی

از معتبران روایت است کہ خواص وعوام مخرجات وپنجرہا وغرف
بیوتات کہ بر ممر مواکب بودے بنسبت دیگر موضع کرا گرفتندے برائے تفرج
ونظارہ ویک نوبت احتیاط کردند از وجوہ کرائے آنکراہ سہ ہزار دینار عوال در قلم آمد۔

بیت لمؤلفہ

چہ تفرج کنی اے کار توخود نظارہ ‏ ‏ ‏ درجہان ماہ ولا لائکن غرا سرہ

مع الحدیث احتشام وجلالت وکمال اقتدار ومہابت مستعصم زیادت
ازآں بود کہ ذیل موضع استیفاء شرح آں تواں کرد وعمر آں تاریخ شصت

ہزار سوار تا نپارہ ورسوم از دیوان عزیز موظّف ومرتّب داشتند وقائد لشکر و پہلوان صفدر سلیمانشاہ بود ممدوح اثیر الدّین اومانی ومدارِ دوائرِ امور جمہور بر دواتیان صغیر وکبیر وشرابی مقرّر داشتہ وزمامِ منصبِ وزارت بوزیر مؤیّد الدّین محمد بن عبد الملک العلقمی مفوّض واو فاضلے مبرّز بود ناظمِ حاشیتی المنظوم والمنثور وناصبِ رایتی المنقول والمعقول کرمِ جبلّی واریحیّتے غریزی داشت . . . .

. . . . مستعصم بدعت وراحت وتمتّع بملاہی وملاعب کہ عینِ بدعت و ضلالت باشد در مذہبِ ملوک فکیف خلیفہ بحق وامام بن الامام المفترض الطاعۃ علی کلّ الانام متعوّد بود وابن العلقمی در اخذ وردّ وصدر وورّدِ احوال مستبدّ ومتفرّد . . . .

. . . . بلے مقرّبانِ حضرت امامت وزیر را دقیقہ احترام رعایت نمی کردند وبرقانونِ ادب باوے سخن نمی راندند بدیں واسطہ سرزدہ وآزردہ می گشت عاقبۃ الامر عیارِ اعتقادِ او با خلیفہ وعہد متغیّر شد وسبب اقوی در تغییرِ نیّت وتکدیرِ موردِ اخلاص آں بودہ کہ پسرِ خلیفہ امیر ابو بکر بسببِ تعصّب وحمایتِ اہل سنت وجماعت کہ از مرتبۂ اعتدال گذرانیدہ بود لشکر فرستاد وکرخ را غارت فرمود وبعضے ساداتِ بنی ہاشم را اسیر گردانید وبنات وبنین در فضاحت خلاقت از خانہا بیرون کشیدند۔ وزیر در تشییعِ مذہب تشیّع مجدّ بود بدین حرکت متاثر ومتالم گشت۔ مکتوبے از سرِ اظہارِ خبایا پیش سیّد تاج الدّین محمد بن نصر الحسینی کہ از جملہ اکابرِ ساداتِ عصر بود فرستاد۔ بدیں صابئات

اَحداث کہ از قسیِ افلاک ہابط شد۔ و بدین وسائط کہ ذکر رفت وزیر
رِگز دِ فراز و نشیب و احتیال و فریب بر آمد تا چگونہ خلیفہ و اتباع را شربتِ
ہلاک تجریع کند و مملکتِ بغداد انتزاع کردہ ایشان را بتیغِ انتقام تقریع در
مدارجِ این حال پادشاہِ ممالک ستان ہولاکو خان در شہورِ سنہ اربع
وخمسین وستمایۃ از فتح بلادِ ملاحدہ لعنہم اللّٰہ علی حِدَہ فارغ شد و تخریبِ رباع
و قِلعِ قلاع ایشان لاسیما الموت وَالموتُ اَشرف عَلی اَشرُفَاتہا بمنجنیق
وَجعَلَہٗ دَکًّا میسر گشت و روزِ مملکت صد و ہفتاد سالہ صباحی بصباحی کہ لشکرِ
پادشاہ دشمن مال خورشید وار تیغ بر کشیدند بزوال رسید ایلچیان را
با یرلیغ مبشر بتشہیرِ این فتح نامدار باطرافِ مشارق و مغارب نزدیک
آقارب واجانب روان فرمود۔ و مَسامع کافۂ امم را بہ استماع آن بشارت
واستمتاع بدان اشارت مُشنّف و مُشنّف گردانید و باستیصالِ آن
قومِ مُضلّ ضالّ و طائفۂ ناپاک بے باک کہ با ائمۂ اسلام دمِ مباہات
می زدند۔ مِنّتے عظیم و موہبتے جسیم سُکّانِ رُبعِ مَسکون را ثابت فرمود
مُسلمانان کہ در رباع و اصقاع از ترس کار و زنان ایشان چون کار زنان
ایشان احتجاب پیشہ داشتند بدست رفاہیت بسترِ استنامت فرش
کردند و در متوسّد فراغ و رفاع پشتِ اقامت باز داد مولانا اعظم
شارحِ عُلومِ الاوّلین والآخرین نصیرُ المِلّۃ والدّین محمّد الطوسیؔ العارف باللّٰہ
العالم باللّٰہ الدّاعی الی اللّٰہ اَحلّ اللّٰہ رُوحہٗ عَلی مَحالّ الفِردوس وخصّہٗ باَتمّ بَہجۃٍ
من جلایا القدس فی مقامِ الاُنس کہ تنہا در خطۂ قہستان موقوف بود چنانکہ

در مفتتح دیباچۂ اخلاق خلوق نکہتِ ناصری بحقیقت نسخۂ اخلاقِ نصیری
است وترجمۂ کتاب الطہارۃ از تصانیف استادِ فاضل وحکیمِ کامل ابو
علی مسکویہ الخازن الرازی تغمدہ اللہ بغفرانہ بدان اشارہ کردہ وگفتہ اند
اختباس را سبب ہمیں بودہ کہ قصیدۂ از منشآتِ خود بحضرتِ مستعصم
فرستاد۔ ابن علقمی برظہر آن بمجلس ناصر الدین محتشم انہا کرد کہ مولانا نصیر الدین
مکاتبات ومنشآت با دیوانِ عزیز مجدہ اللہ آغاز کردہ از غوائل وتبعات
آں اندیشہ باید کرد ناصر الدین متغیر شد۔ وبعد ما کہ بنظر اجلال وتعظیم واکرام
وتفخیم جانب چناں علامۂ روزگار وحکیم بزرگوار را ملاحظہ کردے اورا باز داشت
فرمود۔ دریں حال کہ جہان دیگر شد واحدارِ دین مدمر خلاص یافت وبحضرت
ایلخان مظفر رسید بانواع عاطفت ورافت محظوظ گشت۔ وبصنوف
صلات وارفاد مخصوص وحکم یرلیغ شد تا ملازم اردو باشد ایلخان از ہرگونہ
درسوانحِ مصالحِ ملک وورود مہمات دولت سوالات میفرمود او جوابے
برقانونِ حکمت وقضیتِ مصلحت در لباس تمثیلے لائق وتفہیمے فایق بطریق
کَلِّمُوا النَّاسَ عَلیٰ قَدْرِ عُقُولِهِمْ ادا می کرد تا در بندگی حضرت وقعی تمام
ومحلے منیع یافت۔ ایلخان بفرمود تا از مقام قہستان خیام وشادروان برقصد
رحلت بیند اختند وبا عزم جزم وخرم دِل وشاد روان دربشاشت
وکشاد رواں شد اقبال خضرتِ علیش در حضرتِ او می یافت ونصرتِ
نضرت رخسار در سبزہ زار شمشیر او مشاہدہ می کرد کمال بطش ومہابت ونفاذ
امر وقدرت از یکی ہزار شد۔ وسلاطین وملوک عالم از رعب یا سایر

او بر شاخِ عُمر چوں برگ بید از تند باد خزاں لرزاں بودند۔

بیت

اگر قیصر روم اندر زخشمت بنگرد ہیبت
وگر خاقان بچین اندر زنامت بشنود آوا
یکے خشمِ تو برگیرد بجائے خنجر و نیزہ
یکے نامِ تو بگزیند بجائے خاتم و طُغرا

ابن العلقمی در پردۂ خفا از سرِ جفا ببارگاہِ فلک شکوہ رسول فرستاد وبعد از اظہار مطاوعت واخلاصِ عبودیت وتزیینِ مملکتِ بغداد در خاطرِ ایلخان وتقبیح صورۃ خلیفۂ زمان فرانمود کہ اگر پادشاہ بر صوبِ این دیارِ عنانِ عزیمت سبک گرداند بے آنکہ لشکر را بترتیبِ مواقف وتسویت صفوف احتیاج افتد تابتکلّف مطاعنہ ومضارب چہ رسد مملکتِ بغداد تسلیم کند وآں را بشواہد معقول مستحکم کرد۔ ہولاکو خان بر مُجرّدِ این پیغام زیادت اعتماد نفرمود ونیز حصانتِ بغداد وکثرتِ اجناد ووفورِ اسباب واسلحۂ آں در بسیط اقالیم سبع شہرتے تمام یافتہ بود ومصاقبت وملاصقتِ دور وسکک ومضایقِ دروب ومحلات از جوازِ لشکر نامعدود ایلخانی کہ فسحت عراص گیتی از وطأتِ خیول وخُوَل وازدحامِ زُحُوف وزحاف متضایق می نمود تمنّعے ظاہر داشت وپادشاہِ جہان حاتمِ آخر الزّمان اوکتای قاآن در مبادی جلوس دو نوبت جورماغون را بہ لشکر قتّاک بے باک مغول مانند شیاطین وغول در عہد خلیفہ

الناصر لدین اللہ فرستادہ بود و در آن تاریخ صد و بیست و چہار ہزار سوار
در شہر و اعمال معین و مرتب بودند۔ خلیفہ بمرافعت و مقاتلت پیش آمد
و جور ماغون را منہزم باز گردانید۔ ایں اخبار در مقعر اسماع جای گیر شدہ بود
و برالواح اذہان انتقاش یافتہ۔ پادشاہ رسول ابن العلقمی را بنواخت و
در استحکام مرائر اعتماد و توکید مبانی اعتضاد طلب و ثوقے کرد و علی التواتر
مصحوب ثقاۃ و رسل موجبات استظہار حضرت و اطمینان خاطر اشرف
می فرستاد و پیغام می داد کہ من انقطاع لشکریان چون حبال وفا و حسن
عہد خود منقطع خواہم کرد و با خلیفہ طوق مصانعت سپرد باید کہ بے تراخی
رایات ہمای پیکر نصرت اثر چون دل اعادی بر عزم آں جہت خفقان
یابد۔ ہولاکو خان در تصمیم ایں عزیمت و استضافت آں مملکت از رائے
مولانا نصیر الدین استکشافے کرد و از روئے احکام نجومی استشارتے
بعد از تسییر طالع و تقویم کواکب و تحقیق نظر و اتصالات سعود عرضہ داشت
کہ استخلاص آنجا بے تحمل مزید کلفتے بر دست مواکب منصور میسر خواہد شد
و مدت امامت و خلافت بسر۔ اگر صورت قضا و قدر موافق ایں احکام
باشد از اثر میامن دولت پادشاہ تواند بود۔ پاکا و منزہا دانا ئے یَعْلَمُ
خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ کہ در سراچہ ملک قدیمش اکثر علمائے
مستبصر اند باوجود مزیت خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ہنگام استفسار
و استفتا بر عارض صفحہ جواب غالیہ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ می کشند
و اگر اطبائے عیسی معجز اند کہ فرمان دہ مملکت ابدان و ارواح اند در عقب

مواصفات و اثنائ معالجات جُلاّب الشافی ہو جُلاّب نعمت صحت می دانند و اگر جہرۂ علوم نجوم اند۔ سیاحانِ عرصۂ افلاک و مہندسان اقطار کرۂ خاک میل تأمل بر تختہ ء احکام خود جز نقش وَالعِلمُ عِندَ اللہِ وَعِندَہٗ مَفَاتِحُ الغَیبِ لَا یَعلَمُہَا اِلّا ہُو در حساب نمی آورند ہولاکو خان بدلے ثابت و ضمیرے منفسح استعداد نہضت و حرکت لشکر را اشارت راند از ہمدان ایلچی فرستاد و استدعائ حضور یکے ازیں چہارگانہ کرد دُوَی دار کوچک یا شرابی یا وزیر یا سلیمان شاہ۔ ارکانِ سُدّۂ خلافت محی الدین ابن الجوزی را بفرستادند۔ ایلخان در غضب شد، سوغونجاق را از راہِ اربیل با لشکرے روان کرد کہ از دجلہ بگذرد و با تایجو ملحق شدہ از غربی بغداد قاصد شود و از عقب ایشاں رایتِ ہمایوں در حرکت آمد و از آن طرف ابن العلقمی چوں دانست کہ سہام مکیدت بغرض مقصود پیوست۔ شیطانِ تسویل و تضلیل را اشطان اغراد راز کرد و سر حقائب حقائد باز در خدمتِ خلافت عرضہ داشت کہ امروز بحمد اللہ و منہ الجم الغفیر سلاطین و ملوک اطراف داغِ اخلاص و مطاوعت امیر المومنین بر جبینِ صدق یقین مبین دارند و صیت نفاذ حکم و مقدرت و بسطتِ مال و کثرتِ جیش دیوان عزیز اعزہ اللہ از یمین و شمال بر برید شمال و صبا در صباح و مسا مسابقت گرفتہ چندیں مال ہر سال تعلّاتِ مواجبِ عساکر و اقطاع وجوہ رتوت اجناد صرف کردن از مقتضے رائ رزین و فکر دور بین دور می نماید اگر امیر المومنین رُخصت فرماید زعمائ لشکر را ہر یکے بطرفے نامزد کنند و بشغلے منسوب گردانند تا ایں اموال خزانہ را توفیر باشد خلیفہ مصلحتِ ایں شور کہ ہمہ

شور جہان وخلاف صواب بود برائے وزیر باتز ویر منوط گردانید مصراع

واے آں کش غم کند غم خوارگی

وخود باستماع الحانِ خوش واجتماع باجواری چوں دراری ومشاہدۂ غلمان حوراوش وتلذذ بانواعِ ملاہی اشتغال نمود از رشف ثغور بیض بضبط ثغور وبیض قواضب نپرداخت وبقبولِ قول راست از پردہ سازی مخالف معرض گشت، برکتِ رائے برکتِ عاقبت اندیشی از روزگار اوکرانہ کرد وذاک فرتوت ایں شعوذہ وتضریب درفرجامِ کار خود کرانکرد۔

بیت

عزیز مصر وجودے تو یوسفِ ہمت

نگاہ داریش از تہمتِ زلیخائے

ابن العلقمی در تفریقِ کلمہ وتشرید جمع امرا وتنفیر مجندہ بسعی پیوست باندک زمان اکثر لشکر وقواد وافراد را تفریقِ ایدی سبا حاصل شد ومعلوم باشد کہ نظمِ شوارد وضمّ اوابد عقدۂ صعوبت دارد فاما تبدیدِ منظومات وتفریقِ مجموعات را زیادت اجتہادے بکار در نمی آید مثل صیاد کہ بر راہ گذر صید بہ ہر حیلت کہ در جبلّت دارد دانہ می پاشد ودام می گستراند وخود بر مرصدِ کمین می نشیند تا مرغان در حوالی دام مجتمع وآرمیدہ گردند باز بمجرّد آنکہ کودکے دستے افشاند یا بے ہنگام آوازے دہد دفعۃً از دامگاہ رمیدہ شوند وسعیہا ضایع وندامت ذائع گردد ہلاکو خان بر میعاد مقرر وزمان منتظر بطالعِ مسعود ونویدِ اقبال موعود از ار دوئے خود در حرکت

آمد و لشکرے از اطراف ممالک در بندگی رکاب فلک سا چون دریاے
جوشان و پلنگ خروشان روان گشتند آوازۂ قصد لشکر ایلخانی کہ امارات
تنکیل و عذاب آسمانی بود ببغداد رسید مقرّبان جناب وارث خلافت
کہ غرسُ الید و ضیع[12] حارثِ رأفت بودند چون دواتی و شرابی حضرت
امامت را بدان غفلت و توانی و کسالت و بے حزمی ملامت کردند و
بمبالغت تقریر کہ در عالم قوّتِ غلبہ و بطش لشکرِ تتار منتشر و مستفیض است
و مجوّف اسماع شیخ و شاب از دبدبۂ جہانگیری ایشان باطنین، اینک
عزمِ استخلاص این دیار کردہ اند اگر این خبر بتحقیق پیوندد و گمان یقین
شود بے لشکرے موفور و استعدادے تمام مقاومت در حیزِ طاقت
نیاید و چون سیل از سر برگذشت در گرداب تحیّر دست و پای زدن
مفید سلامت نخواہد بود و مرغ زیرک کہ از فضاءِ ہوا در محبس قفس
افتاد چندانکہ در آرزوی فُرجۂ و فَرَجی سر بیشتر بر قفس مالد و در ہر نفس
نالد عناد ابتلا زیادت گردد، بمصلحتِ آن نزدیکتر کہ در رعایتِ جہات
اہمال روا داشتہ نیاید و اطراف کارِ خویش پیش از بودنی فراہم گرفتہ شود
کہ قوامِ مملکت و نظامِ دولت و شمول امن و طراوت حال و فراغت
رعیّت بے شمشیر تیز و اندیشۂ درست و رائے راست و احتیاطِ بلیغ
و کوششِ تمام ممکن نگردد و عاقل توفیق یار و ہوشمند زیرک ساری چون
اصطکاکِ قدّاحہ و متقادحہ و صماخ او جای گیر شد از تولید آتش بلند
اندیشہ کند و چون از دوری شبح سراب را مشاہدہ نمود و پہناوری دریاے

[12] ضیع: کشت

ژرف وصورت موجهار کوه آسا در پیش خیال آورد و نادان متغفل و صاحب بطالت متکاسل تا نهیب لهیب آتش بوی نرسد چاره خلاص نجوید تا در بحر عمیق چون بنات الماء غوطه نخورد آرزوئے معبر و ساحل بر خاطر نگذارند پیش از هجوم ایشان تهیهٔ اسباب دفع ولم شعث و استجماع عساکر از نواحی و اعمال شمال باید داد و پیش بر قول وزیر اعتماد نکرد و یقین دانست که مقصود او از تشتت شمل لاجمع الله شمله مواسعه بوده و اختلاف الآراء ینتج عدم النظام متمم پیش نهاد خود شمرده و ترصد این داهیهٔ دهیا و واقعهٔ دهما صرف الله الیه مکائد هما کرده چند ناصحان مشفق از سورت نائرهٔ اشفاق سورت این نصایح دیر یاز تر از درس آل عمران بر وے می خواندند و از آلت التباس ان البقر تشابه علینا می کرد و آیت ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة باز می راند، اما فاتحه بحکم الست بقوارع تقدیر پشت اندیشهٔ پست می شکست و دیدهٔ خلیفه را از تامل مضمون مذاکرهٔ احزاب خود متعاور می گردانید۔ خلیفه در رقدت غفلت و غرور پهلو بر بستر استرفاه و سرور انداخته و گوش را از استماع نصیحت کر ساخته با وزیر قرعهٔ استشارت گردانیدن گرفت و دم فریب غائله آثار او بجان خریدن مثل است که "خواب پاسبان بخت بیدار دزد باشد" خاصه چون نور ماهتاب یاوری کند و سهو و زلت طبیب مریض را مرضی ثانی شود نکیف در شب بحران هیهات چون از ورای پردهٔ تقدیر واردی بمظهر وجود خواهد پیوست موجبات آن لا محالة۔ مصراع

از چرخ ببارد از زمین بر روید

وحسن تدبیر وطول تفکر مردم دانا وکثرت اعوان وزور باز ولشکر توانانه
همانا هیچ تاثیر تواند کرد، ابن العلقمی این سخن را بے وقع ساخت و به انواع شعوذه
ایشانرا متغافل گردانید وگفت لشکر مغول را مقاومت با بغداد بچه وجه
میسر شود اگر عورات وصبیان نارسیده از بام خانها باخشتهای پخته
بمدافعت برخیزند همه را در مضائق وشوارع محلات تا خبر یابند ناچیز گردانند
بطر ونخوت وعجب وکبر بر مزاج مستعصم استیلا یافته بود ودست
حریف عقل ودرایت بر تافته بهر رقعه بر خلوت رخ در رخ ماه وشان کرد،
وزیر نیز براندن بیدق تزویر وتصنیف منصوبه احتیال مشغول گشت تا
چگونه فرزین بند حصن حصین ملک ودین بگشاید وچه وقت بفرس فراست
وفیل تسویل وراشه مات دهد پنهان اعلام استعلام احوال خلیفه وکیفیت
حرکت ومنازل پادشاه می کرد ناگاه خبر رسید که سوغونجاق وتایجو وطائفه
از لشکر ایلخانی پردلان از طرف غربی متوجه بغداد اند خلیفه فتح الدین
ابن الکرد مجاهد الدین آیبک المستنصری الدویدار الصغیر را باده هزار
سوار مدافعت ایشان روان گردانید وچون میان عسکرین کار از
مبدا مصادفت بحد مصادمت رسید مواجهه بمهاجمه ومقابله بمقاتله
بدل شد در اول وهلت لشکر مغول منهزم شدند وفتح الدین مردے جهاندیده
بود وغبار وقایع دهر بر سر او نشسته وروزگار روز کافور وشش و
شب عنبر گون عنبر موی اورا بشمامه کافور تجارب بدل ساخته گفت

هم دریں مقام ثباتِ قدم پایدار نمود و از عقب ایشان تعاقب نکرد و بإعلام حال بریدی بحضرتِ خلافت روان داشت۔ دواتی بطرجوانی باشطِ جنونی جمع داشت این رای بر نوعی از تعلّل حمل کرد و جواب داد که حقوق ایادی و اصطناع امیر المؤمنین را بدیں وجه مکافات میکنی که بیک روزه مدافعت با اعادی حضرت خلافت ملالت و کسالت ظاهر گردانیدے مصلحت آنست که علی الفور پیش از آنکه ایشان را مددے رسد متعاقب شویم و خاطر از اندیشۂ مرایشان فارغ گردانیم۔ فتح الدین از فیالت رائے و جہالت نفس و خود رائی و بادپیمائی دوائی در غضب شد لشکر را بر مساعتِ از عقب عقاب ناگهانی تحریص کرد در حوالی دجیل اتفاقِ ملاقات یکدیگر افتاد، حالی صف، مجارات را تسویه کردند۔ فتح الدین بر مرکبے سوار گشت و باقفال حدید قوایم آنرا مسوّر و مخلخل گردانید یعنی دغدغۂ فرار مزاحمتِ ضمیر ننماید و عنان کش خاطر نباید آں روز مطارده کردند و رقعۂ مبارات را بقایم برافشاندند و فریقین مقابل یکدیگر فرود آمدند لشکرِ مغول در شب آبِ دجله را بر مجنده بغداد کشادند۔ چوں آب کشانِ قدر از چاهِ ظلمانی شب بدلو زرین رسنِ آب تباشیر کشیدند و سبزه زار آسماں را سیراب گردانیدند لشکر بغداد چوں نرگس از خواب در آمدند خود را مانندِ نیلوفر غریق آب یافتند۔ از طرفی آبِ گرد انگیزِ وحشت خاک بر آتشِ دولت می زد و از دیگر سوی باد حملهٔ لشکر صرصر اثرِ آبِ روشن اقبال را تیره می گردانید تا اکثر آں لشکر چه در مخاض و غمرات آب و چه بزخمِ تیغ چوں آب

ہلاک شدند و آب باہمہ سنگ دلی افغان کنان بزبانی روان بر قامت و شمائلِ آن جوانان میخواند۔ مصراع

شمشاد و سمن را نہ چنیں آب دہند

فتح الدین در آن مقتل مقتول شد و اندک معدودے کہ از آن ورطہ ساحلِ امان یافتند از نہیب تیغِ خون آشام راہِ شام گرفتند عاقبت دواتی باسہ تن خلاص یافتہ مجہول وار ببغداد در آمد اعلامِ خدمتِ خلیفہ گردانید کہ از معرکہ بحرِ خطرہ بحر معرکہ اثر دواتی باسہ تن دیگر سلامت یافتہ اینک ببغداد در رسیدند۔

روایت کردہ اند کہ خلیفہ در مقام شکر سہ نوبت بزبان راند الحمد للہ علی سلامۃِ مجاہد الدین ہمچنیں از غفلت و غباوتِ او حکایت کردہ اند کہ چوں خبر رسید کہ قراولانِ لشکرِ ایلخانی نزدیک کوہِ حمرین رسیدہ اند جواب داد کہ از آنجا چگونہ توانند گذشت، عرضہ داشتند کہ لشکرے کہ متوجہِ ایں دیار اند بر روئے دریا چوں موج گذرند و بر قلال جبال عقاب آسا روند و سدِ سکندر را پردۂ عنکبوت خوانند و سلسلۂ حدید را خیط الشمس دانند پیشِ سنابکِ مراکبِ ایشان از حمرین چہ خیزد مگر غبارے و از صدمت بادپایان آں لشکر کہ بیرون جہد الاشرارے۔

بیت

کسے بگردنِ مقصود دست حلقہ کند
کہ پیش تیرِ بلاہا سپر تواند بود

در ماهِ ذی الحجّہ حجۂ اربع وخمسین وستمایہ کہ چون عاشور روزِ مقتل بود وعرصات بغداد مانندِ کربلا محلِ کرب وبلا وزبان حال گویان ویلا ویلا چون نورِ جہان افروز صباح در خشاشۂ افق شرق پدید آمد واثرِ حیات وقوّتِ حسّاسہ در ابدانِ حیوانات ساری وظاہر گشت لشکر عفاریت آثار ملایک دیدار مغافصۃً از راہِ یعقوبہ بعقوبت ونکال وفی المثل کما تکمیل تکال واتکال بہادئی دولت واقبال برسیدند واز جانب صبوی شط نزول کردو در حال وزمان سکون وقرار سکّان وامن وامان رحلت نمود، مادّۂ اصطبار واستقامت از حوالی دل ودیدۂ خلیفہ واہالی دور شد وروئے خواب ورائے صواب در حجاب استحالت مستور، از روی اضطرار بفرمود کہ در وب را استوار کردند وبربار ومتجنّدۂ حاضر مستعدّ وتشمّر بداشت ودواتیان وشرابی وسلیمان شاہ ودیگر وجوہ لشکر ومالیک خاصّہ تکثیر سواد را از عامّۂ بغداد گروہے انبوہ بانواع اسلحہ مدد فرستادند۔

روزِ دیگر کہ عنقاء زرّین بال ازین سبز آشیان مدوّر پر برزد وروئے زمین بعد ما کہ چون آستان مسکین مظلم بود مانندِ دلِ کامگارانِ روشنائی گرفت رایتِ عقاب پیکر ایلخان میمون طائر از سرِ قہر چون گردن مباہات برافراخت ونائرۂ محاربت کہ ضرام آں حطبِ عطبِ بغداد بود برافروخت از اندرون شہر نیز چنانکہ دریا را بانباشتن تخویف دہند یا بنفوت بازو دست در کمرگاہِ کوہ ثہلان زنند یا آفتاب را بگل اندایند وزلزلہ را

بافشردن قدم ساکن گردانند و شعلۂ برق رابسر آستین اطفا کنند و انگیزدۂ کارحرب و مستعدّ آلات رمی و رشق و ضرب گشتند طائر نبال از برج معوّج الطلوع طیران آغاز کرد و عقاب عِقاب چنگل قہر باز از رفع جرّ محاصرہ علی الابتدا مجانیق و عرّادات بفعل ظاہر حرکت نصب یافت

وچوں اعراب تقدیری در حالت نصب تابع جرّ گشت وجواب دخل مقدّر را نکتہاءِ سر تیز تیر در مبحث جدال انداختند آن روز تا زردۂ زرّین ستام خورشید در زیر ران رائض تقدیر بر سطح میدان مینائی جولان می نمود محاربت قائم و مکاوحت دائم بود و تیرِ چرخ و ناوک و زوبین و سنگ منجنیق و فلاخن از طرفین چوں برید دعاءِ ابرار در انصعاد و مانندِ نوازل قضا در انحدار خلقے تمام از اندرون و بیرون مقتول و مجروح شدند چون مشّاطۂ گردوں مِصراع

بزلفِ شام زظلمت خضاب باز آورد

ایلخان فرمود تا از محاربت دست کشیدہ داشتند پنجاہ روز بدین منوال بغداد محصور و امدادِ تنکیل و تعذیب نا محصور بود چون ہنوز راہِ تجلّدی پیمودند حکم رفت تا از خشتہائے پختہ کہ بیرون شہر بود پشتہاءِ بلند و قصور مرتفع بساختند چنانکہ بر دروب و حومۂ بغداد مشرف بود مجانیق بر افراشتند و از صدمات احجار و التہاب قواریر نفط شہر یہ نالۂ رعد و درخشیدن برق گشت و ژالۂ پیکان از سحاب کمان باریدن گرفت اہالی پائمال عجز و اذلال شدند چہ شطّ کہ در میان بغداد چوں جوئے مجرّہ بر وسطِ السّماءِ

جاری است از طرفی احاطت یافته بود و مجالِ فرار مسدود گردانیده و
از طرف دیگر لشکر آتش حملۂ پادشاہ کہ بحر خصم عنا بود در مقامِ انتقام
ایستادہ، درین مساق مجد الدین محمد بن الحسن بن طاؤس الحلی و سدید الدین
یوسف ابن المطہر و شمس الدین محمد بن العز در صحبت رسولی مکتوبے
بحضرت ہلاکو خان فرستادند منبی از آنکہ ما منقاد و ایلیم ....
..... چہ از اخبار اجداد خویش ائمۂ اثنی عشر سیّما امیر المومنین النجد
القمقام الباسلِ المقدام المخصوص بدعاءِ والِ من والاہ وعادِ من عاداہ
البطینُ الانزعُ الفصیح المصقع ساحب ذیلِ الفخار صاحب ذی الفقار
المتصدی لبثِ المکارم والصلات المتصدق بخاتمہ فی الصلوٰۃ قطب
مدار الشجاعۃِ والحلم باب مدینۃِ العلم الواسع العطا الشاسع الخطا اصدق
من القطا القائل لو کشف الغطاء اسد اللہِ الغالب علی ابن ابی طالب
چنین یافتہ ایم کہ شما مالکِ این بلاد شوید و الی آن مقبوض قبضۂ اقتدار و
مغلوب حکمۂ استکبار گردد، ہولاکو خان بلتیج و ابتشاش میگردد و بسیور غامیشی
و احضار ایشان یرلیغ می دہد و تکلہ و علاء الدین العجمی را براہ شحنگی
آنجا می فرستد و بدین واسطہ اہلِ حلہ حلۂ سلامت پوشیدند و جامِ حلاوۃ
طاوسی نوشیدند خلیفہ برقرار از خصم درون خانہ و آشنا دور تر از بیگانہ
دشمن نہان و دوست آشکار و واقف بر سود و زیان کار در بابِ گرہ
کشائی این واقعۂ مشکل و تدارک این نازلۂ ہائل استصواب می کرد
کہ درمانِ این درد چیست و در زمانِ این مصیبت کہ عمت و ما طابت

صفت دارو دست گیر و پای مرد کیست این میگفت و می گریست

شعر

آہم کہ ہر سحر زند آتش بسقفِ چرخ
آفاق رازِ دُودِ دل اعلام می دہد
اشکم کہ ہر نفس چکد از دیدہ در کنار
مَدِ فرات را مددے وام میدہد

وزیر تقریر کرد کہ لشکرِ مغول نہایت ندارد و در شہر لشکرے کہ بدان کعبتین خصم باز توان مالید نہ ممالیک و این قدر حشر تا غایت کوششے عاجز آنہ کرکتہ المذبوح نمودند بعد الیوم مدافعت ممکن نخواہد بود و استیلاءِ ایشان ہر روز زیادت می شود و امداد و اسباب بشیتر تیسّر می یابد و اہالی را استمساک بذیل تثبّت ہر دم کمتر صلاح جوانب و سلامت عواقب را تدبیر آنست کہ امیر المؤمنین بر مقتضاءِ اترکوا الترک ترک مناجزتِ تُرک اختیار کند و برگ موافقت و مصالحت ساز دہد اگرچہ طریقۂ ماترکوکم نمی سپرند فانّھم اَصحابُ باْسٍ شدید با دشمن غالب تواضع و تخضّع کارِ خردمند انست و حسن مدارات و لطف دہادنت برائے نام و ناموسِ ملک و آب رویِ دولت پیشۂ ہوشمندان

بیت

گفتم ہمہ نام و ننگ شد در سرِ تو
گفت این ہمہ نام و ننگ کَے بود تُرا

چناں صواب باشد کہ بطوع و رغبت بے تردد تیلد امیر المومنین زود تر بخدمتِ ہولاکو خان رود کہ باعث بر حرکت ایلخانی طمع در مال و تحصیل رغائب تواند بود چون خلیفہ مبذول دارد بعد از تاکدِ قواعد استیناس بحسن تدبیر بنارِ مظاہرت بمصاہرت مستحکم گردانیم و در تمہیدِ اسباب تناصر و تظافر توفر نمائیم تا دختری از ذوِاج خانیت جہت خلف صدق امیر المومنین در ربقۂ اِزدِواج آید و دُرّۂ از صدف بحر امامت در تقصارِ زوجیت پسرِ او بے تقصیر منسلک شود و بدین مقدمات عرصۂ دین و ملک سمت مشارکت گیرد و دولت سلطنت و حشمتِ خلافت متحد گردد و درمیانہ اموال و دمارِ چندین ہزار مسلمان محصون و محقون ماند و جاہ و عظمتِ خلافت باستظہار پادشاہ کامگار روز افزون۔ سیلابِ خوف و فزع در اندرون خلیفہ چنان جاری بود کہ تمییزِ حق از باطل و فرق میان صدق و کذب بروے مبہم گشت چوں ظاہرِ ایں کلمات بر تقدیرِ توافقِ اسباب و حصولِ وسائل موافق مصلحت نمود درین قضیہ بے تصور نقیض مقدم در صحتِ تالی حکم کرد و اندیشہ خصم را تصدیق لاجرم ہر سخیف عقل کہ بلابہ دشمن فریفتہ شود بلا بدو سزاوار ست و ہر کہ جانبِ حزم و تحرز مہمل گذارد بنا کام فرجام کار از کردہ خود اندوہ زدہ و سوگوار و خستہ خاطر و دلفگار گردد۔ حاصل حال چون روز دولتِ مستعصم شارِ عباسیان داشت و رائے او ظاہراً قائد محن را طالع و مقتضی بود و از روزگار پیچاپیچ مستنجد و مستکفی متوکل بر اسباب و نتائج ناموجود و مستنصر بذرائع

غیر رائع و راضی از خلافت بلین مضاجع و معتمد و مستظهر که به مجرّدِ موادّ مالی
علی الدّوام منصور و بر مراد قادر خواهد بود و واثق که بارشادِ ابن العلقمی مهتدی
و رشید گردد و از غائلهٔ سطوات ایلخان چون هرون بتبعیت موسی مامون،
روز یکشنبه چهار ماه صفر سنه خمس و خمسین و ستمایه یوماً عبوساً قمطریراً
و شرّ معاطبِ خاص عام یوماً کان شرّه مستطیراً با هر دو پسران ابوبکر
و عبدالرحمن و کوکبهٔ عظیم از علویان و دانشمندان و اولیاءِ دولت و مقرّبانِ
حضرت و وجوهِ لشکر و خواصِ غلمان و خادمان عزم استرکاب و توجّه بجنابِ
ایلخانی کرد و طرّاقوا کویان از شاه راه شهرستان عدم یعنی دربِ بغداد
بیرون شد۔ چون نزدیک ربض که عبارت از آن بلغت ایشان کریاس است
رسیدند غلبهٔ جموع را از دخول مانع شدند خلیفه و پسرانرا با دو سه خادم بار
دادند و در خیمهٔ چون ظرف زبان موقوف کرد سلیمان شاه و دواتی و شرابی
با چند خوّاص بیاسارِ پادشاه اختصاص یافتند صباحی که ترنج زلیخائی را بر
کنارِ طبقِ افق نهادند و دستِ مشعبدِ لمعان نور مُهرهای کواکب از روی نطع
سیمابی برچید ایلخان لشکر را فرمود تا آتش نهب و تاراج در بغداد و ما فیها زنند،
باوّل بار که از احکامِ اجعل بینکم و بینهم ردماً حکایت می کرد و
خندقی که چون غور فکر عقلا عمیق بود با خاک شارع موازی ساختند
بعد از آن مانند شاهین جائع که در گلهٔ کبوتران افتد یا گرگ غشوم که در ربیهٔ
اغنام را غایت اغتنام شمرد مطلق العنان و خلیع العذار در شهر آغالیدند بامدادِ
قتل و بیم افراط در قتل بغایتی انجامید که از خونِ کشتگان نهرے بر صفتِ نیل

از آب بقم روان گشت ویُهلِکَ الحرث والنسل براموال ومقتنیاتِ بغداد خوانده شد۔ خزائن خاص وحرم محترم دار الخلافه را بمکنسهٔ غارت کنس کردند وبمدقّهٔ قہر شرفات آنرا چون سرِ خجلت زدگان در پیش انداختند دور وقصور که ارائک وغرفِ جنان از شرمِ ایاوین آن بقصور مقصور بود واز حلیت نزاہت دور۔ وباخاک کوی برابر شد وبزبانِ حال گویی آیتِ کم ترکوا من جناتٍ وزروعٍ ومقامٍ کریمٍ برخواند

بیت

پرویز که او بر خوان زرّین تره بنهادی
زرّین تره کو بر خوان روکم ترکوا بر خوان

قلم جریان حوادث بر صفحاتِ سطوح جدران وسقوف آسمان نمای هٰذی منازل قومٍ تشهد لهم بالشرف والسودد رقم می زد۔ فرشها وخدور مذهّب ومرصّع بکارد پاره می کردند ومی بردند۔ پرده نشینان حرم بزرگ که

قطعه

سر فراگوش کنیزانش نیارست آورید
لولوءِ کافوروش تا نامِ خود لالا نکرد
در حریمِ حرمتش الّا که در پوشیدگی
دست مه گلغونه بر روئے گلِ رعنا نکرد
آفتاب اندر سرایش روی آمد شد نداشت
تا بتانیثش مسمّیٰ واضع الاسما نکرد

چون زلف بتان موی کشان در برزن واسواق برآوردند وہر یک دست خویش عفریتے از لشکر تاتار شد و روز روشن پیش آن امہات مکارم و محصنات تار، در یک ساعت زلزلۂ یوم القیٰمۃ در مدینۃ السلم ظاہر شد ملکے چنانکہ شعر خاقانی شروانی

ذات العماد خرم خیر البلاد عالم
بیت الحرام ثانی دار السلام اصغر

اوصافِ آنرا لایق می آمد۔ بواسطۂ آن لشکر آتشِ قہر صاعقہ آثار صرصر نہیب صفتِ وَکَمْ مِنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا فَجَآءَ ھَا بَاْسُنَا بَیَاتًا یادت۔ محالِّ سرور ومکامن سریر خرابًا یبابًا گذاشتند، غراب البین وحشت بر سرِ ہر کاخی فریاد در گرفت واز آن ہمہ نعمت واسباب واصحاب واتراب جز مثلِ وَمَا بالدار دُعُوِیٌّ وَمَا بِھَا دَوِیٌّ نموداری نماند چنانکہ میر معزّی گفت

بیت

از روی یارِ خرگہی ایوان ہمے بینم تہی	وز قدِ آن سروِ سہی خالی ہمے بینم چمن
بر جاے رطل و جام مے گوران نہادستند پے	بر جاے چنگ و نای و نے آوای زاغست و زغن

القصہ اطناب چیست بغداد خراب وممالکِ عالم بذخائر ونفائسِ آں معمور شد۔ مغولانِ اثاث واوانیٔ زرّین وسیمین کہ از مطبخ وبیت الشراب خلیفہ یافتہ بودند در اطراف بقیمت شبہ ورصاص بفروختند وازاین جنس در شیراز بسیار اتفاق افتاد وچند کس بدان واسطہ از حضیضِ فقر وفاقت باوجِ ثروت ونعمت رسیدند

لشکر راچندان نقود و اجناس از اطلس واکسون و معلّق و دیابیج و مجلوبات روم و مصر و چین وخیولِ عربی وبغال نامی وغلمان رومی والانی وقبچاقی وسراری ترک وخطائی وبربری حاصل شد که فذلک آن در عقدِ محاسب و وہم نگنجد واز بسیاری زر وجواہر ثمین ونفائسِ امتعه وقماش وفراش که از خزانهٔ خلیفه وخانهٔ نوّاب وارکان حضرت واغنیا ومتموّلانِ بغداد بیرون آوردند زمین صورةِ اخرجت الارض اثقالها گرفت واز تعجب چندان مالها۔ قال الانسان مالها وخلیفه مصنعی جهت آب قراح استنباط کرده بود وآنرا از زر ناب آتش رنگ مضروب مستنصر و ناصر ملآن ساخته آنرا نیز بر داشتند واین قضیّه مشهور باشد که چون خلیفه الناصرلدین الله دعوت ارجعی را اجابت کرد از وی دو مصنع زر ماند۔ نبیره اش مستنصر روزے باخادمے که محرمِ آن راز بود بر سرِ آن رفت وگفت در اجل همین قدر مهلت میخواهم که این زرها را بدستِ قلّتِ التفات انفاق کنم۔ خادم خنده زد مستنصر بر آن ترکِ ادب خشم آورد واز موجبِ خنده سوال کرد گفت روزے در خدمتِ جدت اینجا آمدم ازین دو مصنع یکے هنوز پُر نشده بود گفت مدتِ زندگانی من چندان می باید که این را تمام مالامال گردانم۔ از اختلاف این دو آرزو تعجب نمودم بارے مستنصر آن زرها را در مصارفِ خیر صرف کرد وجز نام نیک هیچ از آن باقی نگذشت واز آیاتِ خیر اویکے مدرسهٔ مستنصریه است که امروز باتفاق امّ المدارسِ آفاق است مقصود ازاین حکایت آنکه چون نوبت بمستعصم رسید بامساک وتدنُّق آن مصنع را باز مالامال ساخته بود لاجرم عاقبت چون تصحیف آن

مضیع شد واز معتبران روایت است کہ چہار ہزار چہار پای از اثقالِ نعنائم
وانفال بمخیم راندند ۔ کجا رفت آن ملابس وشیئ کہ گرد کردہ بود مفرشے ۔
کاملان دانند کہ در دنیا نایافت از غمِ نایافت بہتر واندوہ نیستی از پئے
ہستی مولمِ غور جور روزگار ناپیدا است و بازیچہائے حمل وثور دور واروں
فلک بے منتہا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم بعد از دو سہ روز
خلیفہ بعہد وقت ادائے مکتوبہ بہ صبح تحریم نماز بست و بدایت از آیت
قل اللھم مالك الملك توتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من
تشاء وتذل من تشاء کرد وچون از نماز فارغ شد در دعا تضرع وزاری نمود
مشاہدانِ این حال ومستمعان این مقال صورۃ نماز کہ بندگی معبود یکتا است
ومعنیٔ آیت کہ در حقِ ایلخان وخلیفہ برہان یافتہ بود عرضہ داشتند
ہر چند درین موضع روایات مختلف است چہ گفتہ اند حکم یرلیغ شدہ بود کہ او
را از طعام ممنوع دارند چون بطاقت رسید از موکلان طلبِ غذا کرد این
معنی سمع اشرفِ ایلخان رسانیدند ۔ ایشانرا فرمود تا از آن عاشق رنگ
معشوق شیمت محبوب چہرہ مبغوض سیرت مایۂ حسد ومعادات ومادۂ بغضا
ومنادات طبقے مالامال پیش خلیفہ نہادند پس اورا گفتند
اشارۃ پادشاہ روی زمین بر آن جملت است کہ ازین طبق تناول کنی ۔ گفت زر را
چگونہ توان خوردن ۔ ایلخان کشورکشای ممالک فرسای بوساطت ترجمان فرمود
چون معلوم است کہ زر را نمی توان خوردن چرا بر لشکر واعوان تفرقہ نکردی
تا بفدیۂ جانِ خود وچندین خلایق مادادر آن مشارکت ندادی تا ملک

موروث از تعرّض چنین لشکرے جان ستان خانہ بر انداز کہ صورتِ عذاب آسمانی اند مصون ماندی در این سخن کہ چاشنیٔ حکمت داشت خلیفہ مکنتِ جواب نداشت بادلے چون کورۂ زرگران دم در کشید و از چاہ دیدۂ ستم دیدہ ریاض ذبول یافتہ رخسار را آب دادیعنی

بیت

از گریہ اگر کار بسا ماں نشود

آخر کم از آن کہ آب روئی شودم

ایلخان در نفی و ابقاءِ او با ملازمان مفاوضت پیوست گفتند اہل اسلام او را خلیفۂ رسول و امام بحق و حاکم بر دما و فروج خود می دانند اگر از ین ورطہ خلاص یابد در حساب باشد کہ از اطراف لشکر ہا بروی جمع شود و استیناف احتشاد و استعداد کند و باز تدارکِ آن مہم را تجشم رکاب گردون سای و تحمّلِ کلفت صد ہزار عنا احتیاج افتد مرد عاقل باختیار فرصت فائت نگرداند و مکنت امکان بخیال معاودت از دست ندہد در زمینے کہ خار و خسک پاشید باشد توقع نیشکر ندارد و سینۂ را کہ بآزار خلیدہ بود از آن بوئے وفا طمع نکند تعذیبِ دشمن را محلیسے بہتر از مطمورۂ عدم کجا باشد و تادیبِ او را تازیانۂ لائق تر از شیبِ مقرعۂ فنا صورۃ چگونہ بندد پادشاہ بقتل او یرلیغ داد عرضہ داشتند کہ تیغ سفّاح را بخون مستعصم رنگین نتوان کرد پس او را در نمد پیچیدند و بر عادت آنکہ نمد مالند اعضا و ابعاض متلاشی گردانیدند و رونق امامت بداں صدمت لاشیٔ روح

وجسدِ او بمصعد و مہبط آسمان و زمین فرستادند و مدّت تمکّن او ہفدہ سال بود عاقبت اساس خلافت بنی عبّاس منہدم شد ولباس امامت خلاقت یافت

بیت

ستم تنہا نہ بر چون او کسے رفت
درین پردہ از این بازی بسے رفت

واین رباعی فارسی ہم درین معنی وقتی برحسب حالے اِنتظام یافتہ بود و چون وجہ تناسب مقرّر بود محرّر شد

لمؤلفہ

بر نطع فلک چو نرد غم باختنیست
وین مرکب روح از جہان تاختنیست
بشتاب در امضاءِ عزائم زیراک
بدعہدی روزگار شناختنیست

چون شمع دولتِ عباسیان بسرِ آستین قہر کشتہ شد و روز بخت برگشتہ ابن العلقمی توقّع داشت کہ در معرضِ مساعیِ جمیل وکدِّ جزیل امداد نواخت در حق او از حضرت فائض گردد و مصالح حکومت بغداد چون ہر آینہ از نائبے ناگزیر خواہد بود و او بکثرت وقوف وبصیرت تمام در کیفیتِ صروف وضربِ طواری مناہج وصنوف مجاری سوانح مخصوص است بوے مفوّض شود ہمّت ایلخانی اورا التفات نفرمود و گفت مطمعِ صلاح و

مطمح اخلاص از وی برخاست چون ولی نعمت خود را بد اندیشید و اضاعتِ حقوق و اخفار عهد در مقابلۂ اصطناع و تربیت او روا داشته آمد کوچ دادن مارا نشاید و چون اوّل کسے از لشکرِ ایلخانی ببغداد درآمد علی بهادر بود که دروازۂ حلب (یا حلّه) را مسخّر گردانید و اسیور غامیشی فرمودہ بلمقاتی بغداد داد و ابن عمران را که در مدّتِ عمر آن آرزو در خاطر نگذرانیده بود راہِ حکومت ارزانی داشت چه در مدّتِ محاصرہ و اقامتِ ایلخان بخدماتِ پسندیدہ قیام نمودہ و لشکر را بتغار از بعقوبہ مدد کردہ بود و صورۃِ حالِ او بوقتِ مقامِ بغداد از طائفہ ثقات سال خوردہ تفحص رفت۔ غرابتِ حکایتِ او را که از غرائبِ ایام است چنین روایت کردہ اند والعُہدۃ علی الرّاوی که او از رعاع النّاس بود دورازامل و یاس و فارغ از رفع و جرّ کیس و کاس خدمت عامل بعقوبہ کردی و در نوع کتابت سیہ سفیدی چندانکہ اسم سیاہ کاری و سفید دستی بروے اطلاق توانستی کردن می دانست پیش از یک سال که چترِ آفتاب گردشِ ایلخانی بر سوادِ دیارِ عراق سایہ انداختے روزے منوب او در وقتِ ہواجر و شدّۃِ ظہائر که از حرارتِ لہیبِ خورشید حربا ر آتش پرست و آحزنا گفتے و از سورتِ حریق رحیقِ سلسال در حلقِ صراحی و دہن ساغر مزاج مُہل و غسلین گرفتے و بتاثیر ہوائے گرم مصراع

پشیزہ نرم شدی بر مسام ماہی دال

بر سرِ تختی قیلولہ را فرشِ استرداح و استنامت گستردہ بود و پای در کنارِ ابن عمران نہادہ شرطِ دلک و تغمیزی بجائے می آورد ناگاہ یزکِ لشکرِ

خواب دو اسپہ بر سر شہرستان دماغ ابن عمران تاختن آورد و حوائج
ظاہر او را بسر پنجۂ تعطیل بازو برتافت حاکم پرسید کہ موجب دست
کشیدن چیست در جواب گفت غلبۂ خواب۔ بر مقتضیٰ عادت اعادۂ سوال
کرد کہ در خواب چہ دیدی۔ گفت "بحاسۂ خیال چنان مشاہدہ رفت کہ بساطِ
خلافت طیّ شدہ بودے و رشد دولت مستعصم غیّ۔ و مقالیدِ حکومت بغداد
در قبضۂ ارادت من آمدہ" چنانکہ از تصوّر بے استعدادی استبعاد
کنند و قضیّۂ استہزا در چنین حالتے بر طباع بیشتر مردم غالب باشد
پای بر سینۂ ابن عمران زد و او را از تخت نگونسار در انداخت، از گردشِ
چرخ شریف انداز سفلہ نواز و روزگار ہنر دشمن جاہل پرور اگر پای مالی
سرافراز و گردن کش شود و بمساعدتِ ساعدِ دولت مملکتی او را دست خوش
آید حریف خرد داند کہ قطعًا انگشت اعتراض بر حرفِ او در از نتوان کرد
چہ این شیوہ از وے مستغرب و مستبدع نیست۔ باری ہر دو آن
آن قضیّہ را اضغاثِ احلام بل مستحقّ اضعاف ملام شمردند و
آن حکایت ہر طاقچۂ نسیان انداختند۔ درین حالت کہ ایلخان عالم
محاصرۂ بغداد فرمود ابن عمران نامِ خود بر تیرے نوشت کہ اگر پادشاہ
بندہ را از خلیفہ استدعا فرماید باشد کہ لشکرِ پادشاہ را بکار آیم آن
تیر را بدست خبثِ اعراق در کمان اغراق کرد از سر بارو بطرفِ
لشکرگاہ انداخت۔ بعضے قراولان برگرفتند و قصہ عرضہ داشتند
تیر تدبیر بر ہدف مقصود آمد و این سخن در دل ایلخان کشورستان وقعے یافت

ایلچی فرستاد و ابن عمران را طلب فرمود چون ہیچ حال وجود چنوئی محلّ مضایقت ومناقشت نبود باتّفاق گفتند مِصراع

کہن زنبیلے از بغداد کم گیر

اورا بیرون فرستادند در بندگی حضرت عرضہ داشت کہ اگر حکمِ یرلیغ شود من بندہ چریکِ پادشاہ را بتغار چندانکہ باید مدد دہم ہر چند این سخن دور از تصدیق بود و از قبیل محال می نمود اورا شحنۂ دادند برانابیروزیر زینہا کہ محلِ توریۂ غلات بود در نفس بعقوبہ وحوالی وقوف داشت نمودند کہ پانجدہ روز برحسبِ تعیین یاسا وحوالت بقلمِ خود لشکر را تغار داد واگر بدیدۂ اعتبار نگرند بی خلاف این صورۃ تتمّۂ اقبالِ ایلخان وخاتمۂ خذلان خلیفہ بود۔ چوں بغداد مستخلص شد قضارِ حق این خدمت را ابن عمران بسیور غامیشی وحکومت مخصوص فرمود۔ وحکم شد کہ ابن العلقمی با او نوکر باش۔ از کردۂ خود عظیم نادم شد و حریف یأس وخجلت را منادم مع ہذا مغولان در اہانت واذلالِ ابن العلقمی مبالغت نمودند چندروزے در ناکامی بہر سوئی تگ وپوئی میکرد وتجلدی می نمود وبآداب توسّل اطراف تعلقے می ساخت۔ نہالِ بیکیدت ازین جنس ثمر دہد وبنیادِ شرّ وفساد برین وجہ میانِ ابنآءِ زمان سمر گردد۔ وراست گفتہ اند ہیچ طائفہ را اعتماد نشاید ودی زنہم یافتہ وپادشاہے ستمکار ودشمنے کہ فروتنی شعار دارد وزنے کہ اظہارِ وفاداری وثبات کند وغمازے کہ بمعایبِ دیگران برائے مصلحتِ خود زبان کشایدہ

بعد از آن سالہا بر سطوحِ حیطان وصحائفِ ابوابِ بیوتات ومدارس واربطہ باقلامِ مختلفہ وعقایدِ متفقہ می نوشتند لعن اللہ من لا یلعن ابن العلقمی۔ نمودند کہ یکے از ارباب موالات آن متشیع لفظِ "لا" را ازین کلمات کشط کرد ہفتاد چوب مجازات را بزدند۔ میانِ مغول طریقے محمود وعادتے مستحسن است کہ ہرگز ایقاق وسخن چین را اعتبار نکنند وبنظرِ اعتماد برایشان ننگرند۔ واگر احیاناً سبب جرِ منفعتے یا گوشمالِ معاندے ایقاقی را تربیت وتقویت کنند وسخن وے در گوش گیرند چون آن مصلحت کفایت شود وآن مقصود درضمنِ سعایت او بحصول پیوند او را مانند کلوخِ استنجا بعد از استعمال خبثی مستقذر دانند وسخنِ او بعلتے مستهذر۔ کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٔ منک وپیش قول وقلم او را اگرچہ بصدق اقتران یابد مقدارے نماند فکیف کہ انواعِ اغراض فاسدہ وفنونِ ترہات واکاذیب فقدِ احتمل بھتاناً واثماً مبیناً متبین گردد واین قضیہ بشریعت نزدیک است از آن روی کہ چون کسے مقدوح ومجروح شد شہادتِ او شرعاً مسموع نباشد۔ مدتِ چہل روز لشکرِ ایلخان بقتل وغارت وتشدید وتعنیف وتخریبِ دور ودروب واستخراج اموال مشغول بودند پادشاہ برحشاشۂ بقایا رحمت کرد ولشکر را از قتل منع فرمود وامرا وشحنگان نصب کرد۔ وصفی الدین عبد المؤمن کہ باتوغل در فنونِ آدابِ فیثاغورس ثانی ومفسرِ رنات مثالث ومثانی ومحیی مراسمِ دوارسِ فنِ موسیقی بود ومصنفاتِ

متقدّمان را متروک گردانید و بر اصولِ پردهاءِ اثنی عشر چند شعبه تفریع کرد
و مزلّاتِ اقدامِ مصنّفاتِ سلف باز نمود و در صورتِ عملی چون بالحانِ
محیّره از منشآت و معمولاتِ خود غزلی را در پردهٔ نوا کشیدی بقولِ
راست بر بسائطِ ابونصر فارابی که بازگشت اربابِ این صناعت
بدوست جای گرفته بودی و هرگاه که بمشّاطهٔ زخمه زلف مرغولِ
او تار را پیراسته گردانیدی طبع بارْبُد چون گیسوئے چنگ در پای افتادے
و بر بطِ صفت گوشمالِ تعلیم خوردے و برمثالِ دف حلقه در گوش کشیدے
و نائے صورة شاخصُ الاَبصار ماندے و هنگامِ استکشافِ علمِ نِسَب
و تالیف از حکمِ مطلق او روانِ افلاطن مذموم شدے و در ضربِ اصول
از خفیفِ اوّل تا ثقیلِ ثانی فرق ننهادے و از بقیّهٔ ذوق تقریرش
طاسِ فلک طنینی گشتے و بے سماع و ایقاع هیئت موزونِ خود در حرکت و
دَوران آمدے ۔ در مساقِ این احوال ببندگی سریرِ دولتِ پادشاه
شتافت و از صدر النّهار تا وقتِ غروبِ نیّرِ اعظم بیرونِ بارگاهِ فلک
شکوه ایستاده بربط می نواخت و هیچ آفریده نظر بروی نمی انداخت
چون حالِ او عرضه داشتند ایلخان او را خوشتر از بربطِ او بنواخت
و زخمهٔ بهار اده هزار دینار از بغداد بطریقِ ادرار رسمًا بالمسانهه مقرّر
فرمود و سالها بر او و بر فرزندانِ او آن عارفه موفّر بود ۔ چون مالِ جهان
اندوخته و دشمن بر انداخته گشت و دیار و رباع و مافیها کنده و برده و سوخته
و کار بر وفقِ ارادت ساخته از حکمِ اشارتِ پادشاه مولانائے اعظم

نصیرالدین روّح اللہ روحہ فتح نامۂ کہ جانِ حکمت در پیکرِ بلاغت زندہ داشتہ است در موجز ترین عبارتے و معجز تر اشارتے محتوی بر اعلان چنان فتح نامدار و اظہارِ شدید سطوت و مزیدِ اقتدار و ترعیدِ اعطاف سکّانِ امصار و تخویف ولات و حکّامِ اقطار و انذار بشوکتِ استظہار بشامات فرستاد۔ از بلادِ حلب مکتوبے ردّاً علیہم در جواب تصدیر کردند مُنبی از ثباتِ جاش و رسوخِ اعتقاد و تہدید بمیعادِ قتل و جہاد مبنی بر مکاشفت و معادات و اصرار بر مخالفت و مناوات۔

چون جواب بحضرتِ پادشاہِ با اقتدار رسید آتشِ غضب موقد گشت و آب روی تسلّی و سکون بر خاک ریخت خواست تا خرمنِ ہستئ آن دیار بر بادِ فنا دہد۔ کید بوقا را با سہ نومان لشکر .... کہ چون قضای مُبرم در تنزّل وسیلِ عَرِم در تسرّع بود باستخلاصِ شامات روان فرمود و خود از آن مکاوحتِ شامات شین و شنار بر رخسارۂ حالِ ایشان جاوید ماند چنانکہ در عقبِ این ذکر مسطور میگردد۔

استخلاصِ حلب و تتمیمِ ذکرِ شامیان

از حکمِ یرلیغ شاہزادہ یشمت بالشکرے گران استخلاصِ حلب و تخریب میّافارقین را در حرکت آمد و پادشاہ از ملک کامل کہ سلطنتِ میّافارقین

داشت نیک درخشم بود و فرموده که سیلے از طوفانِ سطوت در آن دیار بندند و بارقۂ
را از بوارقِ هیبت پادشاهانه بدیشان نمایند و دثارِ هستی از سرِ دیار برکشند
سبب آنکه بوقتِ محاصرۂ بغداد خلیفه از وے استمدادِ اجناد کرده
بود او لشکرے آراسته مددِ اسلام را بفرستاد چون بموضع بشّاریّه
رسیدند که مفرقِ طُرق و واسطۂ ناحیتین است نعیّ خلیفه و استخلاصِ بغداد
بشنودند از آنجا صناجق و اعلام را چون رایتِ ادب درین عهد نگونسار
کرده خاک از سرِ تلهف بدستِ حسرت بر آن پاشیدند و مراجعت
نمودند شاه زاده بموجبِ فرمان براهِ میافارقین لشکر کشید ملک کامل دانست
که در مشِشدرِ عجز باشرطِ رهانه دادِ فرهانه دادن مغامرت باشد نه
مقامرت و باعتمادِ تریاق اکبر سمومِ افاعی را امتحان کردن تجنّن باشد
نه تطبّب با خزائن و حواشی بقلعۂ انکلیاک و یمانیه که محصنانِ منیع بود و
بذخائرِ وافر مستظهر توسّل جست اما در نواحی و اعمال که بر ممّر افتاد هرچه
در حدِ امکان آید از قتلِ سکّان و تخریبِ مساکن و مواطن و نهبِ رباع
بتقدیم رسید و آثارِ صاعقه در زروع و گرگ در رمه و سیل در
اماکن و آتش در بیشه بنمودند از آن حدود عازم حلب شدند و بر مدارِ
شهر نزول فرمودند و وفودِ خوف و هراس در محلِ اسرار سکان حلول
کرد و امداد بهروزی بسرعت رحلت، قطّان آنجا بناکام درِ مطاوعت
بربستند و از حصار زبان تیر کشاده داشت هیهات پشه بادِ عاصف
مبارات کجا یارد نمود و تبانجه با تیغ و تیر چگونه دست برو نماید بعد ما که

چند روزی کوششها کردند عاقبت در تاسع شهر مذکور شهر بقهر گرفتند مغولان
در شهر ریختند و قتلے بیمناک را ارتکاب نموده بتاراج و غارات وسبی و آسر
که عادات معهود ایشانست مشغول گشته حلائل جلائل اسلامیان که از
شعاع ابنِ جلابلِ از سواد سایۂ خود چہرہ را پیرایۂ خجل و وجل می بستند
چون آفتاب ہر دری وہر جائے شدند و سایۂ کردار از پے عفاریت
طواغیت روان عفایف ساریۂ سیرۃ عصامی عصمت آسیہ اسوۃ را
در مجلس معاقرت باخذ و اعطاءِ کاس اقامت واجلاس میکردند
اے بسا صبایاءِ ماہ وش کہ سبایا گشتند وعواتق محجّلات کہ پیش
برادر وشوہر در معرض فضایح آوردند بارے چندان غنیمت یافتند
کہ از بسیاری دینار و جواہر و اثواب و وثیر و نفائس کثیر در میزان
اعتبار ایشان قیراطین وزنی نداشتند خزانۂ مشحون بقناطیر
زر و سیم و عقود جواہر و درِ یتیم واقطاع لعل آبدار و زبرجد زبرجد
وعقیق شقیق رنگ و یاقوت ناب در دست تصرف خزانجیان
شاہزادہ آمد کہ در و دیوار کاشانۂ وہم بدان مرصع گشت بضبط و
حفظِ آن جہت عراضۂ خدمت پدر اشارت فرمود چون کار قتل
وسبی مردم وتخریب شہر و نواحی وتحصیل غنائم از صوامت و سوائم
بنہایت کشید عزیمت انتہاض رایت ونقلت لشکر بر استقرار و وقوف
غالب شد بعد از آنکہ مسافت مراحل را بالقطع رسانیدند و اجزا و اضلاع
زمین از زخم سنابک مواکب حنین بچرخِ ہفتمین شاہزادہ بخدمت تخت

پدر خزامید و خزانہ بعرض پیوست محلّے مرضی و موقعے عظیم یافت و تا زمان سلطان احمد بقایاءِ آن خزانہ موجود بود و در عہدِ ارغون خان از زادۂ یم دُردانۂ یتیم چون پسرِ مریم در قبہ ء کلاہ ترمیص کردہ داشت وزنِ آن دو مثقال و چہار دانگ۔ روزگار ایہام را میگفت "کسے مریم را نگوید این دُرِ یتیم از کجا آوردہ" تزئین و ترشیح آنرا بر شیخ الاسلام جمال الدین عرض کردیتی نظیر و توام این را طلب توانی داشت۔ پس فرمود کہ از حبابِ خزانہ حلب است۔ امّا از طرفِ دیگر چون کیدبوقا بالشکر توجہ نمود از انتشارصیت سطوت وہجوم لشکر ایلخانی نواحی شام چون دلِ مہجوران از صبر پرداختہ شد ارباب دِمشق در آن نزدیکی بتواتر خبر اقدام و اقتحام آن لشکرِ جہان آشوب معلوم کردہ بودند و تخریب بلادے کہ نظائر آن بود عمدہ ء تجربیت احوال و عروہ ء تمسک اعمال خود ساختند و با شارتِ ملک ناصر اکثر قطّان آن اقطار از امرا و لشکری و ارباب تمول و استظہار عازم حدود مصر شدند و بوادی رمل کہ حایل و حاجز است میانِ سرحدِ شام و مصر ماورا ءِ شطِ نیل بر مثالِ طریقے ممدود ملتجی و ہمت بر استمداد و استبداد مقصور داشتند و ملک ناصر الدین نبیرہ ء ملک اشرف بود کہ رباعیات او در صیاغت اوزانِ پارسی و صناعت لطف و سلاست کان تیسری مسری الخیال و یجری مجری الامثال و ان کان بلا مثالی بقایاءِ اقوام دمشقی چون مجال مجادلت و مقام و مقاومت نداشتند و ندیدند مشائخ و معارف باصناجق و علم و مصاحف

رحمت نامۂ قدیم اعنی کلام ملک کریم مراسم انقیاد را استقبال و تلقی کردند
واز غلبات بطش و غلیان بأس بالتمام طریقۂ مهادات و مهادنت توقی
نمودہ نواصی خضوع بر خاک مطاوعت نہادند و در مقام استسلام
شہر را تسلیم کردند۔ کیدبوقا با لشکر در شہر رفت و خزائن و قلعہ در قبضۂ
تصرف و حیز تسخیر آورد۔ چون مدت ہفت ماہ عراص ممالک قبتہ الاسلام
مراکز رایات استیلا و مخیم حشم محتشم او شد سلطان مظفر کہ در آن
حال قہرمان قاہرۂ او بود بر عزم ازعاج کیدبوقا با دوازدہ ہزار سوار
کہ ہر یک سوار ساعد مبارزت و مغفر تارک شجاعت و وشاح صدر
قلب شکنی و تیغ خون ریز صفدری بودند۔ عنان گرای شد
کیدبوقا چون معلوم کرد کہ بدین قصدے می پیوندد شتر را آیین و پیشۂ
خود ساختہ بمبضع خدیعت شرایین حیات ایشان را فصدے خواہند کرد
خزینۂ موجود را با زن و فرزند بقلعۂ دمشق فرستاد و خود با لشکر
مستقبل ایشان شد و در سرحد بیابان نزول کرد مصریان مواطاۃ
کردند کہ از ماورای رمل دو روزہ راہ بروند و بغتۃً عطفہ نمایند و از
جامہای سفید بر آیین لشکر تتار بیرقہا آشکار گردانند و چون این نشانہ
ظاہر شود۔ شامیان نیز از مکان و مکامن در حرکت آیند و لشکر مغول را
سرکوبی بلیغ و دستبردی بنام کہ آثار آن تا جہان باشد پایدار ماند
بنمایند بدین میعاد لشکر مصر از طرف وادی رمل اجتیاز کردند و شامیان
در مرصد انتصار و موعد انتظار و اختبار عازم و حازم ایستادند

ولشکرِ مغول از سرِ غرور و فراغ در عرصۂ صحاری و رفارف راغ خیام را اطناب واز ساغرمی تاب کشیدند مراکب راخلیع العذار مشمر گذاشتند وصوت غنا آیۂ مالوف برداشته آمن از طلایہ و پاس وغافل از نوازل قہر و پاس زمانی کہ متکفل فتح سرایای حزب اللہ وخنف وحزب لشکر پادشاہ بود بیرقہای سفید مصریان ظاہر شد مغولان چون علامت لشکر خود دیدند گمان بیگانہ نبردند وبرجای ساکن می بودند تا از حوالی صفوف جیوش باجوش وخروش چون محیط دائرہ بیکدیگر پیوست وفجاۃً دفعۃً حملہ حملہ آوردند ایشان برخے پای بستۂ خواب وبعضے مشتغل بمناولت و مداولت کاسات شراب فوج فوج از گوشہا مستعد می شدند و سلاحہا بر خود راست می کردند وروی بجنگ می آوردند ہچنانکہ فراش خود را برشعلۂ شمع زند ناچیز می شدند پُردلان بطعن وضرب ورشق ومشق وہتک وفتک دست یازیدند چون الف واحد رمح از کف ابطال مانندِ نون تثنیہ دراضافت ساقط شد جمع کماۃ تیر راہمزہ صفت بنون تاکید کمان چون غمزہ وابروے یار دریکدیگر پیوستند۔ ورحال تیغ ماضی باستقبال ارواح می رفت ومصدر سینہا رابہامِ معتل مثال۔ صحیح اصابت مشتق می گردانید ودانۂ دلہا را اجوف می ساخت، خطبای اسیاف مصری برمنابر اکتافِ مغول آیۂ اللہم اقتل کفرۃ اھل الکتاب الذین یکذبون رسلک ویصدون عن سبیلک ویدعون معک الٰہا الخ خواندن گرفت عاقبت الامر کیدبوقا باتمامت لشکر بزخم نزت

آن راتوت وضرب حسام آن لشکر ضرغام ارغام پلنگ انتقام بر بساط مضارب عرضۂ معاطب گشتند اللّٰھم مگر معدودے مجروح کہ خبر آن مقتلۂ شنعا وداہیۂ فحشا بحضرتِ ہولاکو خان آوردند

بیت

ہمہ لقمہ شکر نتوان فروبُرد — گہے صافی توان خوردن گہے دُرد

ازآن تاریخ باز خشونت لشکر اسلامیان وشدۃ مناعت وکمال شجاعت وفرط تہور شامیان وثبات قدم ولطف احتیال ایشان در موقف منازلت ووقاف مناجزت مغول را معلوم شد پس ملک مظفر اشارت راند وخزانہ کہ در قلعہ بود بازن وفرزند کیدبوقا در قبضۂ تصرف وقیداسر آورد وتمامت حفاظ وحراس قلعہ را بواسطۂ مطاوعت ومخاضعت کفار بے آنکہ تیغ مصری رالعقیق ندانی کہ مجاری آن اوعیۂ عروق است ملوث گرداند بخراب آباد عدم فرستاد وایشانرا از بالاۓ قلعہ بتشیب انداخت وپیش ازاین حال دمشق وحلب ومضافات دیار شامی ازعداد مصر خارج بود چون ملک مظفر را دیباچۂ صحیفہ حال برقوم این فتح آرایش یافت گفت این دیار بزخم تیغ آبدار تصرف کفار انتزاع یافتہ باید کہ مضاف ممالک مصر باشد عطوفی کہ عواطف والطاف واصناف الآء او از سنن منّ وسُنّتِ ضنّت مبرا است بسعی بلک چاشت ممالک شام را کہ درآفتاب گردش شہرتے موفور دارد ملک مظفر را ارزانی داشت۔

ذکرِ استخلاص میر دین بوساطت اقبال وتدبیر امیر شماغر نوئین

درسیاقِ این احوال شماغر نوئین از حکم یرلیغ آسمان مکان ایلخان بالشکرے انبوہ جہتہ استخلاص میر دین وآن حدود نامزد گشت درآن حال سلطان ملک سعید بود وپسر خود را ملک مظفر در حبس وبند میداشت چون قلعہ بر آنجا با قلۂ سما در رفعت ہم رازی وباسدِ اسکندر درمناعت انبازی میکرد تحصّن آن استظہار افزود واسباب مدافعت ومکافحت را مہیا گردانید شماغر بالشکر مضربِ خیام وموضع مقام اختیار کرد واو امیرے بود از شجعان اتراک بفرطِ رجولیّت وفروسیّت ممتاز وباآنکہ تیراو مسافت سی صد قلاج می رسید از منتصف بالائے قلعہ نکول می کرد پس سیوک وقتتای وتنغور براہ ایلچی بمیر دین رفتند واز زبانِ پادشاہ گفتند ممالک شرق وغرب کہ در مدّۃ خروج این لشکر کشادہ شد واسباب دمار وبوار کہ معادیان ومعاندانرا آمادہ گشتہ مذکرے مُقنع وناصحے مشفق بل مُنذرے شنیع وزاجرے قطیع است۔ اگر بر تمرّد اصرار نمایند وبحصانت سنگی بر ہم نہادہ پناہند وبادِ غرور بد ماغ خود راہ دہند بعاقبت ثمرۂ آن تخریب دیار وتضییع اموال ودماخواہد بود واگر بر ایلی وانقیاد تلقی کنند زن وفرزند ومال وخواستہ چندین مسلمان درحصن امن ووقایۂ امان بماند۔ مصراع

زین ہر دو کدامت اختیار ست بگیر

بواطن سلطان سعید از ترعید صواعق مخالفت و ابراق بوارق ہیبت متزلزل و متقلقل شد ایلچیان را تمکین و نواخت کرده عقدهٔ نفار بکشاد و در عناد بربست و براه مطاوعت در آمد چون ببندگی حضرت با نواع تحف و ہدایا تشرّف جست او را با ہفت وزیر که فلک مملکت او را ہنگام تدبیر بمثابت ہفت اختر سیّاره بودند و روزگار اعادی را روز دفع مکاید ہفت اخگر نیّاره بیاسا رسانیدند پس ملک مظفّر را از محبس بمانس سرور رسانیدند و قائم مقام پدر و ملتزم باج و خراج شد و تا آخر عمر بخدامات پسندیده در خدمت آروغ میمون قیام نمود و باسقاقی میر دین ہم بر آن ایلچیان که نام ایشان در مقدمه ثبت افتاد مقرر گشت۔

ذکر موجبات وحشتی که میان ہولاکو خان و برکه اغول واقع شد

بوقتی که پادشاه جهان گیر چنگیز خان بر ملوک و ممالک عالم قادر و مالک گشت و اطراف و اکناف را بر پسران چهارگانه جوجی خان جغتای اوکتای و تولو قسمت میفرمود و منازل و یورتها را در چهار سوی گیتی تعیین

چنانکه مستخرج روزنامه دها و مستصوب شهامت بی منتهی او بود و تفاصیل نواحی
و بلاد در تاریخ جهانگشای مسطور و مذکور است جغتای را عرصات منازل
از حدود ثغور الغور تا تخوم سمرقند و بخارا معین شد و مقام مالوف و پیوسته
در جوار المالیغ بودی و او کتای در عهد میمون پدر چون ولی عهد سلطنت
خواست بودن هم حدود البیل و قوباق که تختگاه خانیت و سرهٔ
مملکت بود مقام داشت و تولو را یورت مجاور و ملاحق او کتای بودی
و از اطراف قیالیق و خوارزم و اقصی سقسین و بلغار تا ثغر دربند و باکویه
در طول بنام پسر مهین توشی موسوم گردانید و ماورای دربند که آنرا
دمرقپو گویند دائم موضع مشتاة و معهد لم شتات لشکر او شد و احیانا
تا اران تاختن میکردند و میگفت اران و آذربیجان نیز داخل ممالک
و منازل ایشانست بدین موجب مواد منازعت و امداد مخاشنت
از طرفین تعاقب گرفت و در زمستان سنة اثنی و ستین و ستمایه
چون زرگر تقدیر رود دربند را مانند سبیکهٔ سیم گردانیده بود و پوستین
پیرای شتا بر اندازهٔ طول و عرض اطراف تلاد و دهاد لباس قاقمی بر یاره و
سطح اعلای نهر مقدار یک نیزه چون اجزای سنگ مصمت شده بحکم برکه
اغول لشکر مغول ناپاک تر از عفاریت و غول زیادت تر از قطرهٔ
باران بر آن آب فسرده چون آتش و باد بگذشتند و از صهیل و صلیل جیاد
و اجناد طبقهٔ ساهرهٔ زمین پر اصطکاک و خروش و رعد و لمعان و بریق
برق گشت آتش خشم افروخته تا لب آب کور بیامدند هولاکو خان دفع شر

شرِّ ایشان را با لشکرے آراستہ پذیرہ شد۔ بعد از مصاف ومقاتلت
ایشان را منہزم گردانید وہمچنان از عقب لشکر می کشید در دربند باکویہ باز
عرصۂ محاربت بگستردند واقدام اقتحام فشردو از لشکر برکہ برکہ ومہ ابقا
نرفت تا خلقے تمام بقتل آوردند وباقی مغلوب گشتہ عنان انہزام براہ دادند
ہولاکو خان لشکر را اجازت انصراف نداد تا بر روی آب کہ تخ گرفتہ بود
عبور کرد بے تحاشے، ہمچنین روز بروز مراحل یاغیان منازل لشکر
ایلخان می شد چون در عرصۂ ملک شہزادہ نزول فرمود برکہ اغول را
از انکسار وانضجار لشکرِ خود غلبہ واستیلاء پادشاہ دشمن مال نائرۂ غضب
برافروختہ شد حکم فرمود کہ تمامت لشکر از ہر دہ ہشت نفر مترکب شوند
ومساجلت ومقاتلت را مرتکب مغافصۃً بر سر لشکر ایلخانی رسیدند
وراہ مہادنت ومواساۃ بربستند ودست مطاولت برکشادند تا عرصۂ
دیارِ خود را از شوائب تغلّب وتعدّی بیگانگان مصفّی ومنزہ گردانیدند
ایشانرا ازعاج کردہ چند منزل از عقب معاقبت کردند چون پادشاہ
اعادی سوز بمعسکر اقبال خود خرامید اشارت فرمود اُرتاقان برکہ اغول
کہ در تبریز بمتاجرت ومعاملت اشتغال داشتند وبے حدّ وقیاس
اموال۔ تمامت را بیاسا رسانیدند ومال آنچہ یافت خزانہ را برگرفتند
بسیار از آن جماعت بودند کہ پیش معارف تبریز مودوعات وبضاعات
داشتند بعد از سپری شدن ایشان آن بالہا در دست مؤتمنان بماند برکہ
اغول نیز مجازات را تجار دیار ممالک خانی بقتل آوردہ ہمان معاملہ

با ایشان کاربست راه صادر و وارد و مسافرت ارباب تجارت چون کاهنمندان بیکبار بسته شد شیاطین فتن از شیشهٔ زمن جسته و درین نزدیکی قوبلای قاآن ایلچی فرستاد و شمارهٔ بخارا تازه گردانید از جملهٔ شانزده هزار که در نفس بخارا معدود بودند پنج هزاره بباتو تعلق داشت و سه هزار بقوتی بیکی مادر هولاکوخان و باقی باُلغ قولای یعنی دلای بزرگ موسوم بود تا هر کس از اولاد چنگیزخان که بر سریر خانیت استقرار یابد آنرا بخاصّه حکم کند این پنج هزار باتوراتمامت بصحرا راندند و بزبان صفائح بیض که بریدمنایا و حسرت پیغام اجال بر ایشان خواندند و بر مال و زن و فرزند ایشان هیچ ابقا نرفت و چون قاعدهٔ الحُبُّ یتوارث والبغض یتوارث در نظر عقل ممهّد است بعد از گذشتن برکه اغول پسرش منگو تیمور قائم مقام گشت و با آباقاخان بساط مخالفت قدیم مبسوط گردانید و میانِ ایشان چند کرّت کرّ و فرّ اتفاق افتاد و یک نوبت سی هزار سوار تیغ زن نیزه گزار از آن آباقاخان بوقتِ مراجعت و عبور بر روی آب چون اجزای یخ متلاشی ملک شد تمامت غرق گشتند و حاصل ایام حیات را بر تختهٔ یخ منقوش گردانید بعد از آن آباقاخان را چون کثرت لشکر و جسارت ایشان معلوم شد ازین سوی دربند دیواری کشیدند و آنرا سیبا گویند تا مداخلت و مکابرت آن لشکر جهان آشوب متعذّر گشت و این معادات قایم و دائم بود و تجنّب و تحرّز بین الجانبین بر قرار تا عهد دولت کیخاتوخان چون تقتای وارث مملکت

منگو تیمور گشت بتوار د رسل وتجاوب مراسلات راهِ تجار وار تاقان کشاده شد واسباب سلامت وامن مجتاز ان آماده ومملکت اران از کثرت عرابات وبرده واسپ وگوسفند در تموج آمد ومتالع طرائف آن اطراف بعداز انقطاعِ چند ساله سمتِ اتساع یافت۔

ذکر رصد مراغه

چون پادشاه مملکت گیر هولاکو خان کار بغداد واعمال موصل ودیار بکر را بحکم قاطع تیغ بتفصیل رسانید وآن نواحی مستصفی شد وسرحد مملکت روم از سرِ جد ویمن جد ونجدت همتِ پادشاهانه متخلص ومحفوظ گردانید واطراف مسالک واکنافِ ممالک را بتقطاولان مهابت کامل وقراولان سیاست شامل سپرد ولشکرها در هر ثغری تعیین فرمود وازین امور فراغی حاصل آمد مولانا سلطان الحکماء المحققین نصیر الملة والدین الطوسی اعلی اللہ درجته ولقنه یوم الحساب حجته در بندگی تخت سلطنت عرضه داشت که اگر رای غیب دان ایلخان مستصوب باشد از برائے تجدید احکام نجومی وتحقیق ارصاد متوالیات رصدی سازد وزیجی استنباط کند وباصابت فکر دوربین ورای هندسه کشای احتیاط ایلخان را از حوادث مستقبلات شهور واعوام واحکام محاولات خاص وعام اعلام واجب داند وتسییر طالع وتقسیم مطالع وتوجیه سالهاء

فرد آیه کند و بعد از امعان نظر در وتد مائل و زائل که عطایای کبری و وسطی وصغری بدان منسوب است و باز جستن هیلاج و کدخدا و خداوند بیت و شرف و مثلثات و حدود و حظوظ و وجوه کواکب پادشاه را کیفیت امتداد عمر و حال نفس و بسطت و بقاء ملک و توالد و نسل و اروغ و حقیقت آن باز نماید- این سخن موافق مزاج و مزید حسن اعتنای ایلخانی گشت و تولیت اوقاف تمامت ممالک بسیطه در نظر صائب او فرمود و یرلیغ داد تا چندان مال که مؤنت استعمار و مکنت مصالح و اسباب آنرا کافی باشد از خزانه و اعمال بدادند و بحکم فرمان مؤید الدین عرضی از دمشق و نجم الدین کاتب صاحب منطق از قزوین و فخر الدین مراغی از موصل و فخر الدین اخلاطی را از تفلیس احضار کرد و در مراغه از طرف شمالی بر سر پشته رفیع رصد خانه بنا فرمود در کمال آراستگی و ذلک فی شهور سنه سبع و خمسین و ستمایه و صنوف دقایق حذاقت در فن نجوم و مهارت در علم هیئة و مجسطی و ارصاد کواکب بجای آورد و تماثیل ممثلات افلاک و تدویرات و حوامل و دوایر متوهمه و معرفت اسطرلاب تقاویم منقور و مکفت کرد و منازل ماه و مراتب بروج دوازده گانه بر هیاتی ساخته شد که هر روز عند الطلوع پرتو نیر اعظم از ثقبه قبه بالایی بر سطح عتبه می افتاد و درج و دقایق حرکت وسط آفتاب و کیفیت ارتفاع در فصول اربعه و مقادیر ساعات از آنجا معلوم می شد و شکل کرهٔ زمین در غایت دقت نظر بپرداخت و نجش ربع مسکون بر اقالیم سبع

وطول ایّام وعرض بلد وارتفاع قطب شمالی در مواضع وصورة وضع
واسامی بلدان وهیات جزائر ودریاها روشن ومبرهن گردانید
چنانکه گوئی کتاب ممالک ومسالک از نسخهٔ حواشی آن فراهم آورده اند
وزیج خانی بنام پادشاه تصنیف کرد وچند جدول ونکات حسابی
که در دیگر زیجات متقدّمان چون کوشیار وفاخر وعلائی وشاهی وغیرها
موجود نبود درافزود امّا در استخراج طالع سال از زیج خانی بنسبت
مستخرجات زیجات قدما تفاوتی حادث می شود وسبب آنست
که اوج آفتاب از اوّل ملک یزدجرد اثیم ۱۸ دقیقه ۳۱ ثانیه بوده
وامروز در زیج بتّانی وکوشیار ودیگران ۲۸ دقیقه ۲ ۴۲ ثانیه
اعتداد می کنند ودر زیج خانی ۲۸ دقیقه ۲ ثانیه چنانکه چهل ثانیه
نقصان کرده یعنی بارصاد چنین یافته لاشکّ در عمل استخراج طالع
چهار درج تفاوت میکند چه حرکت وسط آفتاب در حرکت شبانروزی
درجهٔ ایست بتقریب باری هنوز عمارت رصد تمام نشده بود که اجل موعود
از مرصد کمین بکشود وهولاکوخان در شهور سنهٔ ثلاث وستّین وستمایهٔ
مغاک خاک تودهٔ فانی از فراز تخت خانی عوض یافت - برآئین
مغول دخمهٔ ساختند وزر وجواهر وافر آنجا بریختند وچند دختر
فروزان چون اختر با حُلی وحُلَل واکلیل وکلَل هم خوابهٔ او گردانیدند
تا از وحشتِ ظلمت ودهشت وحدت وضیق مضجع ومقام وحریق
وعذاب وایلام مصون ماند وخواجه نصیر الدّین طوسی رحمه الله در ذکر تاریخ آن گفته

بیت

چون ہولاکو زمراغہ بزمستان گہ شد | کرد تقدیر اجل نوبت عمرش آخر
سال بر ششصد و شصت و سہ شب یکشنبہ | کہ شب نوزدہم بد ز ربیع الآخر

کجا شد آن کمال رُوعت وجباری ومزید سطوت وکامگاری وحشمت حشم کشور گیر وکلاہ گوشۂ نخوت آسمان فرسای تا حائل قضائے آسمانی وحاجز مقادیر یزدانی گشتی یا چندان خزائن ودفائن بفدیہ درمیان نہادے ویک ساعت تاخیر ومہلت یافتے

بیت

بزخم تیغ جہان گیر وگرز قلعہ کشای | جہان مسخّر من شد چو تن مسخّر رای
بسی حصار کشادم بیک کشادن دست | بسی سپاہ شکستم بیک فشردن پای
چو مرگ تاختن آورد ہیچ سود نکرد | بقا بقای خدا یست وملک ملک خدای

جلوس خان عادل آباقا بر تخت خانیت

وسریر دولت سریر سلطنت

چون مدّت عزا سپری گشت وبرسم مالوف روزہائے تتابع روان اورآش فرستادند در تفویض کار خانیّت بیکے از اولاد مفاوضت ومسارات پیش گرفتند دو از دہ پسر کہ ہریک بر سپہر خانیّت برجی بودند تابان ودر چمن شاہی سہی سروے گرازان داشت آباقا لشمُت تبسین

منگوتیمور ینرداقنغراتای تبشین نگودار چوشکب قنغراتای یسودار چومغار اما حاکم محکمۂ
ازل خاتم عدل وصارم فصل بیسار ویمین بایمن ویسار آباقا مقرون گردانیدہ
بود واما رات ملک داری ومخایل بختیاری از ناصیۂ ہمایون او لامع می نمود
ارغون آقا با الجای خاتون ودیگر خواتین وشہزادگان ونوئینیان بر تذکر
احکام چنگیز خان توفر کردو بعد ما که ایلچی بحضرت قبلا قاآن اعلام واقعہ
واستعلام مصلحت خانیت را روان کردند باتفاق خط دادند دہم
داستان شدند که مطاوع اوامر قضا مضا ومتابع زواجر فلک مطیع آباقا
باشند پس بقول قامان وتنبیہ احکام منجمان در اواسط شہور سنہ
ثلاث وستین وستمایۂ آباقا در ساعتے چون طالع خود مسعود وزمانی بمناج
امانی موعود پاے فلک فرسای را بر دست سلطنت ومتکار اقبال
وگاہ غم کاہ طرب فزای نہاد، عقل کل زبان بہ ثنار فایح ودعار فاتح
برکشادہ می خواند

قطعہ

زاقتضاے عقل فعال آنچہ صادر می شود
منہیان خاطرت از سر آن آگاہ باد
صاحب جدی ار نباشد پاسبان قصر تو
آنکہ منزل دلو دارد مسکنش در چاہ باد
مشتری در بحر مہرت گر وطن سازد چو حوت
ہردم از قوسش خدنگے بر دل بدخواہ باد

ترک چرخ ار دشمنت را خون نریزد چون حمل
نیش زهر آلود عقرب بر دلش ناگاه باد
آفتاب ار چون اسد با دشمنانت دشمنست
تا ابد بر تخت گاه چرخ چارم شاه باد
زهره گر با دوستانت همچو میزان راستست
از نهیب ثور او شیر فلک روباه باد
تیر اگر جوزا صفت در خدمتت بندد کمر
خوشهٔ او توشهٔ راه مسیح الله باد
در قمر آهنگ کژ راهی کند خرچنگ وار
در طریق آسمان چون میرود گمراه باد
راس اگر پای تو بوسد مشتری با دا باوج
ور ذنب گردد مطیعت همچو راسش جاه باد

تمامت شاهزادگان بنوبت کمر در گردن انداخته هفت کرت آفتاب را زانو زدند و کار طوی را چون فردوس برین از جمال خواتین مانند حور عین برآراست، ساقیان از آن جوهر سیال

لمؤلفه

بادهٔ صافی تراز نور خرد درد ماغ
کز صفت ساغرش پیکر جان بنگری
چون بقدح درچکد از اثر آن شود

ساخت چشم ارغوان مغز خرد عنبری

بنصفی وساغر وکاسات وطاسات سیم وزر می پیمودند ومطربان خوش آوا ورسیلان بلبل نوا از زبان سلطنت برین غزل هزجی ترنم کردند

بیت

بمیدان وفا یارم چنان آمد که من خواهم
ز دیوان هوا کارم چنان آمد که من خواهم
ز دفتر فال امیدم چنان آمد که من جستم
ز قرعه نقش پندارم چنان آمد که من خواهم

واین رباعی ملمع که از گفتار بلبل ودیدار گل خوشتر ودلکشاتر است بقول راست تالی آن ساخته

شعر

الورد کاصداغ احبای یفوح والبلبل فی الروض علی الورد ینوح
بادوست نشسته خوش بهنگام صبوح
کو مطرب وباده تا دهم داد صبوح

چند روز بمداومت کاسات مدام ومشاهدهٔ بتان گل اندام شهباز عیش وعشرت در دام کام می آوردند و روز مراد یابی بشب انس واستیناس می پیوستند وچون محیاء دیبا رنگ از تاثیر حمیا گلگون می شد و در تجاویف دماغ صورت اطراب شراب جوهر خود می نمود۔ انجمن ثریا انتظام۔ تفرق بنات النعش می گرفت وباز حالی که خروس زرین بال صبح

پر بیفشاند و برسم صبوحی خروشش برآورد آب کار دولت و کار آب عیش و مسرت را

بیت

پنجهٔ ساقی گرفت مرغ صراحی بدام
زآتش صبح اوفتاد دانهٔ دلها بتاب
صبح همه جان چو می می همه صفوة چو صبح
جرعه شده خاک بوس خاک زجرعه خراب

بدین صفت و نسق طول ایام و لیال در مراد و کام می گذاشتند، بموافقت حسن آن جشن در مجلس بهار بر کنار جویبار لاله نیز جام بسدّین از اشک مدرار سحاب می گردانید و سوسن ساکنان خاک را بشارت نوروز جهان افروز می داد. گل همه تن روی و نرگس همه تن چشم شده و سنبل و بنفشه از غیرت و رشک زلف و گیسوی یار در تاب و خشم اطراف سهل و جبل از سبزه و ریاحین نمودار کارگاه ششتری و طیره دهِ خامهٔ آزری سلسال غدیر حاکیٔ عذوبت سلسبیل گشته و غضارت و نضارت باغ و راغ بریاض فردوس هادی سبیل فاخته. تجنیس و تسجیع از گفتهٔ کاتب خوش نواخته

شعر

پر از غلغل رعد شد کوهسار
پر از نرگس و لاله شد جویبار
ز لاله نهیب و ز نرگس فریب

زسنبل عتاب وزگلنار زیب

مشاطۂ صبا گاہی زلفِ بنفشہ را تاب می داد وگلغونۂ ارغوان بر چہرۂ نوعروسِ اغصان می کرد ونرگس مخمور مستانہ

بیت

تا کاسۂ پادشاہ عادل گیرد

بر فرق زرّ ناب ساغر می داشت

علیٰ ہذا کار عیش بنہایت کشید واسباب لہو وطرب بغایت ملالت انجامید ہمت کان یمین در یا یسار ایلخانی شاہ زادگانرا بعوارف شاہانہ وعواطف خسروانہ مخصوص فرمود ونوینیانرا چون ارغون آقا والکان و بذرشکتور و برغان اغول وامیر سانسنر وشیر امون پسر جرماغون و دیگر امرائ تومان و ہزارہ وصدہ ودہہ فراخورحال واندازۂ مراتب بنواخت واشغال و رتبت ہر یکے چنانچہ معہود میدانست وتا غایت در صدد ومعرض آن بودند مقرر ومسلّم داشت وایلچیان چون عقاب در پرواز بر نشیب وفراز ومانند برق در مسیر وجواز روانہ فرمود بایر لیغہا متضمّن نوید بخشایش ومتکفّل مزید احسان وبخشش ودچریک ثغور اطراف روم وبغداد وموصل ودربند معیّن کرد وبرادر خود شہزادہ تبشین را در خراسان بر جائے خود بنشاند ودر سیاست ملک ومحافظت و رونق سلطنت وتوفّر بر دعت خانیت وکمال انصاف ومعدلت تا حدّی مبالغہ نمود کہ

بیت

بدان دین و داد و بدان رزم و بزم
بدان حزم و عزم و بدان رأی و جزم

از خانان سلف و سلاطین کامگار حکایة نکرده اند و در اندک زمان بواسطۂ
تا این جهانیان و نشر نعمت راحت و امان

بیت

جهان چون بهشتی شد آراسته — پر از رنگ و بوی و پر از خواسته

در عهد خانیت او که تاریخ روزنامۂ عدل و آرامش و عنوان راز نامۂ بذل و رامش
نمود چهار تن معاصر افتادند در چهار فضیلت و معانی مشتهر ع
هر تنے را در صفت جانے دگر
یکے مولانا اعظم نصیر الدّین محمد طوسی که در کمال حکمت و علوم ریاضی و اخلاق مصراع
ز رسطالیس و بطلیموس و افلاطون یونانی
در گذشت دیگر وزیرے چون صاحب دیوان شمس الدّین که کلک زرّین
سیمای رزین رایش بر دیباچۂ دستور وزارت ہے

کان فیها غایةً بل آیةً — کان فیها مبدعًا بل معجزا

رقم زد سیوم عیسٰی نفسے در فن موسیقال و آلانی ساحر البیان فی تفسیر الثالث
والالحان چون صفیّ الدّین عبد المؤمن الارمویّ که تا جهان باشد بلبل زبانها
بر گلبن زبانها نوای مصنّفات او بقول راست بر ساز خواهند زد چهارم خطّاطی
چون جمال الدّین یاقوت که ع

یغرس الدر فی ارض القراطیس

صفت بنان اوزید سوغونجاق نوئین را راه نیابت وحکومت ممالک
ارزانی داشت و تخصیص تمشیت مہمات بغداد و فارس در نظر اہتمام
اوفرمود وانصاف میرے عاقل وعادل بود و در ضبط مصالح و ربط مناج
امور قاعدہ نہاد کہ ذکر آن بمرور دہور خافت نشود و دست حدثان
روزگار باطراف وحواشی آن راہ نیابد و منصب صاحب دیوانی ممالک
برقاعدۂ زمان ہولاکو خان بصاحب عادل شمس الدین محمد بن الصاحب
الدیوان بہاالدین محمد الجوینی نور اللہ تربتہم و بیّض غرتہم تفویض کرد و
واباعن جد از صنادید صید واعاظم اکارم و اکابر مشاہیر خراسان بودہ
بسالت جرثومۂ شرف واصالت ارومۂ جلال ونباہت عرق کریم و
نزاہت اصل نبیل خاندانِ دولت یارِ ایشان۔ کہ محطِّ آمال ومحطِّ اقبال
ومخطّ افضال ومرتع روایع فضل ومربع بدایع علوم ومشرع حسن اخلاق و
مصنع طیب اعراق ومفزعِ اصحاب استنجاد ومقرع ابواب استرفاد بودہ
عالمیان را مثلی سائراست وچون نور آفتاب از مطلع خراسان در اقطار
آفاق ظاہر ومتطایر و بحقیقت در زمان دولت ہولاکو خان کہ مشتعل
آتش استیلاء مغول و مصطبح تباشیر غلبۂ بیگانگان بود در محافظت
قواعد دین سید المرسلین وازاحت مواد شر و حمایت بیضۂ اسلام
ید بیضا نمود وچون سریر خانیت بمکانت آباقا مزین شد سیورغامیشی
زیادت از مالوف ومنتظر فرمود و نیابت تیغ مریخ آثار را برقرار بر کلک

بے قرار عطارد منار گوہر نثار او مقرر داشت وزبان وزارت از املاء محرر در صنعت حسن تکریر می گفت

بیت

زمنصب ار ہمہ کس افزون شود منصب
توئی کہ منصبت از منصب تو منصب یافت

بعزمے ثابت ورائے صائب وجدی صاعد واقبالے مساعد در اتمام مہام مملکت واستدراک خلل احوال شروع پیوست ومقادیر جمہور را از رعیت تا رعاۃ در نصاب استیہال ومصاب استحقاق ثابت وجاری گردانید

بیت

آصف ار آن ملک را ضبط این چنین کردی کہ او
گم کجا کردی سلیمان مدتی انگشتری

جناب او سلاطین وملوک واکابر خراسان و عراق وبغداد وشام وروم وارمن را ملجا و مامن شد ودر زمان نشر صحائف جود او فسانہ حاتم کطی السجل للکتب گشت۔ از گردن کشان اطراف وملوک ممالک ہر کس کہ با وے دم مخالفت زد و قدم مطاوعت از جادۂ متابعت منحرف گردانید سعادت ابدی و دولت سرمدی او را غریق بحر بوار وحریق نوائر دمار ساخت وآیت سنستدرجھم من حیث لا یعلمون درصفت او منزل گشت، در تمامت ممالک ایلخانی از خالصات املاک نامیہ و

اموال خاصهٔ دیوانی مفرد و نواب کافی معتمد معین فرمود تا ابواب برّو انعام وانواع صلات وصدقات کشاده می داشتند و در تاریخ شهور سنه ثلاث وتسعین وستمایه که عهد دولت کیخاتو خان بود بر اوراق محاسبات اینجو عثوری حاصل آمد حاصلات املاک صاحبی در سالے سی صد وشصت تومان بود و مع هذهِ الجلالة در تعظیم واجلال ارباب فضل تا حدّی مبالغت فرمود که محبوب صبابهٔ تربیتش از گلزار علوم غنچهٔ آمانی سر برزد و بترشیح زلال اقبالش نهال افضال بنیج برآور وسایه گستر شد رفات اموات هنر بمعهد احیا خرامید وشتات نبات کرم که مانند عنقاءِ مُغرِب اسمُهُ یسمَعُ وجسمُهُ لایُریٰ صفت دارد در معرض جلوه ظهور کرد کوکب دانش بیمن ذاتش درجهٔ استعلا گرفت آفتاب رخشندهٔ آرایش ماشطهٔ آرایش دلها شد وسایهٔ همای آسایش واسطهٔ آسایش عالمیان آمد انعام والآیش از آلایش منّت منزه بود اخاضل را از اراذل وحکیم از جاهل واصیل از خائل امتیازی که امروز متوقّع نیست ظاهر گشت وآداب فضائل را رونقی که حالے موجب اذابت روح است وازآن رمقی نمانده حاصل قلم الف آسا چون نون والقلم تبرک وتیمّن جهانیان نمود مداد حکم الحبر اجدی من التبر والیق بالحبر گرفت سخن ارباب هنر که درین عهد داعیهٔ عقدهٔ شجن می نماید و در سجن دهان مقیّد بر سریر تفوّق عرض داد شعری که چون شعیر شعار بے سعری دارد شعری وار بر فلک اشتهار تابان کرد وکار نثر وهو الیوم هباءً منثوراً

از نثره برگذرانید اجرام سماوی در از آن لطافت طبعش کثیفی حائل بود.
وسلسال حیوان از شرم رشحات کلکش بکدورت مائل باغزارت آداب
او در صنعت درایت خاطر میکال قرین کلال واز سلاست الفاظش
در صنعت کتابت ذو الکفایتین دون القلتین. سخنش بی حشو خود ملیح
بود وتلویحش را لطافت تصریح نکتها رسیاقت معانی همه از قوّت فضل بدیع
وچمن عبارتش از نزهت استعارت در هر فصلی ربیع یا فصل الخطاب ابو الفضل
بدیع، تضمینات دلفریبش چون نقوش عقل در نگین جان جای گیر وصور
تراکیب الفاظ از ایداع معانی وابداع لطائف جان پذیر هر چند
آفتاب را با قامت بیّنت احتیاج نیفتد خواست که این کتاب
از نتایج قلم درفشان ونتایج خاطر عاطر آن صاحب قران خالی نماند
بوقتی که جهت ضبط مسالک روم ومصالح آن آن قروم بدان دیار عنان
عزیمت معطوف گردانیده بود. روزی در اثنار مجلس بزمی از غبار
اغیار عاری وبلباس استیناس کاسی بتجرّع کاس بیانی رغبت نمود،
ویلیق بامثال تلك الحال انشاد هذا المقال کالماء الزلال والسحر الحلال

نظم

آمد گه آن که نای بلبل ساز د بچمن نوای غلغل
گوید بزبان عقل کل گل بشنو ز قنینه صوت قلقل
دریاب که عمر برگذارست
از سرو حدیقه سرفرازست وز بلبل وگل ببرگ وسازست

وز غنچہ ہمہ حدیث رازست　　نرگس دم صبح چشم بازست
تا کیست چو او کہ می گسارست

باغست چو خلد عدن حاصل　　سر دست چو قد یار مائل
انس است بوقت صبح شامل　　وز باد شمالِ خوش شمائل
گل بر سرِ عاشقان نثارست

سوسن بتمنا زبان کشادہ　　شمشاد بپای ایستادہ
سنبل سرِ زلف تاب دادہ　　وآن مریم غنچہ بکر زادہ
بنگر کہ صباش پردہ دارست

بارید گلاب - ابرِ آذار　　یا سوخت عبیر طبلہ عطار
یا ہست کشادہ بار تاتار　　یا زلف بشانہ کرد دلدار
یا بوی نسیم نوبہارست

اے دل منشیں بہرزہ خاموش　　سالوس مفرفسوس مفروش
تقلید مقلدان تو منیوش　　با یار نشین و بادہ می نوش
کت حاصل عمر این دو کارست

آمد گل و رفت موسم دے　　وز نامدہ ہیچ غم مخور ہے
در کش اقداح وقنینہ رمے　　با چنگ و رباب بربط و نے
کین آب و ہوات سازگارست

در ہر چمنیست لالہ زاری　　ہر فاختہ کردہ نالہ زاری
برگل شدہ ابر ژالہ باری　　ہاں دست تو و پیالہ باری

کلبہ

کاسباب نشاط بیشمارست

زاہد بدرست توبہ بشکست باشاہد و با شراب بنشست
میگفت بعاقبت چو شد مست مگذار تو نیز فرصت از دست

زیرا کہ جہان نہ پایدارست

مانندۂ مرغ شب سحر خیز چون نالۂ چنگ نالہ کن تیز
با عقل ز روی جہل مستیز در ساغر عیش خون رز ریز

کین وقت شراب خوشگوارست

شد خستۂ زخم تیغ گردون گر زانکہ شریف بودہ گردون
مستش بخمار بادہ مقرون زیرا کہ درین جہان وارون

ہر جا کہ گلیست جفت خارست

دل گشت ز غم خراب ساقی بنمود رخ آفتاب ساقی
ہین ساغر وہاں شراب ساقی در فصل گل و شباب ساقی

دیوانہ کسے کہ ہوشیارست

سبزہ چو نبات نیکوان رست خرم دل آنکہ عیش خوش جست
یاد آر کہ عہد عمر شد سست وامروز کہ روز نوبت تست

از دے و پریر یادگارست

پر رنگ و نگار شد زمانہ بلبل بنواز ند ترانہ
می صافی و راوق مغانہ اے بے خبران درین میانہ

ہنگام کنار جویبارست

عشقست وصبوح وجام روشن　　شمعست وشراب طرف گلشن
مطرب زبرائے خاطر من　　درپردۂ راست این غزل زن
شعری کہ چودر شاهوارست

دل در غم تست بیقرارے　　وز شادی وعیش بر کنارے
اے دیدہ ندیدہ چون تو یارے　　بے روی تو دیدہ اشکبارے
نے نے غلطم کہ دیدہ بارست

لم تسل بواعث اشتیاقی　　والدمع جرت من الماٰقی
دوحی نهشت وانت داقی　　قد مُتُّ بصادم الفراق
وآن عشق هنوز برقرارست

اے باد اگرچہ ناتوانے　　در بندگی خدائیگانے
باید کہ بمجلسی رسانے　　تسمیط شرف کہ از معانے
در گوش خرد چو گوشوارست

دستور مؤید مظفر　　مخدوم کریم فضل پرور
نظام جهان برای انور　　فیاض کرم کہ هفت کشور
از یمن ویمینش بایسارست

پیوستہ بکام دوستان باد　　در دولت وعز جاودان باد
با نصرت وفتح همعنان باد　　فرمانش قضا صفت روان باد
تا جرم سپهر را مدارست

درچنین مجلسے ساقیان سیم عارض یاقوت لب شرابی خاص مروق بردست بلورین نهاده

ومطربان بلبل الحان زهره را از افق طارم سوم گوشه ٔ چادر گرفته کش کشان
درمیان حلقه کشیده ناگاه یکے از رسیلان بصوتے خوش ونغمه ٔ دلربائے و
زمزمه ٔ جان افزای از اشعار زهیر انشا کرد باصد شمائل

شعر

یامن لعبت به شمول ما احسن هذا الشمائل

حسن وشمایل این بیت۔ خاطر کرشمه نمای صاحب را بربود در حال با وجود
تراکم اشغال از راه اقتدا در پے روی برہمان وزن وروی ع
برداشت کلک وکاغذ فرفرو نوشت

اعذب من الماء السائل والطف من نسیم الشمائل

شعر

والعشق من اقرب الوسائل والدمع وسیلة المسائل الخ[1]

چون بارہا صاحب علاالدّین فرموده بود خاطر بمطالعه نشآت آن برادر
متعلق است ونیز بسمع صاحبی رسیده بود که صفی الدّین عبدالمؤمن وبعض
افاضل بغداد درحضرت علائی تقریر کردند که ہرچند شعر غرّا ٔ صاحب
شمس الدّین درلطافت آب روی آب حیوان ریخته است اما عجمه
"عجمیّت" دارد وصاحب درقطعه ٔ از نشآتِ خود این بیت تقریع
صفیّ الدّین را ایراد کرده بود شعر

عجّمت شعری ونزّهته یاجاهلاً بالشعر والشاعر

---

[1] پورا قصیده ۲۸ شعر کا ہے ۱۲۔

پس این قصیده را آنجا فرستاد و بر عنوان مکتوب این دو بیت تحریر کرد

شعر

یامن جمیع الحسن بعض صفاته | والخیر موقوف علی نیاته
دع عنك شامیات احمد واقتطف | من غصن صنوك وردتی میاته

علی هذا یمن معالی ہمم و حسن مکارم شیم و کمال کفایت و وفور درایت صاحبی عالم بزیور عدل و علم زینت یافت و سودا استبداد و شر و فساد از دماغ مفسدان بکلی زایل شد اغنام دیت چند ساله از ذئب مطالبت کردو تیهو با باز و شاهین نظر معاشقت انداخت و بدین واسطه ذکر جمیل پادشاه بر جراید سیه سفید روزگار بخط تابید رقم زد چون مسند وزارت بوجود دانش پژوه او مشرف شد بحکم یرلیغ ممالک بغداد و اعمال که مقر دار خلافت و مستقر سریر امامت بود بر صاحب علاء الدین مقرر گشت

کمعطی القوس باریها | ووضع الهناء موضع النقب

واو بقاعده در بسطت کف احسان و کف جور و عدوان و تاکید قواعد فضل و تجدید مراسم علم و ترشیح ارباب آن آثاری نمود که در حلبهٔ معالی قصب السبق از متقدمان و متاخران بر بود بغداد که بعد از واقعهٔ مستعصم خراب و بائر شده بود و بر ناصیهٔ حال عمال و اعمال رقم اختلال کشیده و اهالی از رفاهیت دور مانده در اندک زمانے بمعمار عدل و شفقت او آبادان گشت و دل سکان از نعیم و ناز خرم و شادان و از اعداد خیرات عام و امداد مبرات تام یکے آن بود که در زمین نجف

نهرے حفر کرد وصد هزار دینار احمر آنجا صرف تا آب فرات که حلاوت رضاب غانیات وعذوبت سلسال عین الحیوة دارد بمشهد کوفه سرّوح الله روحَ ساکنهِ آورد وآن اراضی که از عمارات خالیات واز امارات نزاهت عاطلات بود باشجار متمائلات وسواقی جاریات حالیات گشت و خاک آن سباسب وفیافی درعوض طلایح وقیصوم گل ولاله وسمن برده دمانید برجای نعاق ونفیر زاغ وزغن سجعات دلفریب فواخت وقماری ونغمات وتغرید بلبل سحر خوان باقی ماند چون این آب باروی کار ملک و ملت آورد آب روی سلاطین متقدم وخلفاء ماضی که درین آرزو خزائن عالم بر باد دادند واموال جهان در خاک تحسّر وتلهف ریختند و تاج الدین علی بن الامیر الدلفندی را که از جملهٔ فضلاء عصر بود (واز جناب صاحبی مامور باستحداث موات واستخراج فرات) رساله در استنباط این خیر نبیل واجراء این اجر جزیل وتخلید مآثر وتابید مفاخر منشی وآمر ساخته الفاظها کسلسبیل الفرات این الفرات عن الرحیق الاسلس ومعانیها ازدهی ریاض الجنات بعد از اتمام رساله طائفهٔ از سادات وفضلا واکابر وبلغا بطریق شهادت در اواخر آن بخط خود نظم ونثری بنوشتند۔ وچون بطون مصنفات مهرهٔ بلغا و صحائف اساتیر سحرهٔ فصحا وراشارحی به سزا است بدین مقدار اقتصار رفت وخود درین باب اطناب چه حاجت وتطویل از کجا بمصلحت نزدیک ماند بیت

دور نبود کین زمان در مجلس حکم قضا
بر زبان چرخ واختر لفظ اشهد می رود

ذکر خواجہ بہاء الدین وخواجہ ہرون

ارشد اولاد وانجب احفاد صاحب شمس الدین خواجہ بہاء الدین محمد
وخواجہ شرف الدین ہرون بودند وبل شبل ابن الغیث وشبل ابن اللیث
وعباب ابن البحر وشعاع ابن البدر ونور ابن السراج الوہاج وفجر ابن
الصباح الوضاح ہم در مبدا ریعان عمر وعہد با بات الصبی آیات
شمائل کرم امارات الشبل یوسد والہلال یبدر در ناصیہ میمون ہر یک
ظاہر ولائح وصغیر وکبیر را حقیقت

شعر

اصاغرنا فی المکرمات اکابر — وآخرنا فی الماثرات اوائل

واضح ولائح برادران ہر دو بحکم آنکہ مصراع

ازآن پر ہنر بے ہنر چون بود

ومن اشبہ اباہ فما ظلم وفرع الشئ یخبر عن اصلہ در استحکام قواعد
علوم واستنباطات صور فضائل نفسانی کہ حقیقت انسانی بحصول آن
صحت می یابد در حلبہ رہان تحصیل ہم تک بودند اما خواجہ ہرون
مسابقت نمود ودر فنون آداب ماہر ومتبحر شد۔ سرعت ذکائی در استنتاج
قضایا چون برق خطاف ولطافت طبعی در مبارات صفا ہوای شفاف را
شکنندہ مصاف نظم ونثرش افسانہ اہل زمانہ وحسن تلویح وترشیح ترانہ

آشنا و بیگانه با تمسّک باہداب آداب در تعلّم علمِ موسیقی رغبت نمود و
صفی الدین عبد المؤمن ملازمِ لیل و نہار شد و رسالہ شرفی را موشّح بالقاب
او در معرفت نسب و تالیف و تحقیق ابعاد مبتنی بر جداول تصنیف کرد و
بارشاد آن استاد شہباز بلند پرواز این علم و بلبل خوش آواز فنن این فن آمد
امّا خواجہ بہاء الدین در مفتتح نشو و نما بحکم یرلیغ جہانگشای متقلّدِ حکومت
صفاہان و تومانات عراق و یزد شد و در اقتناء علوم و اجتناء ثمرہ فضل
ہرچند تارک نبود فترتی راہ یافت وَقد قیل العلم لا یعطیك بعضہ حتی
تعطیہ کلّک تمشیت مہامِ اصلی و تنفیذ احکامِ ملکی و اظہار قدرت و
اعلان سطوت را سیہائی کرد کہ ناسخ حکایات سلف شد از ہیبت بأس
او شیر عرین تن بہ روبہ بازی دادہ و از مخافت نکال او ملوک اطراف
و اکابر ایام در خیالات نعاس صورۃ ہلاک مشاہدہ کردہ، چون نفوس
اہل صفاہان من حیث الخلقۃ باراوح شریرۃ مناسبتے داشتہ
است بکلّی درِ عفو و اغماض بربست و پشت ہمّت بر حریف شفقت
و مرحمت کرد اگر سخنے نہ بروفق ارادت استماع افتادے تا بجرائم
صغار و کبار چہ رسد جانی را بر بادیل خاندانی را بدست استیصال
می داد علی ہذا چند ہزار تن بانواع قتل و تنکیل و مثلہ و اغراق و احراق و
تمادی مدّت حبس۔ از فسحت معمورہ حیات بوحشت خانہ مطمورہ ممات
پیوستند ارکان دولت و نوّاب دیوان و طوائف صدور و اعیان و سائر
خدم و مقربان و کافہ اہالی صفاہان در شب کہ بستر استنامت را فرش

می کردند چون زبانۂ شمع برسر وجود لرزان بودند تا روز دیگر از چنبر قہر او چگونہ خلاص خواہند یافت، سبحان اللہ نفس انسانی برین صفت مجبول کرد کہ قوتِ غضبی او۔ التی ھی مظھر لسوق الغلبۃ والانتقام ومصدر لشدید البطش والاقدام تا این حد استخدام نفس ناطقہ کردہ باشد کہ بزواجر عقل وحواجز شرع ومراسم عرف منزجر ومرتدع نگردد وھرچند نصائح ومواعظ را استماع کند وشفاعت وضراعت بیشتر نمایند قساوت وعناد وشتاطت ولجاج زیادت قوت گیرد، بواسطۂ افراط در اراقت دِمار واِفاتت ذما وقلت بخشایش او اہالی اصفہان کہ بمکابرہ خود بخود محلات با محلات بتیغ وکارد در یک چشم زدن صدتن را ہلاک می کردند ودر شب از اوباش ورنود وسراق در اسواق مکنت جواز بحقیقت نہ مجاز مفقود بود ونعمت امن وامان برہمگنان منغص ومشوب در اندک مدت چنان منقاد امر وندعان طواعیت شدند کہ زراع وارباب دہقنت وفلاحت در شب اسباب حرث وآلات حفر وبذور وعوامل را درصحرا بوکیل بطش وسیاست مفرط او می سپردند واگر کسے احیاناً پنہانی بعضے را از آن بخانہ آوردے۔ روز دیگر زرع حیات آن بیچارہ بداس فنا محصود گشتے پیشین محافظت محلات را بر روسا واسفسالاران مفوض گردانیدہ بود وحکم راندہ تا اہل اسواق نیز بشب دکاکین را بانواع امتعہ واصناف اطعمہ می گذاشتند بے حارسے وحافظے وخود بخانہا می رفتند وہیچ آفریدہ را مجال آن نہ کہ در ماکولات خسیس وکیف امتعۂ نفیس تصرف وتخلیطی نمودی از ثقات

استماع افتاده که در آن تاریخ در سواد واللیل اذا عسعس طائفهٔ حرس سبیل عسس طوف می کردند شخصے از ایشان بر دکان ناطفی گذر کرد قرصی از آن برداشت و دو درم سیم که مضعّف ثمن بود بر گوشهٔ دکان نهاد روز دیگر که قرص خورشید را بر لب تنور افق آوردند صاحب دکان عوض ناطف نفروخته را چون سیم دید هر چند بهاء زیادت بر کار نشسته بود سامان اخفاء یارا تثبّت نداشت چون سیماب در اضطراب بدرگاه آمد و سیم را بحجّاب نمود صورة قضیه بعرض رسید در حالی فرمود تا آن شخص را که این حرکت کرده بود چون کرشی از معلاق در آویختند

لمؤلفه

مردمان را بے رویّت کشته ہمچون گوسفند
از برائے چشم زخم الحق بسوزان گوسپند

حکایت کرده اند که غلامے داشت نیکپئ نام نیک محرم اسرار و جهینهٔ اخبار بود شبے اورا بفرستاد تا میان اسواق بر آید و احتیاطے نماید تا جمعے که بمحافظت دروب و محلّات منصوب اند طریقهٔ حزم مسلوک داشته اند یا شریطهٔ تیقّظ متروک از ایشان کیست عاقل و بیدار کدام است غافل و در پندار بعد از تطواف باطراف و اکتناه جادهٔ تفحص عرضه داشت که فلان شخص را دیدم از مقدّمان اهل پاس مستعد کار و بیدار دل هوشیار دیدبان عزمش دزد اندیشه را بر در لقب استوار گرفته و نگهبان حزمش با طلیعهٔ غیب در اوّل بکمین دو چار خورده و دیگرے را

یا فتم در موضع حراست نشستہ ولے لشکر خواب در و بام شہرستان دماغش فرو گرفتہ وعملۂ حواس را الاّ متخیلہ از اعمال معہود معزول گردانیدہ و سد دیگر از مقام احتراس غائب بود و مستحق عتاب زمانۂ عاتب روز دیگر چون نقاب لمعان آفتاب دریچۂ صبح را نقب زد و یتاق داران سیّارہ در وثاق تواری خزیدند حکم فرمود تا آن سہ کانہ را ہر یکے ہفتاد و یک چوب تادیب را تقدیم کنند۔ شیخ الاسلام جمال الدّین تقریر فرمود کہ درین حال حاضر بودم از خدمتش سوال کردم اگر این دو کانہ سبب غیبت یا عدم احتیاط مستوجب عتاب شدہ اند آنرا از روئے عقل محلی می توان نہاد یاری این شخص کہ بر احوال محیط و در کار محتاط بودہ و پہلوۂ استراحت بر زمین نسودہ چون جالب مواجب نواخت نمیشود چرا در زمرۂ ارباب جرائم انخراط یافتہ در جواب گفت معاقبت ایشانرا سبب ہمین تقصیر و اہمال است امّا مواخذت این شخص کہ بمراسم محافظت قیام نمودہ جہت آن رفت کہ چون نیکپی در ظلام لیال دزدیدہ بر سر او رفت از سر اغفال او را مواخذت نکرد و تفحص حالی و استخباری نمود کہ درین وقت باعث بر خروج چہ مصلحت بودہ۔ روزے عزم رکوب فرمودہ بود در جلالت و ہیبتے کہ سلاطین روزگار را امیسر نبودے شخصے در زینت و ابہت او بر عادت عوام کہ بر دیدن شوکت حکّام مولع باشند نظری بر گماشت بجانب آن بیچارہ ملتفت شد و او را پیش خود خواند و سوال کرد کہ در چہ نظر میکردی زبان آن بے گناہ

بگره گره منعقد شد از سر خشم فرمود تا چشم جهان بین او را لبسر کارد از طبقه حدقه
بیرون کردند۔ این اعجوبه مشهور باشد که طفلی از اعزۂ اولاد در کنار
داشت ناگاه بر قضیت حرکت اطفال انامل او محاسن پدر رشد
بایمان مغلظ تمسک نمود که او را از معلاق در آویزند۔ چون از کبار ائمہ وملوک
واعیان دولت کسے را یارائے تشفع یارائے تمتع نبود آن طفل را در ازاری
بستند وتصدیق یمین را از معلاق در آویختند۔ طوایف صفاهانیان چون
این جنس رقت ورحمت وشفقت ومحبت او در حق فرزند دلبند مشاهده
کردند چهرۂ حیات ایشان معفر وچشمۂ عیش مکدر می گشت تفاصیل انواع
عقوبت وقتل مستشنع وتهور وتجبر او محرر را بملالت وملامت مؤدی میگردد
اما سبب اعتبار واتعاظ متأملان این چند سطر در قلم آمد تا عاقل درحکمت
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ نظری کند۔

بیت

میازار مورے که دانه کشست

که جان دارد وجان شیرین خوشست

واز سر فرموده مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ بر اندیشید وبر هدم اساس الآدمی بنیان
الله۔ تا مجال جهد وامکان باشد اقدام نماید چه آفاتت چیزی که استدراک آن
بیش در حیز اقتدار نخواهد آمد آسان آسان بے تأنی وروّیت از مقتضے حکمت
وحکومت نباشد، والعجب از بزرگان صفاهان روایت است
که بعد از وفاة او در یک دفعه میان اهالی خصومت قائم شده

بمقاتلت انجامید تعداد کشتگان کردند هزار و هفتاد تن زیادت از آنچه
در دورِ حکومت خواجه بهاالدّین از صحبت احبّا مهجور گشته بودند بقتل آمده اند
قال النبی صلی الله علیه وسلم کما تکونون یولّی علیکم وشک نیست
تقدیم وعید عاجل با عوام النّاس که از موعد تخویف اجل محترز نیستند
عقلا موجب مصلحت و غبطت حال دین و دولت می نماید و قاعدهٔ
ما یزع السلطان اکثر مما یزع القرآن مصدق آنست امّا آنرا نیز
حدّے محدود و شرطے مشروط تواند بود که افراط و تفریط در آن باب
خلاف رای اولی الالباب باشد و خیرُ الامور اوسطها هرچند در شیوهٔ
غلبه و انتقام مبالغ بود باضعاف التزام طریقهٔ بذل و سخاوت نمودے
و امداد صلات و عطیّات خصوصًا بر ارباب آداب فائض داشتے و
در تعظیم قدر و اجلال شان علما هیچ دقیقه مهمل نگذاشتے اوقات خود را
مقسوم و موزّع گردانیده بود ـ چون از صفّه بار برخاستے ساعتے ببساط
مذاکرهٔ اُدباءِ الاخوانِ خیرٌ من مغازلة الغزلان بگستردے و
استرواح را لحظهٔ با افاضل ندا بتجرّع کاسات عقار استیناس کردے
باقی اوقات را مصروف اتمام مهمّات ملک و موقوف بر استکشاف احوال و
تعرّف عقاید طبقات مردم ساختے و اندک زمانے از شب قسم حرم و لذّت
استنامت بودے و دوّر و قصور پادشاهانه بساخت و متنزّهات و
متفرّجات که ارائک و حجال و مراتع و ریاض فرادیس عدن از رشک آن
تشویر خوردن گرفت بپرداخت و با آنکه در اعتلاءِ مدارج سموّ و امتطاء غوارب

مجد و استیفار قوانین لذات و استکثار فنون تنعمات تا این غایت بود
چون برادرش خواجه هرون در اسالیب آداب و قوالیب فضائل
و استبصار زیادت داشت با وے نوع حسد و غبطتی مے ورزید،
مال مقتنیات وجاه و مکانت مجازی که پای مال زوال و انتقالست
در مقابلہ فضائل ذاتی که در اولی و اخری نفس بدان زندہ حقیقی باشد چه
فن زند مال مادۂ حظوظ جسمانی است و علم ممد قوت روحانی پس چند انکه
روح را بر جسم رتبت ترجیح باشد علم را بر مال مزیت خواهد بود مال از
تعرض ارباب تغلب و اطماع سراق و کثرت انفاق سغبۂ آفات و
مخافات است و علم از استلاب و انتهاب هر قاصد مصون و مسلم و باشاعت
و انفاق و اساغت کوس افادت متزائد و متضاعف۔ مال با علم کجا مجال
مجارات یابد مال مادہ ایست که در جوف خاک و مزابل از خوف ضیعت
ودیعت نهند و علم صورتے که از نتیجۂ عقل فعال بر لوح روح نقش پذیرد،
بدین مقدمات اگر او را نوع غبطتی بودے دور نمودے تحقیق این دعوی را
بعضے اکابر فضلاء عصر شفاهًا تقریر فرمودند که در بغداد دفع ملالت را
خواستند که گلگون کمیت را در میدان عشرت بخلوت جولانی دهند و
لحظۂ از حوادث ابلق گردون و تراکم ازدحام اغیار کنارے جویند۔ پیش
از طلوع آفتاب منوچهری چهرانوری هیات مسعود طالع بر قبۂ چرخ
ازرقی رخصت احضار بتان فردوسی وش و ساغرهاء لطیف عنصری وادند
برادران هر دو فرقدین آسا در مجلسے سپهر آئین با چند محرم از ابناء کرم و اتراب فضل و ادب

بیت

چون بحتری واصمعی وجاحظ وصابی
هر یک گه شعر وادب وفضل وترسّل

بنشستند بموضعی چون بدایع دُمیۃ القصر بلطائف آراستہ وبہ نزہتگاہی مانند روائع حدیقۃ الحدائق بطرائف پیراستہ، مشروبش اعذب من سلسال السلسبیل وارق من منظومات الصاحب الجلیل ومشمومش اذکی من ریح الشمال واطیب من قول من قال

بطیب نسیم منہ یستجلب الکری ولو رقد المخمور فیہ افاقا

چہرۂ شاہدان دلکشاتر از بدریات متنبّی وطرّۂ ساقیان درہم تراز درعیات معرّی علاقۂ چنگ غیرت مزامیر داؤدنبی وبازگشت قول مقولات ابراہیم ضبّی نشید رسیلان رسائل صابی وترانۂ رقّاصان معمولات فارابی، برجای خرمنِ گل۔ ربّات اغانی ودر عوض الحانِ بلبل۔ رنّات مثانی، مغازلات ظریفان چون محاضرات راغب مرغوب ومناقشات حریفان غدار رجان چون قوت القلوب عیش می پرستان از ایہامات جان بخش کمال بحدِ کمال رسیدہ وسرود سرمستان از غزلیات اثیر بفلک اثیر پیوستہ وملمّع دلپذیر خاقانی در گوش ارباب ہوش جای گیر آمدہ

شعر

اذا ما الطیر غنّت للصّباح اجب داعی معاطاۃ الملاح

ہوا پر خندۂ شیرین صحبت

بیار آن گریهٔ تلخ صراحی

ادق فضلاتہا فالامن عطلٌ   تحلیہا بوشیٍ اووشاحِ

قبای صبح را مشکین زره زن

ببوی زلف ترکان سلاحی

همه را گوش مستغرق نغمهٔ عود ساز و دماغ مستنشق بخور عود سوز و زبان تکرار این قول دل افروز

ای یار عود ساز و نگارین عود سوز

یک عود را بساز و دگر عود را بسوز

درین مجلس مولانا صفیّ الدّین عبد المؤمن واسطهٔ قلادهٔ انس بود چون خواجه هٰرون را قوت اطراب شراب تاثیر کرد از روی استزادت عیش و عدم تکلّف و حصول انبساط گفت اگر صفیّ الدّین ما را از خوان فضائل خود نوالهٔ دهد و از زلال طبع لطیف عُلالهٔ بخشد لحظهٔ بنبض آن مستقی صورت همه تن شکم بساید چه شود خواجه بهاء الدّین بطریق باز خواست گفت با امثال مولانا صفیّ الدّین چگونه بمجرّد لقب در خطاب بنده کنی پس روی باصحاب کرد تقریری چون آب که همانا هٰرون در خاطر دارد که چون من خلف صدق صاحب دیوان باشم و درّهٔ از صدف شرف خلافت در سمط زوجیت من منعقد و پسرم را نام مامون است، و خود حاکم بغداد هم که مقرّ عزّ خلفا بوده و فضائل بی حد و اعداد پس اگر بر عادت خلفا او را صفیّ الدّین خواندم مستغرب ننماید

خواجه هرون با آنکه شیمت استعلا وخشونت ومناقشت برادر معلوم
داشت درجواب بطریقی که فنون آداب را مستجمع وصنوف لطائف را
شامل بود گفت هرچند خواجه چنین میفرماید چون این معانی صورة قضیه و
حسب حال است وآنها که بزبان اشرف انهاء یافته باسرها حاصل عذر را
مجالی نماند القصه چون کار او بواسطهٔ عنایت ایلخانی بذروهٔ جلال رسید
ونوادر حکایات خیر کشی او وافراط در قمع واستیصال ملوک عراق
بررای پادشاه مکشوف می گشت آنرا بر کمال رجولیت ووفور صرامت
حمل می فرمود ع

وعین الرضا عن کل عیب کلیلة

وچندانکه صاحب دیوان ازغایت دلسوزی وشفقت برجان وجوانی
فرزند اورا ازاین اقدام واستهتاک منع می کرد وبادلهٔ عاقلانه وامثلهٔ
مقبلانه فرامی نمود که هرآئنه وخامت چندین قتل بیگناه متوقع باشد
موجب تحریک سلسلهٔ جلادت وداعیهٔ اشتعال نائرهٔ غضب می گشت،
عاقبت روزگار جوهر خود را در استرجاع مواهب واسترداد رغائب
پیدا کرد وستر ع

تنوعت الاسباب والداء واحد

هویدا اعراض امراض مختلفه واقسام اسقام متضاده روی نمود وقهرمان
الطبیعة قوة من القوی الالهیة فعلها التفرقة بین الملائم والمنافر که مدبر
ممالک قالب بود از اصلاح مواد وتعدیل مزاج وربط اعضا عاجز

گشت و رُوح حیوانی که قابل قوی جسمانیست فتور پذیرفت هنوز ایام حیاتش عقد ثلثین نگرفته و شب شبابش اثر صبح کهولت نیافته و پر غرابش حواصل پوش نگشته روز نامۂ عمر مقدر را بفذلک رسانید و از سر جملۂ چندان خیلا و تجبر جز حسرت و ندامت باقی نماند،

فغان از آفت این رنج ساز راحت سوز
فغان ز گردش این جان شکار جور پرست
که صورتے که بعمرے نگاشت خود بسترد
که گوہری که بسی سال سفت خود بشکست

یکے از اہل عصر تاریخ وفات اورا درین دو سہ بیت مندرج گردانید

بیت

رفتن صاحب آفاق بہاء الدین آنک
زحلش حارس ایوان وقمر دربان بود
زین جہان گذران سوی جہانِ باقی
در شب شنبۂ ہفدہ زمہ شعبان بود
سال بر ششصد وہفتاد وبر وہشت افزون
در سپاہان که از وخرم وآبادان بود

صاحب دیوان در غرقاب توجع افتاد وسمن برگ شیبت را بقطرات اشک لالہ گون آب می داد واز خاطر زادۂ خود می خواند۔ بیت

فرزند محمدا ے فلک ہندویت

بازار زمانه را بہا یک مویت
تو پشتِ پدر بودی از آن پشت پدر
خم گشت چو ابروے بتان بے رویت

اگرچہ دیگر اشبال و اولاد داشت کہ ہر یک بر فلک معالی بدرے تابان و درچمن فضائل سروی خرامان بودند اما عمدہ استظہار در زمان حیوۃ و مستعد احراز منابت و استنابت بعد از ممات او را می دانست۔

ذکر شاہزادہ قیدو و شرح بعضی احوال در زمان دولت او و تاختن براق ببلاد شرقی

قیدو نبیرۂ اوگتای قاآن بود و پدرش غازی اغول پادشاہ زادۂ عاقل عادل کامیاب دولتیار ہمت بلند۔ وخرد دور بینش دور از جدال و نزاع وقد صدق النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام العرق نزاع چون نوبت خانیت بقا آن عادل قوبلای رسید و حرکات آریغ و تمرد آلغو سبقت گرفتہ بود حکم فرمود تا لشکری دیرسون یعنی بسیار تا کنار آب آموی در آیند و تمامت شاہزادگانرا کہ در حوالی نہر ہر چند وقت صورت استبدادی در کارخانۂ تخیل نقش کنند و بواسطۂ آن در بند پند اشتی باشند از میان بردارند چنانچہ ایلچیان قاآنی بے شاغلی و اندیشہ پیش پادشاہ زادہ

هولاکوخان روند وآیند قید ومستشعر شده دم مخالفت وعصیان زد وقدم
درراه مجارات ومبارات نهاد وبدین حجت متمسک ومتشبث شد که پادشاه
جهانگشای چنگزخان دریاسانامهٔ بزرگ مشتمل بر قانون مراسم ملک گیری
ودستور کلیات احوال جهانداری وحاکی از مراسم تقدیم وتاخیر امور وهادی
بمعالم توفیر وتقصیر جمهور پیدا وروشن وصریح ومعین فرموده که تا از نسل
اوگتای طفلی رضیع در دائرهٔ احیا باشد از میان اولاد ونبیرگان مستحق و
وراثت تاج ورایت شاهی دوالی بر توالی اوامر ونواهی او باشد
بنابرین مقدمات پادشاه زادگان بسیار ولشکر جرار زیر رایت
حمایت او جمع آمدند وبرحدود تلاس وکنجک واترار وکاشغر وبلاد
ماوراء النهر استیلا یافت ودرمیان مغول ضرب المثل بر شجاعت وفرط
انتقام لشکر او زدند - وگویند هر پادشاه را که لشکری متفق ودلاور چون
لشکر قیدو باشد وعدلی وسیاستی بر صفت قوبلای قاآن ومراکب
جیاد چون اسبان قپچاق مملکت او زوال نپذیرد وتصدیق این تمثیل و
تحقیق این تاویل از اینجا متعین میشود که سالها میان او ولشکر قاآن
مناوشت ومقاتلت قائم گشت وچند نوبت لشکر دیرسون بمدت تهار
دیرسوی او شش ماهه راه منحدر شدند چنانچه لشکر قاآنی ارزن که آنرا
توکی خوانند در بیابان پاشیده اند وآب باران سحاب بر شح آب باران
سیراب گردانیده وبتاب آفتاب تربیت یافته تا بوقت زمان ادراک
ریع که مدت آن چهل روز بیش وکم تقریر کرده اند وجه علوفات وعلفات

ازآن ساخته اند باوجود تحمّل چندین مشاق وپیمودن راهها چون شب هجر دلبران درازودیریا ازروز مصاف منهزم ومکسور بوده اند ومساعی غیر مشکورویک نوبت لمغان پسر قوبلائے در تاریخ ۶۶۱ بنفس خود لشکر کشید اورا دستگیر کردوکثرت لشکرش دستگیر نیامد پس برقتل او باوجود قدرت مبادرت نمود واورا پیش منگوتیمور فرستاد بطرف قبچاق قوبلائے قاآن ازین حالت منزجر وپریشان شد وآئینۂ خاطرش هر دم ازنم تیغ لشکر او پرزنگار امتحان باری منگوتیمور لمغان را بسلامت باآئینی لائق باز ببندگی قاآن فرستاد وآنرا وسیلت تقرّب بدان حضرت ساخت مقصود که درجمله ظفر قیدورا بوده وهر نوبت که نصرت یافتے آن نواحی را درتصرّف خود گرفتے علی هذا تا سرحدّ خان بالیغ بعزم ثابت وجدّ بلیغ مسخّر گردانید وصفت لشکر اورا این کلمات مناسب تحریر است و کاتب هنوز درمعرض دهشت وتشویر بل حیرت وتقصیر عندهم القتالُ اقبالٌ والعیلة دولةٌ والسیف سیبٌ والعالیة غالیة والغائلة طائلة یشتاقون الی مقارعة النّصال کالعاشق العطشان الی المعاقرةِ والوصال یحبّون مجاجة الابطال فی حومةِ المکاشفة کرشف المحب رُضابَ المحبوب شفةً علیٰ شفةٍ قبلۂ زجّ رماح را قُبلۂ رخ ملاح شناسند وصیاح دلیران رجال نشید صباح قائنات غانیات حسان راقصات لاعبات پندارند چنانکه گفته ام بیت

نزد ایشان هست در هیجا چو نجروشیدکو

زخم رحم و ترس ترس و پاس پاس و بوس بوس

باوجود این شجاعت و شهامت هرگز در محاربت و قصد پیوستن بادی نبودے الا که لشکر قاآنی بقصد او حرکت نمودندے آنگاه مدافعت را از سرهٔ دولت خود مستقبل ایشان شدے و این طریقه از روی عقل بغایت مستحسن است و زبان شرع نیز بدفع صائل قائل لاشک کوکبهٔ نصرت مواکب او رتلقی می نمود و تمکن او بذروهٔ اعلی ترقی می یافت از حرکت عنانش باد با دولت متحرک می گشت و در سکون رکابش آتش بلاساکن بوقتے که حالت ناگزیر آلغو در افتاد و مبارکشاه جائے او گرفت چنانچه شرح داده آمد براق و باسمار و مؤمن نبیرگان چغتای که پدر ایشان توابود در حدود چغانیان یورت معین داشتند براق باستماع این حادثه لشکر کشید و مبارکشاه از مملکت ماوراءالنهر منصرف و خود را متصرف امور سلطنت گردانید و در اوزکند اوائل شهور سنه ثلاث وستین وستمایه بر تخت نشست و خزاین آلغو و هرغنه را در تحت تملک آورد

بیت

بسا که گنج نهادند و دیگران ستدند
چه سعیها که نمودند و عاقبت مردند
نبرد ملک بمیراث هیچ کس لیکن
بزخم قوت بازو و صفدری بردند

چون قید و بواسطۂ تلوّن احوال و انقلاب امور و قصد لشکر قاآنی از تلاش و کنجک در حرکت آمد براق خائف شد که مبادا قاصد بخارا و سمرقند شود و از تصرف او استنزاع کند بدین اندیشه مسابقت جست و بطرف قید و لشکر کشید در مقام آب خجند آتش اقتحام بر افروختند و باد حملات چنان جنبان شد که اجزاء خاک بے آرام گشت

بیت

ترنگ تیر و چاکا چاک شمشیر
دریده مغز پیل و زہرۂ شیر

پس لشکر قید و باتّفاق حملہ آوردند که جاش کوه باشکوه از هیبت آن چون ذرّه در ہوا سبکسار شدے - براق عزیمت بر ہزیمت مقصور گردانید و باز بخارا رفت و چون گوهر بخارا اپناهید و ترتیب جنگ و و ساختگی آہنگ مقاتلت از سر گرفت و برین پیش نهاد که چون از روز شمار خبر نداشت با اہالی و سکّان حساب سر شمار و تکالیف آغاز نهاد و پیش طایفو یوشا فرستاد که اہالی سمرقند و بخارا اگر بقاء خود و سلامت زن و فرزند می خواہند جریده از شهر بیرون روند تا لشکر که بے برگ مانده اند درآیند و آنچه داشته باشند غارت کنند و رکوب غارب مناہضت را راغب شوند ایشان با اکابر و مشائخ بشفاعت پیش آمدند و مقرّر کردکه بر ہر ہزارۂ و کارخانۂ تفصیلے مسمّی کنند بالش زر بخزانه رسانند تا در مصالح لشکر صرف کند پس اہل حرفت را اشباه وز

بساختن سلاح واصلاح آلات حرب مشغول گردانید بعزم آنکه بار دیگر خود را بیازماید ودر میدان تدارک جولانی نماید ع

تا بخت کرا بود کرا دارد دوست

اگر سبوی آرزوی از لب جوی جست وجوی درست بیرون آمد وآب روی نیک نامی برقرار ماند فهو المراد والا که از گردش طشت سرنگون سار فلک طشت نام وننگ از بام شناعت بر سنگ ادبار آید بطرفی دیگر بیرون رود وچون مور در طشت سرگردانی پیشه گیرد وسطل آسا خود را حلقه در گوش عنا رروزگار خیره کش سازد ناگاه قپچاق اغول با پنج سوار از خدمت قیدو براه ایلچی برسید وپیغام آورد که براق باز طریق خود رائی میسپرد وعواقب کارها نمی نگرد وبرعزم استیناف محاذات بالشکرما خود را وسکان سمرقند وبخارا را معذب ومنغص داشته آزموده را آزمودن ـ واصرار بر حرص وبیشی وآزمودن کار صاحب دولتان وهوشمندان نبود

بیت

چه شوریده دل وبیهوده رائی
که دائم آزموده آزمائی

چنگز خان بسبب آن ـ رکوب اخطار واعتبار اقطار را تحمل نمود ومانند رایت صبح در آفاق شهرت یافت وچون آفتاب در جهانگیری تیغ زنی اختیار کرد وخلاصه معمورات زمین را در قبضهٔ استیلا آورد تا

بافرزندان مدتی که در گیتی مهلتے یافتہ ایم بہ مسالمت وخوش خوئی و رفاہیت
وتن آسانی بسر بریم وغم گذشتہ ونا آمدہ کہ اندوہیست چشمۂ آن زایندہ
بلائیست محنت آن افزانیدہ یا شارت

شعر

لك الخير فاسمع انني لك ناصح مضى امس فاسمع اليوم ينفعك في غد

نخوریم

بیت

ہر کہ غم جہان خورد کے خورد از حیوۃ بر
رو تو غم جہان مخور تا ز حیات برخوری

بیت

بیا تا جہان را ابد بسپریم
بکوشش ہمہ دست نیکی بریم

مصلحت مصالحت است وہر ابراختہ رہمدیگر کہ حکم اتحاد دارد بخشیدن و
سراز چنبر سلامت بیرون نکشیدن تا باتفاق علف خوار وتیرت لشکرہا
معین گردانیم و تگاپوی بے حاصل ازمیانہ برخیزد قپچاق اغول پیغام
بگذارد طایفو ومسعود بیگ وہر کرا بخت یاور وعقل رہبر و دیدۂ خبرت
مصلحت بین وگوش ہوش نصیحت شنو بود این کلمات را کہ گوشوار گوش
خرد وتعویذ بازوے اقبال وخاتم یمین دولت راحی شایست پسندیدہ
داشتند وگفت محض اندیشۂ صواب وخلاصہ تدبیر درست اینست
وبرین مزیدی نیست برین قرار بنیاد وبرین بنیاد قرار افتاد کہ سالے

ترک مسمیٰ ستاندن از ماوراء النهر گیرند و میان شاه زادگان بعد از چندین مقالات ملاقات افتد و در عوض مطاولات ملاطفات رود و عقد مصافات بندند و حساب محاولات را راسًا برابر این نسخهٔ مفاصات نویسند پس در دشت قتوان حوالی رباط ابو محمد ترتیب طوی ساختند و رامشگران بر چنگ و چغانه پردهٔ نوا و عشاق که آواز معهود ایشانست بنواختند مراکب اندوه و عنا رایله کرده غناء یله یله گوش کردند و از سر بی غمی می در غمی

بیت

معیار عقل و داروی خواب فروغ روی
درمان درد و راحت شخص و غذاء جان
نیروی طبع و آلت نطق و صفای خون
دفع غم و شفای دل و راحت روان
اصل سخا و عنصر مروی و ذات حسن
عین تواضع و تن لطف و سر بیان

در هوای نوش چنان دو لشکر که پیوسته مقابل همدیگر تیرها آتشی در کمان چاچی کشیدندی بیاری رطلهاء گران سبک درکشیدند و تلویح و تصریح از انشاء مؤلف درین غزل قول مؤلف محرر می گفت

بیت

ای ترک گران سنگ سبک روح چه داری

گر هست گران یا سبک این رطل بمن ده

اگرچه پیش ازین از روے درروئی دورویه تیغ کینه می زدند حالی

بیت

همه رخ گل بصبح اندر زنغزی

همه تن دل چو بادام دومغزی

روی درروی ساغر زدند شهزادگان بایکدیگر خون رز خوردند و بلباس همدیگر متلبس شده همدیگر را اندای گفتند و روی زمین را ازین پس جرعه ریزه چون چهرهٔ عاشق اشک اندای کردند بمبرمات مواثیق و محکمات عهود از طرفین استیثاق رفت که از نفار و شقاق دور باشند و باتحاد و اتفاق مستظهر بعد از انحلال عقود حقود و اضحلال مُثار غبار نفار مقرر شد که هر یک از شاه زادگان بهزارهائے معهود و کارخانهائے خاص که در بخارا و سمرقند داشتند قناعت کنند و علفخوار لشکر براق در ییلاق و قشلاق معیّن گردانیدند و قید و لشکر خود را از آن طرف بخارا جاے داد چنانچه ایشان خطے فاصل بودند میان بخارا و براقیان ازین جهت لشکر براق تنک عیش بود و هم در مبادی صلح بر سر طیش خود عن قریب لشکری از طرف منگوتیمور منحدر شد ند لشکر قید و براے مدافعت ایشان از یورت خود منزعج گشتند براق عرصهٔ امانی خالی یافت و باز بنجار آمد و در اواخر شهور سنه ست وستین وستمایه مسعود بیگ را برسالت پیش اباقاخان فرستاد و اظهار مصادقت و مصالحت کرد و نظر او از ارسال و مراسله آن بود که احتیاط

کمیّت لشکر وکیفیّت راهگذر کند و درخیال مخمّر وبادل مقرّر داشت که
قصد این دیار پیوند با میدہی، مسعود بیگ بفالی چون نام خود مسعود و
عزمی چون عقیدت او درست ودلے مانند طالع مقبلان قوی از آب
آمو بگذشت وبهر منزل که رسید رعایت طرف احتیاط را دو سر اسب
با معتمدسے آنجا بداشت و در تیمار داشت آن والتزام طریقهٔ حزم مبالغت
کرد چون آوازهٔ وصول چنان صاحب دولتے روشن روان برسید امرا و
صاحب دیوان شمس الدین اعزازِ مورد وتبجیل مقدم را شرائط استقبال و
مراسم استنزال بجای آوردند صاحب دیوان اگرچه برمرکب فضل سوار بود
اما پیش شهسوار میدان معالی پیاده شدن واجب دید وهرچند مالک عنان
مکارم اوراعلی الاطلاق گرفتندے چون رکابش رسم پای بوسی اقامت
کرد مسعود بیگ از روی استحقار وراه از دورا گفت "صاحب دیوان
توئی نامت زنشان خوشتر یعنی تسمع بالمعیدی خیرٌ من ان تراہ"
صاحب دیوان خود را چنان می پنداشت که اگر آصف برخیا مصاف
او شدی از روی انصاف اوصاف خوانی وثنا رانی اورا بے خود
برزبان راندے اما درین حال بجز تواضع خجلت آمیز وتحمّلے غیرت
انگیز روی نداشت وجواب آن در گنجینهٔ سینه سربمهر گذاشت تا
بوقتی که فرصت انفاذ لشکر نصرت یاب ایلخانی یافت وبآتش غیرت
خاک دیار اورا بباد غارت وادبار داد واینجا مقام آن قصه رانی
نیست مسعود بیگ ببندگی حضرت رسید ترحیب وتاہیل وعاطفت

وسیورغامیشی فراوان یافت واو نیز باشارت وارسِل حکیماً ولاتوصه دراداءِ رسالت به عبارتی رایق واشارتی لایق وتشبیبی بی وصمت اختلال ومخلصی دلپذیرتر از سحر حلال

شعر

رَقَّ لفظاً فقیل خمرٌ حرامٌ　　راقَ معنیً فخیل سحراً حلالا

درتمهید قاعدهٔ موافقت میان روز وشبِ دو رنگ رنگ یکرنگی آمیخت واز ترکیب الفاظی چون آب روان نقش مقصود برانگیخت چنانکه از بهر نثار این کلمات درِّ نثار عقد نثره وثریّا وطرف کمر از جوزا بگسیخت آباقاخان فرمود تا بتدوار اقداح عتیق عقیق وتناوب کاسات راح رحیق اورا چون چشم خوبان مست گردانیدند امّا هنوز چون بخت ودولت خود بیدار ودرکار بود بعد از گذاردن پیغام واختصاص بسیورغامیشی وانعام مصدوقهٔ جواب هم از پردهٔ موافقت ومصالحت برحسب ودنا همکماد انوا وارتیاح بافتتاح درمراسلت معلوم گردانید روز سوئم در تفرّس سحنهٔ حال نوع تغیّری مشاهده کرده واثر بدگمانی درحق خود معاینه دید اجازت انصراف خواست اباقاخان یرلیغ داد بمراجعت واو بی توقّف بیرون کرپاس آمد وبر

بیت

تگادری که بیک حمله زیر پای آرد
اگر درازی امید باشدش میدان

زمین نورد چو شوق و فراخ رو چو ہوس

سبک گذر چو جوانی و قیمتی چو روان

پای عزیمتہ کہ ہزار بار بر فرق کیوان نہادہ بود بگردانید پادشاہ و امرا را از تخلیۂ او حالی ندامت افزود دانستند کہ پشتی نمود کہ باز روی او نتوان دید و علی الیقین بگمان باطل باز دست نیاید لمؤلفہ

تیرے کہ زقبضۂ کمان بیرون شد

ایلچی را از عقب روان فرمود تا ہر کجا دریا باز گرداند، اُلام بالام اسبان قُنا غ آسودہ ایستادہ و مرد زیرک کار افتادہ چہ جای توانی باشد چنان راند کہ در چہار شبانروز بکنار جیحون رسید و از آب بگذشت چون بخدمت براق رسید مشاہدات احوال را حکایت کرد و وَلُوع او در نہضت بدین جانب مزید پذیرفت مصراع

تو گوئی حکم کارش بر بدی رفت

پیش قید و ایلچی فرستاد کہ سبب ضیق رقعۂ علفخوار در یورتے کہ معین شدہ بود لشکر زندگانی نتوانستند کرد و بالضرورۃ باز بخارا نقل کردہ شد اکنون اباقا ملکے عریض دارد اگر قید و آنرا مصلحت داند لشکری راند فرماید تا من از آب چون باد بگذرم و آتش قہر خود را در آن خاک فروغ دہم و طرفے را از آن ممالک بدست گیرم این الو کہ مطابق رای و ارادت قید و افتاد و افوق شیٔ طبقلۃ برخواند چہ گفتہ اند نیکبخت آنکس است کہ صید مقصود بکمند دیگران گیرد و خردمند آنکہ تیغ بیگانگان گردن دشمن خویش

زند خواست تا نقطین او کند و شجرهٔ یقطین دولت اورا که زود بالاکش بود بصرصر قهر اباقاخان ناچیز گرداند و جهانے از شطط و شکاست وجفا وقساوت او آسوده گرداند در جواب دلنمودگی ها فرمود و بر تصمیم این عزیمت و تصویب این رای تحریض نمود و یرلیغ فرستاد که شهزادگان احمد بوری و نیکپی اغول و بالغو بالشکرهاء خود مساعدت و معاضدت اورا از آب تیخ آب و معبر ترپذ بگذرند و جباد و مبارکشاه و قبچاق باتفاق براق از گذر آمویه عبور کنند و کوکاجو بزرگ و بانیال از خیوه که معبر خوارزم است و کوکاجو کوچک از گذر منک کشلاغ در آیند و بیک جاے مجتمع آمده در اهتمام رایت براق باشند تا این عزیمت بتصمیم رسانند چون ایلچی مراجعت کرد براق با حتشاد و استعداد مشغول شد نخست یاسا فرمود که هیچ آفریدهٔ باسب اختای برنشیند و چندانکه یابند جهت لشکر بستانند و چریکچیان علیق هریک سر اسب را هر روز هفت من جو و گندم دهند تا فربه شود بدین واسطه غلائی تمام پیدا شد و چندان گاوان که در آن دیار یافتند فرمود آنرا کشتن و از پوستها سپر گاو ساختن الحق سپرے که از پوست گاو عجایز سازند نیکو دافع تیر حوادث لیالی باشد بدین موجبات خلایق در مضایق ناکامی افتادند و کس را مجال دم زدن نے و بدین بسنده نکرد جهت ساختگی ما یحتاج لشکر و تغارات ایشان فرمود تا بخارا و سمرقند را غارت کنند باز مسعود بیگ که پیک مسعود پئے رحمت آسمانی بود اورا مانع گردید و گفت تخریب ولایتی موجود

درقبضهٔ تصرّف پادشاه بتصوّر استخلاص ولایتی موهوم خارج ازحوزهٔ تملّک مقتضی خرد وکیاست نباشد وہمین قدر رعایت باید کرد که اگراین کار درعقدهٔ امتناع ماند ومراجعت افتد ازبخارا به ترغولے وبزلی لشکر پادشاه را مددے توانند داد براق چون سخن حق بشنید وجواب نداشت درخشم شد مسعود بیگ را هفت چوب فرمود زدن امّا دست ازغارت کشیده داشت واو بر مثوبت اعظم الجهاد کلمةُ حقٍ عند سلطانٍ جائرٍ فائز گشت پس ازشهزادگان که بحکم یرلیغ قید واستصحاب براق رامعیّن شده بودند جبادو ومبارکشاه وقیچاق اغول بخدمت او پیوستند وامرا یاساور بزرگ ویاساور کوچک ومرغاول وجلار تا ی ہمین سبیل دیگر شهزادگان تخلّف کردند براق صدهزار سوار عرض داد ودر شهور سنه سبع وستّین وستّمایه ازآب آمو بگذشت وبخراسان آمد وازحدّ بدخشان وکشم وشبورغان وطالقان بنده ومُروجق ومروشاهجان تا نزدیک نیشاپور مسخر گردانید وازشعرآءِ عصر یکے درحق او گفته بود

بیت

زان موی که برپشت خود انداختهٔ

زان موی توآموی بگیری بے شک

دراثنآءِ تحریراین ذکر یکے ازحاضران این بیت املا کرد درجواب گفتم ازین سیاقت نظم معنی حاصل نمیشود ہما نا راوی ازقبیل آفة الشعر من رواة السُّوءِ بوده بلی حسن ایهام ورابطهٔ الفاظ بدین وجه پسندیده می افتد

بیت

زان روی تو آموی بگیری بے شک
کان موی تو بر پشت خود انداختهٔ

در تضاعیف این حال میان شاه زاده قپچاق وجلار تای گفتاره شد قپچاق آزرده گشت وحبل موافقت که خود مبرم نبود بگسست وپشتے که همیشه از همه روی برروی داشت بنمود وبالشکر خود مراجعت کرد در راه هر کجا رسید دست غارت برکشاد وبخارا را ازین چاشنی بے نصیب نگذاشت القصه براق بهوس استصفاء مملکت ایلخانی عرصهٔ تمنّی را طول وعرض داد با شمشیر براق چنانکه ببرق در مکامن احداب سحاب نفوذ یابد بر لشکر شاه زاده بسین دوانید وایشانرا بعد از طراد وعناد مانند کواکب که از انسلال تیغ یک سوارهٔ چرخ متفرّق شوند منهزم گردانید ودر مبادی خروج گورگان ایلچی را پیش برادر خود نگودار اغول که ببندگی حضرة اباقاخان بود فرستاد معلم بدانکه ما بالشکری چون بحر زاخر در تموّج بر عزم تفرّج ملک اباقا از آب آمو عبور خواهیم کرد وآن دیار را معسکر چریک ساخت باید که آگاه از روزگار ومترصد کار پیکار باشد خطّ را در جوف قبلی تعبیه کرد چون ایلچی تبلیغ الوکه براق بجای آورد از عقب خبر رسید که براق از آب گذشت وبالشکر پادشاه دستے برهم انداختند بل بسیار سر در خاک وتبسین در هرات اقامت کرده واستمداد لشکر واستنهاض رایت ایلخانی نموده پادشاه نیز مستعدّ کار ومستعر آتش

حرب گشته بحدود آذربایجان و عراق آمد کثمت را بالشکرے موفور و اُهبتی نامحصور مقدمّة بسمت خراسان نزدیک تبسین مدد لشکر پیشین را روان فرمود و باخشا د لشکر از اطراف ممالک معموره ایلچیان چون آب از سحاب و آتش از اصلاب صمّ صلاب جدا گشتند درین میانه نکودار از سر استشعار بالشکر خود گریخته راه گرجستان گرفت و روزگار را خود چنین است شعارا باقاخان خواست که اوّل متدارک حال او شود تا عصیان تمرّد او چون امراض عادیه بدیگر پادشاه زادگان سرایت نکند شیرامون نوئین را با آن قدر لشکر که متشمّر و حاضر بودند بر اثر او چنانکه رجوم نجوم در عقب شیاطین ساری گردد بفرستاد بعدما که ملاقات فریقین دست داد

شعر

خروشے برآمد زهر دو سپاه
برفتند یکسر سوے رزمگاه

مکاوحت و مکافحت دراز کشید و مصاولت بمطاولت انجامید سکزی بهادر از امراء نکودار حمله آورد و قریب پانصد نفر از اعوان شیرامون قراب مرهفات گشتند باز لشکر ایلخانی در آن کرّ و فرّ فیروز فرّ و مظفّر شدند و بمدد توفیق ربّانی در حملات متوالی سکزی بهادر را بقتل آوردند و فوجے تمام از آن لشکر در ثغار دمار کشیدند و برخے را در قید اسار گرفتار نکودار سامان قرار ندید بایک هزار سوار در باطن گرجستان رفت و باداؤد ملک در استلاذ و استیمان زد و دختر خود را بوے داد تا اگر بمصاهرت مظاهرت او

ذوصل بجی

از غائلہ مخالفت مامون ماند فوج گرج راذُخل نُخل وخبث عقیدت در حرکت
آمد قصد پیوستند تانکودار را ہلاک کنند از رجس مکیدت ایشان خبر یافت تلقین
ملقن توفیق النار ولا العار والمنیۃ ولا الدنیۃ برخواند وبقوادم
عُقاب در خوافی لیلٍ کلون الغراب - وفی المثل اللیل اخفی للویل خود را
بیرون انداخت وایلچی بحضرت روان گردانید ودر مقام اعتذار بزبان
استغفار بعفو واغماض ایلخان توسل نمود چون شرف تکمشی را دریافت
اباقاخان اورانواخت وسیورغامیشی فرمود بکلّم استمالت گرد رعب
وہراس وخوف ویاس از ناصیۂ حال او گم کرد از تغیر نیت وخروج از
ربقۂ طاعت سوال فرمود عرضہ داشت کہ از براق خط آمد مشتمل بر
استغوا واستغراو تحریف از جادۂ وفا واخلاص ہرچند عقیدت من بندہ
آنرا منکر بود ایلدر بہادر وکوکاچی مرا بران اقدام تحریص کردند
کیفیت ماجری کماجری بموقف عرض پیوست اگر دراز آر بادرۂ نسیان
حقوق ونادرۂ عصیان وعقوق تیغ عقیق گون قورچیان راچند قطرہ از
عروق حبل الورید مخضوب می فرماید ع

سر اینک بزن تیغ فرمان تراست

واگر عاطفت بندہ پرور شاہ آیت غیر مغضوب برمی خواند وبخلعت
ابقا بندہ را کنت تدارک آن وحشت در نیک بندگی میدہد از عفو گناہ سوز
کہ شفیع ہر مجرم ومحرم ہر داد خواہ است غریب نماید بیت

خرد را مے ببندد چشم را خواب

گنہ را عفو شوید جامہ را آب

از استماع عبارتے کہ ترجمۂ آن این کلمات بود بواعث مکارم پادشاہانہ ودواعی مرحمت خسروانہ در حضرت آمد ومزید عاطفت بعد از عفو در قدرت مبذول داشت ھر آئنہ حسن اعتذار ولطف مقال در استقالت عثرات تاثیری عظیم دارد، امراء صاحب فریب راکہ قریب شاہ زادہ بودند ودام خدیعت در شاہ راہ او نہادہ بر تیغ بے دریغ گذرانید و نکودار را القوریشی نوئین کہ صورت گر طبیعت مانند او صورتے را از تتار چگل وقبقل وقرلغ وتقی برنینگیختہ بود سپرد چون این شاغل کفایت شد واین مہم ساختہ گشت بایقانی وافی وامعانی شافی وحکمی جازم وتدبیرے حازم ورائے پیر وبختے جوان برائے اخماد جمر وتسکین نابض شر ودفع عارض عیث براق با پنج تومان لشکر عزیمت بلاد شرقی فرمود ابتای نوئین را با نوداون بہادر بسبیل منغلہ از مقدمہ بفرستاد ورایت نصرت نگار پادشاہ زادگان یزدار وقنغرتای واجای وتکشی ونکودار وہولاجو وامرائے ارغون آقا وارغسون وماز وق احمد وکوجک وتیمور والینا ف و منکسار وعبداللہ پسر تولاک باورچی واراچوک برفال میمون وطائر ہمایون درحرکت آمد، چون بساط خراسان بسنابک مراکب لشکر ایلخانے بر بسیط محیط فلک سرفرازی کرد ولشکرہاء آن حدود جمع شدند اعلام حضرت رفت کہ میان براق وپشمت بے مجاملہ مجاملہ بسیار رفتہ و لشکر ایلخانی در مدت یک سال کہ براق آنجا اقامت ساختہ انضبار ونزجا

تمام یافته براق رادو میر بهادر بوده که روی رزمهٔ بهادری ولشپت سپاه
صفدری در آن عهد ایشانرا دانستندے یکے را نام جلاتتای که گمان
او بیقین نه گمان چون چرخ فلک دست خوش هیچ آفریده نگشتت ودیگر
مرغاول که باحصول شجاعت وفرزانگی وکمال پر دلی ومردانگی علم یای
یعنی استعمال حجر المطر نیک دانستے ودعوی کرده بود که اسب قنغررا در
قنغر الانک ببندم واسب آلارا در الاطاق اطلاق کنم والّا برائے استجمام
لجام را از سر ایشان فرو نگشایم ونماز زین خشک نگردانم وپور بهادین بیت
از قصیدهٔ که در مدیح صاحب شمس الدّین نظم داده بود اورا خواسته است

بیت

مرغاولِ فراق تودر ملکِ صبر کرد
بالشکر بُراق بغارت برابری

اباقاخان لشکر رابطرف هراة کشید ودر مقام آب سیاه آتش
محاربت را روشن برافروخت

بیت

چوزد بر سر کوه بر تیغ شید
چویاقوت شد روی گیتی سفید

خسرو سریر زبرجدی گوشهٔ تاج مغرّق را آشکار کرد واز بیم تیغ قورچیان
ضیا حشر ستاره در مامن احتجاب گریختند اباقا افراسیاب همّت چون
جمشید وش وفریدون فربود ولشکر تهمتن دل ورستم توان زین را نیز

از تعرض مواکب و تصادم مراکب روئین تن گردانید از طرف دیگر براق نیز بادلے قوی و روعتے تمام و شوکتے وافر در میان لشکر که روی خود راهبر در صفات مصقول ندیده بودند و چون ابروی خود پیوسته کمان کشی عادت کرده بر نشست و غبار فتنه تا اوج آسمان برخاست بعد از تسویه صفوف و تعبیهٔ لشکر قلب و میمنه و میسره و جناح و ساقه را بپردلان جنگ جوی و بهادران کینه ور بیاراستند و در قلب فریقین چون دل عاشقان از هول روز وداع

بیت

پلنگ و شیر بجنبید بر هلالِ علم
تن از نسیج بهائی و جان ز بادِ شمال

عرصهٔ مجادلت را بدست بغضا بسط و قبضهٔ اسیاف را قبض کردند و زمانه در میانه بصد هزار دیده نظارگی

بیت

تا آتش اقبالِ که بالا گیرد
تا قبضهٔ شمشیر که پالاید خون

دلیران معسکرین بر بادپایان آتش سیر خاک را از آب چشمهٔ تیغ سیراب گردانیدند چون آسیاءِ حرب دائر و کوس طعن و ضرب مالامال شد آسمان از گرد تیره چادر غبار در سر کشید و زمین از بریق سنان آسمان صفت بزواهر نجوم مکلّل گشت

بیت

زسم ستوران در آن پهن دشت
زمین گشت شش شد و آسمان گشت هشت

تیغ با گردنان زبان سرزنش دراز کرده و سپر روی سخت پیش آورد ابروی
کمان بیک کرشمه از گوشهٔ چشم چون غمزهٔ بار ناوک خون ریز روان کرد
هر سر که بتدای گرز و گوپال ملزم نمی شد تیغ آبدار بحکم قاطع آنرا بفیصل
می رسانید و وثیقهٔ عمر او را بخون مسجّل می ساخت مغافصةً براق با جلار تای
از میمنه در آمدند و بقوّت صدمات میسره را که در موازات بود و
ارغون آقا و شیکتور با یک تومان لشکر سپرده برگرمت و براند
چنانکه باد صبا برگ بنگهٔ وَرد و زد و ردّ بیس نگرد دو ایشانرا هم در زخم زدو
بدان سو بیرون شد تا علم را بردار دخود علم از آن ارغون اقا بود او تقاعس
نمود چندانکه باد آن صولات مترادف و حملات متعاقب در گذشت
نزدیک آمد که برا قیان گوی مراد و ظفر را بچوگان شهامت بکوی مقصود
رسانند سنتای نوئین پیاده شد و بر سر صندلی نشست و گفت هر کس
که امروز در حومهٔ وغا پای تثبّت و مثابرت بیفشارد من آنرا چگویم
آنرا خدای داند و روان چنگز خان ما ـ اینجا جان را خواهیم در باخت
و بر دشمن تاخت + و پور بها راست

بیت

حملهٔ عشق ترا تاب من آورد م وبس

ہمچو درجنگ براق از ہمہ میران سنتای

بدین سخن لشکر را سکون جاشی حاصل آمد و بازگری نمودند مدارات به مبارات بدل شد ثانی الحال عزم مقابلہ ومقاتلہ کردند وروی باصالت در مصادلت واطالت در مطاولت آورد، تیر مانند تگرگ کہ از مناخل غمام ریزان شود روان گشت اباقاخان با بہادران لشکر کہ در گرد تیرہ باسنان نیزہ تنزہ می نمودند وباپیکان کہ پیکان آجال بودند راز میگفت

شعر

کانهم یردون الموت من ظماءٍ　　او ینشقون من الخطی ریحانا

درحومۂ کارزار راند وبر دشمن کارزار ماند

شعر

بوقتٍ لا یُطیقُ اللیثُ فیه　　مساورةً ولا الذئب احتیالا

گوئی مختاری در منقبت ایلخانی این دو بیت راکسوت نظم پوشانیدہ است

بیت

زبیم زخم او زنہار خواہ آیند پیش او
بروز جنگ سیمرغ وپلنگ وضیغم وثعبان
نہفتہ دیدہ در چنگل نشاندہ بچہ بر گردن
نہادہ زہرہ بر تارگ گرفتہ مہرہ در دندان

عاقبت مرغاول راکہ ضرغام اقدام وحسام انتقام بود واسب قنغر را در قنغرالانک خواست لبستن بتیر چرخ از مرکب حیوۃ فرود آوردند واز

منغز. بوار چاشنی چشانیدند جلادت تای نیز چون باد بے نوکر بود و سپاه دشمن را
پشت وپناه وبلغ السیل زباه در دو زخ ضجیع دی ساختند و بسیارے
از براقیان در حومہ منازلت عرضہ حمام گشتند براق شاہ راہ لا
ینفعکم الفرار من الموت الا قلیلاً را غایت اغتنام وزیادہ مرام شمرد
بوقت آنکہ دست مغربی در بن صرہ غروب نہان خواست شد و
ماہچہا سیمین بر رخ نطع نیلگون آشکار گشت از روے عجز پشت بنمود
وازدست بر دسطوات آن لشکر پای بر داشت بادیدہ ریزان اشک
حسرت ودلے گدازان در آتش غیرت بر آب جیحون چون باد د
گر دبگذشت سرا پردہ وخیام خاویۃ علی عروشہا ماندہ نہزہ اغتصاب
وشغبہ استلاب پادشاہ کامیاب گشت بانواع غنائم دست یازان و
چون بازان در شکار تیہو تازان و دشمن در بادیہ ہوان وہاویۂ خذلان
سرگردان پادشاہ برقرار پیشین تبسین را بالشکر گزین در خراسان
تعیین فرمود وبر عزم توجہ بار دو خاص فتح وظفر بریمین ویسار پویان
وزبان نصرت پویان

بیت

زیر رکابش نگر حلقہ بگوش آفتاب
پیش عنانش نگر غاشیہ کش روزگار

عنان برداشت چون بفرّ طالع میمون وشکوہ دولت روزافزون در مستقر
عزّ وجلال نزول فرمود مسامع قطّان اقطار ببشارات این فتح نامدار مشنّف

ساخت وبرقاعده رایت عدل وانصاف راکه موجب دوام پادشاهی تواند بود برافراخت

بیت

بگیتی فتنه کی بنشستی از پای
اگر نه تیغ تو گفتیش اُلتُر

براق از آن طرف بمقدار پنج هزار سوار در اضطراب وقلق بسیار و پریشانی کار لمؤلفہ ع

گوئی که بود طرهٔ مشکین آن نگار

باز بنجار ارفت آثار انزجار بر احوال او ظاهر ووفود محنت وادبار متکاثر ومتواتر باآنکه از روزگار فلاحے ندید او را افلاجی نعوذ بالله منها بواسطهٔ سقطهٔ که در حومهٔ هیجا اتّفاق افتاده بود روی نمود قوی محرکه از تحریک اعصاب واعضا که حرکت ارادی بدان متعلق است باز ماند چنانچه محفهٔ چوبین جنیبت مراکب خاص گشت مِصراع

بجائے عنانم عصادادسال

پس دعوی کرد که قلادهٔ اسلام را متقلّد شده ام واورا سلطان غیاث الدّین لقب نهادند ایلچی بخدمت قید وفرستاد واز تخلف پادشاه زادگان وخلف میعاد وتفرّق لشکر وحال مضطر خبر داد قیدو در جواب تجنّی بروی نهاد وفرمود از شهزادگان جمعے که آمدند آزرده مراجعت کردند اگر دیگرے آمده بودے همین صورت داشتے ودیگر او سخن خود را دیگر کرد وبیورتی که

باتفاق معین کرده بود یم خرسند نشد تا تمامت لشکر را چون ناموس خود و رونق ملک بباد خود کامی داد کما طلب العیر قرنین فضیع الاذنین با این جواب یرلیغ فرستاد و تغار و علوفات لشکر او معین کرد و گفت این زمستان در بخارا باشد تا بوقت قوریلتای چون آقا وانی بهم رسیم نسق کار او کرده شود براق آن زمستان در بخارا باشد و از هر طرف لشکرها بدو پیوسته چنانچه سی هزار سوار عرض داد و خر این موجود برگرفت و در محفه نشسته با لشکر بطرف سیستان بیرون رفت و خواست که از پادشاه زادگان که در عزم توجه ببلاد شرقی تقصیر کرده اند و از خدمت او متخلف شده انتقام کشد بدین خیال براق بتیکجی را روان فرمود تا احمد بوری را احضار کند و بر زبان براق بتیکجی رفت که اگر تمرد نماید و محاربت ضرورت افتد و در جنگ کشته شود چگونه باشد براق گفت آن راه او باشد همچنین یاساور بزرگ باستحضار نیکبی اغول متنبا درگشت اتفاقاً براق بتیکجی در شکارگاه باحمد بوری رسید و با وی معدودی اندک بودند چون استشعار داشت از آمدن بخدمت براق تانی نمود و بسوی مخیم خود روان شد براق بتیکجی از عقب تعاقب کرد و مبالغت می نمود و احمد تیرے بوے انداخت براق در جواب هم تیرے کشاد در مقتل آمد و بر جای سرد شد لمؤلفه

اے چرخ گرم رو همه از تست گرم و سرد

وطرف دیگر یاساور بخدمت نیکبی اوغول رسید او دانست که اندیشه براق بر چیست وضمیر او بر شر مطلق مطویست یاساور در بخارا سابقه

خدمت بانیکپی اغول موکّد داشت شاه زاده سوالف حقوق نعمت خود را
بر سیم مغول در ضمن این عبارت تقریر کرد که چندین مدّت با آختهای فربه ما
بر نشسته و جامهای ملوّن پوشیده و کاسات مروّق از دست ما درکشیده
مگر مکافات آن حقوق را امروز آمده تا ما را در کام اژدرهای هلاکت نهی
او استبعاد کرد و گفت ع

قسم خواهی بدا دار و بدیدار

که بجز استحضار مجرّد بر هیچ مکروهی وقوف نیافته ام و ردّ و قبول
آن بارادت شاهزاده منوط است او در گذار داین حکایت بود که نوکری
از آن احمد بوری مخبر از کیفیت وقوع واقعهٔ او پرسید نیکپی اغول را
قصد براق محقق شد یاساور بازگشت و بالشکر خود مقابل براق
بایستاد و بخدمت نرفت تمامت شاه زادگان از قصد و انتقام او آگاه
شده متنفر گشتند و یاساوران با سائر امرا متفق شدند و اورا ایله کردند
و متوجه حضرت قید و گشت تمامت لشکریان سلاحهارا در گردن
انداختند و از تجبّر و تهوّر و ظلم و بی باکی براق استعدار کردند قید و ایشانرا
بنواخت و یرت معیّن فرمود براق رونق از کار دور و خوش دلی از ساحت
سینه مهجور دید بناکام باخاتون خود توکای و افراد خدم للمؤلفه

فرو بسته از گردش چرخ دم

بخدمت قیدو پیوست لشکر چون کار از دست رفته و بخت چون روزگار
آشفته و نوک مژگانش بزبانِ اشک این بیت در صنعت تردید چون لغایت

آنرا اثر دید بر بیاض چهره بسرخی رقم زده ع

روزگار آشفته تر یا زلف تو یا کار من

خاطر قید واز افعال ناسزای او متملل شده بود و زمام عفو و اغماض را متملک نه تخلیص او را از عقل رخصتی نیافت چه یک نوبت آیت و العافین عن الناس را هر چند از معنی آن خبر نداشت بفعل آورده بود و نیز گفته اند آزموده را آزمودن و پیشانی شیر شرزه را بتوقع موانست خاریدن و دشمن را از قید فرصت رهانیدن کار دیوانگان باشد عاقبت او را شربتے تجریع کردند که بدان جام عمرش بے شراب شد و میاه اقبالش نمونه سراب و حاصل روزگار او از گفتۂ کاتب این بیت در این کتاب شد لمؤلفه

واقبال البراق و میض برقٍ   تلاشی حین شامته العیونُ

وذلک فی اواخر شهور سنه ثمان وستین وستمایه و مدت ملک او شش سال بود مصراع

چه شش چه شصت چه ششصد چو آخرست زوال

والملک یبقی للملک المتعال

تتمیم حال این ذکر

از براق چهار پسر ماند بیکتمور توابورتا هولادای بعد از آن پسران آلغو جوباد قیان بالشکری بدیشان ملحق شدند چون در تصاریف این حال براقیان رباعی

مزید فیه گشتند و اسباب مطابقت را مانند بناءِ مضاعف مدغم گردانید
باتفاق باقید و مخالفت آغاز نهادند و از حد خجند تا بخارا دست تخریب
و تعذیب بر کشادند بلاد ماوراء النهر که بعد از مدتی بواسطۂ اجتماع
پراگندگان و ایتلاف از خانه برافتادگان امید عمارت دیار و انتعاش
سکان در آن دیار حاصل بود باز از دیار عاطل گشت و مدتها آن نواحی بین
مجاذبة الفریقین و مکاوحة العسکرین از امن و خوشدلی و فراغت و آسودگی که
مستدعی تمدن و توطن باشد مهجور ماند و چند کرت میان ایشان محاربت افتاد
و هر نوبت بحکم حزم و نصرت۔ لشکر قید و منصور شدند و مخالفان مکسور
تا شهور سنه احدی و سبعین و ستمایه صاحب دیوان در بندگی اباقاخان
عرضه داشت که میان قید و دیگر شهزادگان بواسطۂ بلاد ماوراء النهر عرصۂ
مجادلت مبسوط است و هر کس که آنجا تمکن و استعدادی یافت بدماغ خود
خیالات محال راه داد مصلحت باشد لشکری فرستادن و آن دیار عرضۂ تخریب
کردن تا شاغل بے طائل از میان برخیزد حکم یرلیغ شد که نکیبی بهادر و جاردو
و آقبک ترکمان بخارا روند و مثل آن لشکر در اهتمام امرائے یوسف و قرغدای
و پسران جنتیمور + جورغدای و ایلابوقا بخوارزم و بیکبارگی آثار عمارت از آن حدود
مطموس گردانند مثل است که گرگ را دریدن نباید آموخت ع

تو مادر مرده را شیون میاموز

بحکم فرمان چنین لشکرے بیکران روان شدند از وصول آوازۂ لشکر
مغول مسعود بیگ بگریخت و بسیاری از ارباب بخارا و سمرقند جلاءِ وطن کرده

محاربه

باطراف بیرون رفتند و بیش خیال وطن جز در خواب ندیدند و بایاد جوی مولیان این مراسله می گزاردند که

شعر

فیا وطنی ان فاتنی بك سابق　　من الدهر فلینعم لساکنك البال

پسران جنیتمور بالشکری بخوارزم رفتند و کرکانج که دار الملک بود و خیوه و قراقس را قتل عام و تاراج مفرط تبقدیم رسانیدند و از طرف دیگر نیکبی بهادر بالشکر هفتم رجب سال مذکور بجارا درآمد و هفت روز کشش کردند چنانکه ده هزار آدمی در شکم زمین منزل آبادان گرفتند و بیرون از زدن و بردن و کشتن و رفتن وکندن و سوختن شغلے نداشتند سبحان اللہ گوئی این قضیه جواب استهزاء مسعود بیگ بود بوقت ملاقات صاحب دیوان القصه مدرسهٔ که مستحدث او بود و در بسیط معمورهٔ جهان چنان مدرسه بکمال آراستگی نشان نمی دادند و قریب هزار طالب علم در زوایاء آنجا بتحصیل علوم و استکمال نفس اشتغال داشتند آتش در زدو دود غم اندود از آن بفلک اثیر رسانید و از گفتهٔ فردوسی می سرائید

بیت

ستیزه بجائے رساند سخن
که ویران کند خانهاء کهن

چون از قتل و غارت فارغ شدند پنجاه هزار عواتق ابکار و پسران لطیف دیدار خوش گفتار کش رفتار آراسته چون صد نگار آشوب دل

بے قرار و فتنۂ بازار روزگار برده تا لب آمو براندند پس چو باوقیان بالشکر از عقب برسیدند و مقدار نیمۂ از آن اسیران باز گرفتند و بنجارا رسانیدند اہالی ماوراء النہر این قصد و غارت را نتیجۂ تسویل و اغراء آقبک ترکمان دانستند و آقبک ترکمانے پُر خشم از آن ترکمانی یک چشم بود

خاط لی عمرو قباءً لیت عینیہ سواءً

مولع بایقاذ نایرۂ ظلم و اعتساف و حریص بر تحریک عواصر شر و اجحاف مولد او از رساتیق بخارا و بعد قضاء اللہ بخارا که سالہا چون مسئلہ باطل مُہمل بود درین نزدیکی نسیم از نیاشی بمشام متوطنان خواست پیوست و جرعۂ انتعاشی بکام آن ناکامان رسید بواسطۂ رد آمرت نفس این ظالم چون کلبۂ مظلم گشت ہر آئینہ العصبیة من الدین وحب الوطن من الایمان عرق نبیہ و اصل تعریف درشان مسقط راس و ابناء عہد خود چنین مساعی پیوندد

بیت

فرزند عاق ریش پدر گیرد ابتدا

نسل نبہرہ دست بمادر کشد نخست

راست گفتہ اند کہ تکاپوی سہ طائفہ در تحصیل مطلوب امید مجالست و صرف کردن عمر بر جوئیندہ وبال اوّل مغفّلی کہ تخم در شورہ زمین پاشد و بادراک ریع منتظر باشد دوم بے سعادتی کہ برادّخار و استکثار حرصے غالب دارد و خود و دوستانرا از منافع آن محروم گذارد سوم نادانے کہ از لئیم بداصلِ بدگہر طمع وفا دارد و گذارد حقوق بندد و توقع حسن مجازات کند

بیت

زبد اصل چشم بهی داشتن ❊ بود خاک در دیده انباشتن

در شهور سنه اربع وتسعین وستمایه جوباوقیان وبراقیان در آمدند وآتش غصب وغضب برافروختند ومی زدند ومی کشتند ومی کندند ومی سوختند تا دیناری زر ویک من غله بر بقایای متوطنان می دانستند بزجر وشکنجه وقتل ونکال می ستدند چنانچه هیچ باقی نگذاشتند از مطعوم ومفروش وساز وسلب وفی المثل قد سلب من غلب تا هفت سال متوالی آن رباع از سکان خالی ماند واکناف از اصناف حیوان عاری وبدین منوال بود تا قید وحکم فرمود ومسعود بیگ بن یلواج که طالع وعاقبتش چون نام خود و پدر مسعود ومحمود بود وآثار ومساعی ایشان در اشارت معالم ومعالی بر جبین روزگار مسطور بخارا وسمرقند رفت واز اطراف متفرقانرا استمالت نموده جمع کرد ومناهل احوال ایشانرا از شوائب نوائب زمان مستصفی گردانید وآن عراص ومنازل مبارک که صفت این داشت ؎

لک یا منازل فی القلوب منازل ❊ اقفرت انت وهن منک اواهل

باندک مدتے مبارک آمال ترک وتاجیک گشت وبه مقصد طوائف از دور ونزدیک روز بروز امداد بهروزی وفیروزی تعاقب کرد و افراد خصب وراحت از رعیت توزی ومال اندوزی ترادف نمود والحالة هذه تا امروز مرابع ماورآء النهر مراتع انس است وعرصهٔ آن روضه بر فردوس سغد سمرقند بفال میمون واختر سعد سمر گشته

امو ال

افراز یا افراد

و رضاب غانیات و آب عین الحیوة از جیحون او کمترین شمر آمده طوائف امم در آنجا مجتمع و ارباب آن بصنوف تنعمات متمتع زبین از حلاوت الفاظ شکر سخنان قند ریز و هوای معطرش چون زلف جانان بباد صبا جان آویز

بیت

خوبان سهی قد سمرقند۔ گہِ بزم
یارب که چه خورشید رخ و زهره وشانند
عاشق کش و ساغر کش و چابک صفتانند
سیمین بر و فرمان بر و اخلاق خوشانند
چون لب بکشایند زہی دل که ربایند
چون رخ بنمایند زہی نغز که شان اند

و بخارا تا هست مجمع نحار بر طوائف و منبع زلال لطائف و مفحص کمال بلاغت و کارخانهٔ کسوت فصاحت بوده ارباب سیوف و اقلام با روعت و طلاقت و ربات شنوف و حجال باذلاقت ولباقت، و این حکایت در تواریخ مسطور است و پیش ارباب تتبع مشهور که چون امیر نصر بن احمد السامانی سقی الله تربته بر باغ خراسان در آمد فسحت عرصه و نزہت رقعه و متفرجات اماکن و متنزهات مساکن را نیکو بپسندید و باب و هوای آنجا مستروح و مستنبح شد در صیف و خریف و شتا اقامت نمود بتمادی مدت مفارقت خاطر وزرا و ندما و امرا و کافهٔ عساکر ملالت

وکلالت فزوده و میلان طباع بطرف مستطرف بخارا و عراص فردوس آسار آن غالب گشت دست شوق یاران قدیم گریبان جانرا تاب داد و ساقی محبت ہمہ را از دیده می ناب، در سواد شب شمع صفت در گداز بودند و هنگام انفجار تباشیر صبح با باد صبا درین راز و با خاطر کاتب ہم آواز

بیت

در صبح که کاروان جان می گذرد
ہر باد که بر کوے فلان می گذرد
گوئی که نسیم اُنس از روضۂ قدس
بر مرسلۂ حورِ جنان می گذرد

گوئے رسالۃ الحنین الی الاوطان را از نفثات خاطر ایشان فراہم آورده بودند و از ابیات فراقے آن مهجوران رعد و رباب خروش و ناله اکتساب کرده شعر جُرباد قانی ہر یک را در آرزوی اخبار و استخبار موافق آمده

شعر

اگر نسیم سحرگه بدوستان قدیم
سلام من برساند جواب باز آرد
زشوق در جگرم آتشیست بنشاند
بروی کارِ من خسته آب باز آرد
سواد این شب محنت زپیش دیدهٔ من
برون براد خبری ز آفتاب باز آرد

بر د بمجلس یاران فغان و نالۂ من

وز آن نوازش چنگ و رباب باز آرد

درخفیه باتّفاق پیش رودکی شاعر که مادح خاص سلطان بود شفاعت کردند وضراعت نمودند تا بانشاد شعری محرّک سلسلۂ عزیمت پادشاه گردد و برآن شرط چند هزار دینار زر را متقبّل شدند و ادای آنرا هم درخراسان متکفّل- رودکی این قصیده را بانشا و انشاد رسانید

بیت

بادجوی مولیان آید همی

بوی یار مهربان آید همی

ریگ آموو آن درشتیهای او

زیر پایم پرنیان آید همی

تیمور

آورده اند که سلطان بے تهیتی اسباب رکضت از مجلس انشاد این ابیات برنشست با پیراهن یکتا چنانچه جامه داران موزه و رانین خاص را بعد از قطع یک فرسنگ را بسلطان رسانیدند و بسبب آنکه الفاظ این ابیات معرّا است از لغت عرب و داعیۂ شوق وطرب و مبنی برسهولت معنی و وضوح مطلب طباع را مناسب و ملائم افتاد، و بیشتر تحسین و تحسیر ارباب عصر معدود است از باب تقلید درحالت تعلیق این ذکر بعضے یاران مجاوبہ آنرا التماس و مجارات و اقتراح کردند برحسب المامور معذور این ابیات هرچند از آنیات فضایل آبیات اند در مدیح صاحب دیوان

ممالک شمس الدین جوینی منتظم شد و چون در زبان حیات آن صاحب قران
مؤلف این بدائع از سعادت مثول حضرتش محروم افتاد این قصیده
برروح اوکه المومن حیٌّ فی الدّارین انشادمی کند بامید آنکه ممیّز میان
این دو قصیده طبع نقّاد و خاطر وقّاد خداوندان فضل باشد فحسبُ

انشاء

نظم

باد مشک افشان وزان آید ہمی
بوی گل پیوند جان آید ہمی
در سپیده دم نسیم مشک بید
خوشتر از مشک دمان آید ہمی
ز آتش گل "ای که خاکش تازه باد"
آب بر روے جہان آید ہمی
از برا ے دست و گوش گلبنان
ژاله مروارید سان آید ہمی
زخمه ساز د نای مرغ ۔ و سرو ناز
از نوا ے او نوان آید ہمی
از بنفش و لاله سوی بوستان
کاروان در کاروان آید ہمی
باد بان و بوے گل در خزمی
کشتیم را بادبان آید ہمی

از فروغ لاله هر شب وقت شام
بوستان چون آسمان آید همی
وز ورخش روشنان گاه سحر
آسمان چون بوستان آید همی
مغز جان آسوده میگردد مگر
بوی زلف دلستان آید همی
چشم شادی می جهد یارب مگر
بازم آن نامهربان آید همی
جیب گیتی عنبرین شد کان نگار
پیش من دامن کشان آید همی
صبر چون خوابم گریزد از برم
واشک ناخوانده روان آید همی
شمع وش میسوزم و یادش مرا
چون زبانه بر زبان آید همی
گر روا نا آید امید من ز یار
اشک من باری روان آید همی
مهر او چون مدح دستور جهان
راحت روح و روان آید همی
آنکه با نامش که تا جاوید باد

نام دشمن بے نشان آید ہمی
آنکہ با دست گہر بارش بدید
آفت دریا و کان آید ہمی
در پناہ بخشش و بخشایشش
عالمے پیر و جوان آید ہمی
بخت بیدارش بکام دوستان
کام جوی و کامران آید ہمی
این سخن کز آرزویش خلد را
آب کوثر در دہان آید ہمی
گر شنیدے رودکی گفتے او
باد جوی مولیان آید ہمی

مقصود از این حشو کلام ہرچند چون حشو لوزینج افتاد آنست کہ امروز بلاد ماورآء النہر از نزہت بہشت دار دبہر و مصونست از نکبات دھر و مامون از طریان قہر و در تحت تملک پادشاہ زادہ قید و ست و ارباب آن مقید بقید او و نسیم صبابی جواز نامہء عدلش بر رخ غنچہ نمی وزد و بلبل از بیم خار تادیبش سودای عشق گل نمی پزد۔

تصحیح از سید اولاد حسین شادان بلگرامی

ذکر ملک شمس الدین محمد بن کرت

مردے بزرگ ہمت صاحب نجدت بود و در فنون آداب توغل داشت، پدرش کرت در عہد سلاطین غور در عداد امیر اسفہسالاران معدود بود با حظے مجدود و حشمتے نا محدود و انتمار قرابت داشت با سلطان شہاب الدین کہ سر ہمت را با سلطان محمد خوارزم شاہ فرونمی آورد در مبتدار جلوس منگوقاآن چون میان او و اولاد جغاتای اسباب منافرت متوار دشد و سلوک مناوات متعاقد یاسون منگو کہ پسر صلبی جغاتای بود بر عزم مقاتلت محتشد گشت منگوقاآن لشکرے را بفرستاد کہ قراع جنگ را سماع چنگ پنداشتند و حدید را حریر و فولاد را لاذ شمردند پیش ژالہ پیکان غنچہ کردار دیدہ را سپر ساختہ و سر را پیش مغفر چون نرگس با فسر آراستہ تا پیش از آنکہ دشمن شام خورد بر ایشان خون آشام چاشت شوند بعد از ہراق دما و ازہاق ارواح یاسون منگو را دستگیر کردہ پیش باتو فرستاد درین حال ملک شمس الدین کرت محبوس بود عرصہ مملکت منگوقاآن را از ازدحام خصوم خالی یافت ببندگی حضرت شتافت یرلیغے کہ در عہد پادشاہ گیتی ستان چنگز خان نفاذ یافتہ بود بشرف عرض رسانیدہ فرانمود کہ در مفتتح خروج بے داعیہ ترغیب و واسطہ ترہیب چنگز خان وارونغ میمون او را از سر اخلاص کوچ دادہ ایم و سر بر آستان مطاوعت نہادہ و دیار

وشہر غور را کہ سیستان اسم جنس آنست مارا دانسته اگر قاآن مقرر فرماید تا زندگی
شرائط نیک بندگی بر عایت پیوندد منگو قاآن در شمائل او مخائل رشد و شهامت
تفرس کرد - و بر مقتضی آن احکام امضا ر را یرلیغ و پایزهٔ سر شیر داد و
هراة ونیمروز و چند قصبات دیگر از آن نواحی بدان مضاف فرمود
و بسیورغامیشی تمام بخدمت امیر ارغون رفت و بذلاقت لسان و عذوبت
بیان وحیت شمائلے وخوب خصائلی دل او را صید کرد و بند عنایت
در بارهٔ خود قید - امیر ارغون تا کنار آب سند بسبیل مقاطعه در نظر اهتمام
او کرد و تربیتهارِ مقبلانه فرمود بدین موجبات ذکر او باوج اشتهار
و ذروهٔ اقتدار رسید و ضبط امور ملک و نظم مصالح بوجهی پیش گرفت
کہ بحسن قبول وارتضار قاآنی مقرون شد و اطراف کیکانات و قصدار
را مسلم گردانید و تا سرحد دلی راهها را از قطاع آمن و مطمئن در اذاعت
صیت معالی و نشر صحائف فضائل و تشهیر آیات شجاعت و سخاوت
مساعی جمیل نمود و اشعار غرا که نتائج طبع او بود در اطراف باذیال ریاح
در صباح و رواح تعلق ساخت بوقتے کہ پادشاه کامگار هولاکو خان
بر اکثر اقلیم ثالث و رابع استیلا یافت لسببے از اسباب و قضیت
رب الارباب متمرد و مستوحش شد و در شهور سنه ثمان خمسین و ستمایه
لشکری را نام زد ردع مادهٔ عصیان او فرمود مقدم ایشان تغودر از غایت
غضب حکم رانده تا پوست اعضار شمس الدین را بکاه در آگنده بحضرت
فرستند چون از مضمون احکام و تجهیز عسکر خبر یافت این بیت را بر تیرے

نوشته پیش پایهٔ تخت ایلخان فرستاد

بیت

گر هیچ عنان بسوئے کابل تابم
یا قوے تغور از تغر بستانم

بعد از آن در حدود سیستان با آن لشکر عنان مبارزت کشاده گردانید
واز جانبین پای اقدام در مقام حمام نهادند مجامله بمجادله بدل شد
عاقبت تغور را هلاک کردند و معاملتے که با ملک شمس الدین در خاطر داشت
در حق او تقدیم افتاد و چون بر این حال مدتے بر آمد باز در مر غز ار شلوین از
حدود هراة با لشکر ایلخانی مناجزت و مطاردت نمود و بعد ما که رسل ترسل کردند
وبعاطفت پادشاه دولتیار استظهار یافت ایل و مطیع گشت و بنظر سیورغامیشی
ملحوظ آمد و خدمات مشهور و مقدمات ماثور بندگی حضرات بکرات تقدیم نمود و در
جنگ برکه در حدود دربند باکو به ملازم رکاب فلک فرسای ایلخان را شهامت
وبهادری او معلوم گشت بر سریر دولت از اخلاص و دلاوری او سخن راندو حکایت
کرده ند که چون ملک سیستانرا بقتل آورد ببندگی هولاکو خان پیوست از وے
باز خواست فرمود که چرا بے حکم یر لیغ پیشوائے نیمروز بقتل آوردی و روز
جوانی را بر وے شب خوش کردی بے تلعثم و بے تلجلج گفت سبب آن تا
پادشاه دشمن مال این سوال از بندهٔ خود نه از وکند نعم الناصر الجواب الحاضر
این جواب که چو آب جاری بود و فنون ایجاز و انجاز را حاوی علی الفور ایلخانرا
خوش آمد و عاطفت بے نهایت مبذول داشت چون نوبت خانیت

با آباقا خان اتّصال یافت از مبادرت بصوب بندگی متخلّف شد و بمثل لا اتیك ما حنّت النیب وما اغبا غبیش تمثّل نمود واین دو بیتی از سر نیک نیتی که بداشت پیش صاحب دیوان فرستاد

بیت

بسوی خسرو ترکان چنین که میگوید
که نیمروز وطن گاه پور دستانست
که از مهابت شمشیر و گرز گاو سرش
هنوز خانهٔ افراسیاب ویرانست

صاحب دیوان برای استلانت جانب واستمالت خاطر او این مکتوب را که آب لطافت از آن مترشح است و بنیان فضائل بدان مترسّخ بفرستاد

بیت

فروغ مُلک مَلِک شمس دین محمّد کُرت
توئی که همچو مَلَک سر بسر همه جانی
مشقّتی که ز هجرت رسید بر دل من
بکنه آن نرسد وهم انسی و جانی

قطعه

ز رای روشن باریک بین تو الحق
چنان سزد که چون این شوق نامه برخوانی
ز باد پای برانگیزی آتش عزمت
با آب حزم غباری که هست بنشانی

چون عادت سپهر بے مهر و روزگار جفا پیشه آنست که مطلوب و محبوب را در حجاب تمنّع دارد و مقصود دل و جان آسان آسان بر نیارد پس هر حیلت واجتهاد که ابناء آدم کنند زیادتی رنج و عناست و در احتیاز آرزو و اُمنیّت بهر چه توسّل جویند مادّهٔ حرمان و انقطاع، مصداق این دعوی آنست که سالهاست تا گوش جان و جان گوش بآوازهٔ جود مخدوم ملکِ اسلام شهریار ایران خسرو برّ و بحر شمس الحقّ والدّین که روزگار او امر و نواهی او را رام باد و جریان افلاک موافق مرام مشنّف و مروّح گشته و بندهٔ کمینه محمّد بن محمّد الجوینی خواسته تا بصر را چون بصیرت کند و چون نزدیک رسید که آن کام بر آید و روزگار یک گام فرا پیش نهد از غیب تاخیرے روی نمود که موجب حسرت و سبب حیرت دل بے طاقت شد و جان دور از افاقت الحریص محروم مثلے معلوم است از آن سعادت باز ماند

بزرگ

بیت

فرشته ایست برین بام لاجورد اندود
که پیش آرزوے عاشقان کشد دیوار

درین چند روز قصّادِ فرزند زاده محمّد از آن جانب رسیدند و اخبار سارّهٔ جناب همایون و حضرت میمون رسانیدند خاصیت نفس مسیح داشت که بدان مژده دل مُرده زنده شد، در باب احتراز و اجتناب از حضرت علیا شمّهٔ بر قلم منشی گذشته بود از راه جسارت و گستاخی همین قدر می نویسد که راه تجنّب و توهم مسدود فرماید و عزم این حضرت بموجب خاور موکّد و مشدّد

بطرفِ مشرق ۱۲

این مکتوب در جواب صاحبی اصدار کرد (مکتوب) چون ایّام ولیالی متواتر و متوالی در آن میکوشند که هیچ آفریده بکام دل نرسند و هر اندیشه که دل بر آن نهاده باشند تغییر و تبدیل کنند پس سعی و جهد مفید و منجح نیست و کوشش و کشش نافع و مربح نه سالها بود تا بنماز و روزه و استمداد همم و دریوزه خواسته تا باز لقاء عزیز صاحب اعظم دستور اعدل و اکرم مبارک الرای والقدم شمس الدولة والدّین بیند و غمان نو و کهن باز گوید فامّا

رُباعی

با دشمن من دوست چو بسیار نشست

با دوست نشاید دگر بار نشست

پرهیز از آن عسل که با زهر آمیخت

بگریز از آن مگس که بر مار نشست

از عنفوان ایّام شباب و ریعان اعوام و سنوات و شایح اتّحاد و محبّت و اسالیب مودّت بین الجانبین موکّد و بنیان یگانگی مرصوص و از سموم بیگانگی مصون بوده و روی بقبلهٔ حقّ آورده و از آن جانب هر روز مکتوبے صادر و حادث میگردد و داعی تتار و کفّار و فجّار میشود مصراع

از تو نپسندم که چنین بپسندی

امّا از راه عقل سلیم نه بر مقتضی شرح مطهّر نبوی و احادیث و اخبار مصطفوی

رُباعی

آن به که هنرمند کنارے گیرد

یا گوشۂ قلعۂ حصارے گیرد
مئ میخورد ولب بتاں می بوسد
تا عالم آشفتہ قرارے گیرد

درین چند روز بفرزند محمد می رسد آنچہ صواب باشد باتمام رساند انشاالله العزیز" والعجب ملک شمس الدین بااین کمال عقل وشجاعت و شمائل وشهامت تناول خمر الاعاجم رامتعرض شدے واو رابسیار دوبیتی است در مدح وترجیح آن بر شراب اعجاب رااین ابیات اثبات کرد چه از قبیل صنعت تحسین مستقبحست

بیت

میخواره اگر غنی بود عورشود
وزعربده اش جهان پراز شورشود
درحقۂ لعل از آن زمرد ریزم
تادیدۂ افعی غمم کورشود

بیت

هرگه که من از سبز طربناک شوم
شایستۂ سبز خنگ افلاک شوم
باسبز خطان سبز خورم در سبزه
زآن پیش که همچو سبزه در خاک شوم

دراین حال تاروی دعوی بدین شرح چون تیغ شاه بخون دشمن دولت سرخ

شود وجاہلان از سبزۂ سیاہ روی سیر کردند این دوبیتی انشا و ایراد کرد

لمؤلفه

باسرخ گل آن سرخ می اے سرخ عذار
تا سرخ شود روی طرب زود بیار
رخ زرد مکن بسبزی از ازرق چرخ
ہرچند سیہ سپید شد لیل و نہار

چون میان او و ملک ضیاء الدین کابل وحشت ومنافرت ومشابرت بر مکان مکابرت حاصل بود ملک ضیاء الدین این دوبیتی پیش او فرستاد

دوبیت

غوری بچۂ بکین کابل برخاست
با ہیچو منی سخن بخواہد آراست
تو شمسی و من ضیا و داند ہمہ کس
کآوردن شمس بر فلک بہر ضیاست

فاجابه الملك شمس الدين ردًّا عليه

دوبیت

اے بیخبر از خویش نگہ کن چپ و راست
با ہیچو منی خصومتت بہر چہ خاست
من شمسم و تو ضیا و داند ہمہ کس
کز شمس بود ہرچہ در آفاق ضیاست

در نسخہ ... از ازرق ...

بعد از آن ببندگی آباقاخان پیوست و مدّتی ملازم درگاه دریا مقدار و آستان آسمان مدار بود و چون بسیستان مراجعت کرد بر مطاوعت بندگی حضرت و امتثال مثال خانی توفر می نمود تا ازین غبار غرور بسرای سرور پیوست۔

ذکر سلاطین مصر بر حسب این مقالت

ازعراص وسیعهٔ اقالیم سبعه امروز بلاد مصر و شامات است که بعد از شش صد و نود و اند سال از ہجرت پیغمبر عربی علی روحه افضل الصلوٰت وازکی التحیات بر جادۂ جدّ و اجتهاد و در دین پروری و حسن اعتقاد ثابت قدم و صادق دم اند و حکم ان الله اشتریٰ من المؤمنین انفسهُم واموالهم بان لهم الجنةَ یقاتلون فی سبیل الله فیقتلونَ و یُقتلوُن را نقش نگین دین و پیرایهٔ نوعروس یقین ساخته و تخم محبت وولا و و لاتُطع الکافرین والمنافقین در زمین صفا طویت افشانده و از شجرهٔ طیبهٔ ایمان ثمرهٔ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات کانت لهم جنات الفردوس نُزلاً اقتطاف کردند و بر مطاف لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله باموالهم وانفسهم فَضّلَ اللهُ المجاهدین باموالهم و انفسهم علی القاعدینَ درجةً تطواف نموده مال و جان را برای معونت انصا

دین وگوشمال عصابۀ متمرّد دین وفرق فِرَق حق از باطل لیمیز اللّٰہ الخبیث
من الطیب والمحفوظ من الخبیث در معرض ضیاع وزہوق آوردن
سنّتے مرضی داند ومحافظت حوزۀ اسلام وحمایت حومۀ ایمان را باشارت
تعاونوا علی البر والتقوٰی گردن حتمی مقتضی شناسد۔ لاجرم بدین
فضیلت بر جملۀ بلاد اسلام مکنت تفوق دارند وشرف امتیاز یافته
اند روضۃ الاسلام بلاد شامی دمشق است کہ باتّفاق امم طرفہ ترین طرفیست
از جنّات اربعہ دامن غاکش از نظافت چون آستین مریم وحصیات فراضش
در لطافت چون زادۀ یم اشجار غوطۀ او از خوط طوبی موصّل شدہ وزہاب انہارش
از رشحات حوض کوثر محصّل وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام لوکان الجنۃ فی السماء فھی
فوق دمشق ولوکانت فی الارض فھی دمشق جامعش کہ کعبۀ ثانی وقبلۀ اریکۀ
جنانی است کہ مجمع دوازدہ ہزار نقطۀ نبوّت گشتہ وفتیان صدق او سر دفتر
ارباب فتوّت ومروّت آمدہ عقود عقائد اہالی بفرائد اخلاص پادشاہ
لایزالی انتظام گرفتہ بر قتال وجہاد واعلاء شعار شرائع محمدّی بواجبی قیام
نمودہ۔ در اواخر شہور سنہ خمس وستّین وخمسمایۃ صلاح الدّین یوسف
بن ایّوب برادرزادۀ نور الدّین شیرکوہ کرد کہ از وجوہ افراد مقرّبان
صاحب شام معین الدّین محمود بن زنگی بن آقسنقر بود بر قضیۀ
اسباب قضا وتلازم مسبّبات قدر بر مملکت مصر مستولی گشت
والعاضد لدین اللّٰہ ابو محمدّ عبد اللّٰہ بن یوسف بن حافظ کہ از نسل مردود
اصل مذموم فرع ابو تمیم معدّ الملقب بالمستنصر بود وحسن صبّاح اظہار

دعوة الحاد و در عهد او کرد و بواسطهٔ پسران دوگانهٔ او نزار و مستعلے
داعیان بدعت و الحاد متفرع بدو و فرع نامنتفع ثمره شد یکے
اسماعیلیان معروف بنزاریه اعنی ملاحده عراق و شام و قومش و
خراسان و دیگر طائفه مستعلیان مشهور باسماعیل مصر در مستهل ایام دولت
او درگذشت و صلاح الدین انساب و اولاد او را بر تیغ گذرانید
و نهال وجود ایشان که در منابت این دین با متانت مثابت
زهر گیا داشت بکلی استیصال یافت۔ صلاح الدین در حکومت
و استقلال بذورهٔ کمال و متوقل جلال پیوست۔ پس شعار دعوت امامت
بانساب خلفاء بنی عباس مستظهر گردانید و در اول جمعه از محرم
سنه ست و ستین و خمسمایه خطبه و سکه بنام خلیفه الناصر لدین الله
بر مناکب منابر سائر اصقاع آن دیار مزین و مروج ساخت و او پادشاہے
مرابط مجاہد کامگار دین دار بود و خزانهٔ موفور و لشکر نامعدود
حاصل و نواصی ہشتده ہزار غلام تیغ زن نیزه گزار در قبضهٔ تملک او
معقود و با این بسطت سلطنت شجاعتے بسخاوت مشفوع و شهامتے
بسیاستے مقرون در نفس او موجود در موقف جهاد با کفار ابدأ بنفسك
بر خواندی و پای در عرصهٔ منازلت نهادے ہشتده پسر که مستعد و مستحق
تاج و سریر مملکت بودند ہر یکے را به طرفے از اطراف ممالک نامزد
فرمود چون آفتاب عمرش بغروب انقراض پیوست آن مملکت
ہمچنان در دست تملک اولاد او بماند تا بتعاقب ادوار و تناوب

منتقی بالله

لیل و نہار نوبت سلطنت بملک صالح کہ از جملہ نوادہ زادگان بود رسانید
و بر قاعدۂ سلاطین سلف تجہیز بسبیل حج و ترتیب قوافل بیت اللہ را
بمبالغت فرمان داد و در تقدیم مراسم و مواسم جہادات و غزوات بحدی
تمام خوض پیوست و عروس ملک را چون آن مقصود بود برای پیرانہ پیرایہ الست
چون حاصل عمر و سلطنت او بانجام رسید ممالیک اظہار کفران نعمت
پیش گرفتند و بایکدیگر مواضعہ کردند ملوکے ترکمانی قنبر نام جویاۓ کام و نام
صاحب سلطنت مصر و شام شد او را ملک مظفر خواندند و اوامر و نواہی
او را متمثل و مطواع گشت از آن تاریخ باز کار سلطنت آن ممالک
با ممالیک افتاد و طریقۂ من عز بز و من غلب سلب در میان
ایشان ظاہر شد و لکل قرن قرین بھر وقتے کہ اجماع افراد بر یکے قرار
گیرد او را پادشاہ سازند و بر تخت مملکت نشانند و الی یومنا ھذا
این قاعدہ مطرد شدہ و سلاطین آنجا از استقلال کہ شرط اقوی و رکن
اوثق ملکداریست منفرد آمدہ اند

لمؤلفہ

کرا بخت بر تخت شاہی نشاند
تحنتش قضا نامۂ عزل خواند
فلک کردہ از بہر شان چنبرے
برون رفتہ ہر یک پے دیگرے

بعد از واقعۂ بغداد بفرمان منگو قاآن و اشارۂ پادشاہ زادہ ہولاکو خان

چنانکه در مقدّمه مسطور گشت کید بوقا بشامات لشکر کشید واز ملک مظفّر
ولشکر او دید آنچه دید ملک مظفّر اگرچه چون نام بمقر دولت و مستقر بهجت
عنان تافت اما روزگار رکاب وار پایمردی نکردی و قضا عنان
صفت دستگیری ننمود بندق دار که مملوک صالحی بود قبچاق نژاد بروی
خروج کرد۔ پادشاہے کہ کسوت عطیّت غبطت بر قامت با قیمت
مستحقان خیّاط رافت شامل او اندازد و کلاه کرامت سرفرازی بر ہامۂ
همّت صاحب دولتان۔ دست قدرت او نهد بندق دار را مکنت
آن داد که تیغ زمرد پیکر بیجاده فشان عقیق رخشان روح او را از کان
بدخشان ارکان بیرون آورد و بخزانۂ سلطان ملک لایزالی تعالیٰ شانہ
فرستاد بندق دار بیدق وار بر سر عرصۂ ملک مصر فایق شد و منصب
شاہی را لایق۔ ملک ظاہر لقب یافت و بعدلے کامل و شہامتے شامل
و تائیدے تمام و رائے قوی و عزمے ثابت و ہمتے بلند در تنظیم مہمات
ملک و تتمیم مصالح کامگاری شروع پیوست تیغش در مضمار دست
فتنہ را قلم کرد و قلمش درز کا آب گوہر تیغ بریخت پس ہوس
استصفارِ ممالک روم باعث و مستحث او شد تا در زیّ توریہ پوشیدگی
جاسوس وار با دو سہ تن از خواص بروم رفت و احتیاط مسالک
و اختبار عساکر نمودہ مراجعت کرد چون بفسطاط سکون و مخیم شادروان
سلطنت پیوست پیش آباقاخان رسولی فرستاد و بوساطت سفارت
مار پیکرے مرغ منقارے کہ چون صفیر صریر آغاز وطاوسان خواطر

اہل کمال در جلوہ نشاط آیند وطوطیانِ نشیمن قدس شکر شکر شوند
غواصے کہ بیک غوطہ در بحر قیر رنگ ہزاران لؤلؤ ثمین آب گون برآورد
بے گوشے کہ کلمات خطرات اوہام بشنود بے طول فکر از معانی بکر جواب
بدیہی بر سر زبان دارد۔ طیاش خویی پرخاش جوئی کہ اگرچہ بجدّت اورا
سرزنش کنند واز پہلوے او تراشی واجب دانند بصنع باری جرّی القلب و
جاری اللسان باشد الف صورتی کہ چون کاف کن از ازل باز با نون الف گرفتہ
است ذوالنون مصری وشے کہ از تاثیر نقطۂ وحدت چون الف راستی و
راستکاری پیشہ دارد قصب پوشی کہ خطیب وار بر منبر سہ پایہ انامل طیلسان
مشکین بر کہ افگند واسطی محتدی کہ از بد و طفولیت در بیشۂ شیران نشو ونما
یافتہ مصری نسبے کہ تا باشد از بہر مزاوجت وممازجت زنگ وروم
ورنگ آمیزئ صبح وشام در تجشم آمد شد باشد مختطّی دون
بلوغ الرجال کہ بالغان بلیغ سخن چنانکہ می بینی بر ملا از املار او درس
تعلیم وتعلّم خوانند صفرائی مزاجی از بنی الاصفر کہ بر صحت سقم او گونۂ زرد
وتلخئ دہن ونزاری تن گواہ است معتوہی سودائی سر کہ مکثاری و
مہذاری او بر آن دلیلے لامع وبرہانے باہر دانند ساعیی خورد گام
کہ در ساعتے بل یک چشم زد از قیروانِ مغرب بخطۂ بلاد اشلج رود
حدیث سنّی کہ ہم در عنفوان حداثت وانفوانِ نشو برخاستن
او چون مقیمانِ منزل مشیب جز بدست نباشد یعنی قلم۔
عریضۂ این ذکر از پردۂ فکر مکشوف گردانید کہ ما بخود عزیمت

مُخطّطے
صاحب خطاب
صاحب سبزہ خط

سودائی

تفرج روم را با مضار سانیدیم و اوضاع و اماکن آن بلاد محط آثار
مسیر قدم و مطرح شعاع ابصار ما شد و دلیلے بر آنکه این اخبار
بصدق پیوندی دارد در فلان دکان طباخ که قطعہ رائی شملخ
واصف اباہا او تواند بود خاتم خود را رہن مقدارے
ازطعام کرده ام چه تیر اندازان را رسم است در آماج گاه
نشانہ انگشتری نهادن توقع که بادشاه باسترداد و ایصال آن بدین
جانب فرمان فرماید تا بدین دست منت انگشتری و از نگین جانرا
بنقوش اخلاص ایلخان سلیمان مملکت آراسته دارم

لمؤلفه

وَطَوْعُ یَدَیْكَ اَمْثَالَ الْخَوَاتِیمِ

شوم آبا قاخان از استماع این حکایت و استدلال بر کمال تہوّر و اقتحام
بندق دار در مقام تعجّب و استعظام دست بر دہان نهاد و جبین
حال را با نامل فکرت خاریدن گرفت ایلچی را باعلام ماجری پیش
پروانه فرستاد چون حسن استفسار و شرط استطلاب برعایت پیوست
قضیه برمنوال مشروح واقع بود خاتم قهرمان مملکت مصر بخدمت
تخت تاجدار اقلیم خانیت که گردن سرکشان گیتی را بطوق استخدام
خود مطوّق مے شمرد آوردند و بازو بمصر فرستاد سلاطین عهد از
استحکام دستور شهادت و جراید احوال او حسابها بر گرفتند و بر فذلک
مآثر دیگران ترقین تهجین نهادبرین حال روزگارے زیادة

نگذشت که پروانهٔ روم چون با آباقاخان چندان معتقد نبود و گوهر
نیّت او در سمط اخلاص منعقد نه با بندق دار مراسله آغاز نهاد و
ترائب نفاق را بمراسل تسویل زینت داد و او را باستصفار مملکت روم
بعث و تحریض و حثّ تهییج کرد و فرا نمود که از مطاولات مغول دل
او مرکز دوائر سآمت و محطّ رحل ندامت است اگر چنانکه رای صواب
بندق داری مصلحت داند و بدین صوب عنان گرای شود ممالک
روم را که مرام پادشاهان دولت رام است بے مقاسات طولِ مدّت
وتحمّل انتظار و کلفت تسلیم کند بندق دار بنا بر داعیهٔ همّت نامی
خود و اظهار ولاء پروانه بروانه شدنِ لشکر و تهیاء اسباب پروانه
داد و بر عزم تهنیت پائے در رکاب رکوب نهاد و عنان یکران
ملک گیری بجنبانید بعد از قطع مراحل در غایت سرعت حوالیٔ دیار
روم را مرکز دائرہ عسکر ساخت۔ پروانه را دواعی استشعار و بواعث
خوف واقشعرار بر آن داشت که عراص ممالک خالی گذاشت و بگریخت
و تقصارِ حسنِ عهد و میعاد را بسر انگشت بے وفائی بگسیخت بندق دار
بر تمامت آن بلاد چندانکه ایلخانانِ این دیار رست مستولی گشت
در طول و عرض۔ و قال الله تعالیٰ الٓمٓ غلبت الروم
فی ادنی الارض چند ماهی اقامت کرد۔ پس با غنایم موفور و
مساعی مشکور بصوب مصر که دار الملک اصلی بود توجّه فرمود۔
پس تمامت خطوط پروانه که خطّ معمّا و لفظ لحن عبارت از آن بودی

تهنیت ر

پیشِ آباقاخان فرستاد۔ چون ایلخان ازین حادثہ کہ جاذبۂ
انکسار خاطر و باعثۂ غضب اندرون بود خبر یافت مانند شیر
خشمناک و پلنگ جسور در قلق و اضطراب با لشکر حاضر متوجہ روم شد
وشمع عمر و اقبال پروانہ را کہ از مہادنت لشکر مصر با ایلی پادشاہ
پروانہ داشت بسر آستین قہر بکشت و پیشوا روم را بانخطار مطابقت
واغرار صاحب ایالتِ مصر در ترکتاز سلطنت بیک چین ابرو بر
تیغ ہندی گذرانید و زنگ کینہ را از آئینہ خاطر مصقول کرد و در شہور
سنہ احدی وسبعین وستمایۂ لشکرے نامزد دیار شام فرمود
تا صبح وار تیغ کینہ کشند و روز دولتِ مخالفان بزوال رسانند
یعنی چون ایلخان فغفور مکنت۔ خاقان ہمت عزیزے مصر بر بندق دار
مسلم داشتہ است شاید کہ او نقش طلب قیصری از دیوار مقصورۂ
قصرِ دماغ منمحی گرداند لشکرِ افراسیاب تخت خانیت باوّل کہ دست
انتصار برکشادند قلعہ بیرہ را حصار دادند ہرچند موئلی حصین بود
واساس استظہار سکان بذخائر وافر رصین نزدیک آمد کہ مہرۂ حرفت
حرب یعنی مغول مہرۂ مغالبت بر رقعۂ احتیال مشدر گردانیدہ در قمار
مقاومت ندب ظفر عذرا برند و قلعۂ عذرا را بے مہر مہر بقضیب خضیب
سنان افتراع کنند سکان بیرہ تیرہ حال شدند باعلام صورت حال واستمداد
رجال۔ سیاحان عرصۂ ہوا را یعنی ہوادی طیور رسلاً اولی اجنحۃ بحماۃ وحمص اطلاق
کردند و از آنجا تا قاہرہ چون ابراج طیور و قیمان و مراقبان این شغل موضع بموضع

قریب بودند هم ازین نوع رسولان را ارسال واجب دانستند حکایت کردند
وچون سیمرغ زرین پیکر باشیان نصف النهار پیوست آن برید پرنده نامه برنده
بتحریک قوادم مسافت عرض هوا را قطع کرده بمبرج مالوف مصر رسیده شاه باز قلۀ معالی
بندق دار چون بر مضمون رسالت حمامۀ برج فطنت وقوف یافت حالی
جواب فرمود نوشتن۔ که محافظان قلعۀ بیره ساکن دل ومستظهر خاطر باشند که
صبح رایت دولت ما بامداد روز هفتم را بر حوالی بیره طلوع خواهد بود واگر درین
میعاد بے تکلف تخلفی افتد ایشان در تسلیم قلعه مرخص اند والسلام پس دوازده
هزار سوار را فرمود تا ساختگی مسافرت ومحاربت کرده در حرکت آیند وخود با هفت
غلام بمراکب یام در تعجیل تمام روانه شد مشاهدان تقریر کردند که از قاهره تا بیره بیست
وهفت موضع یام بسته بود۔ اگرچه سالک مسالک فلک اول اعنی ماه بیک
ماه منازل بیست وهشت می پیماید۔ شاه آسمان رفعت در مدت چهار روز بیست
وهفت گانه یامات را بقوائم مراکب آسمان رفتار قطع کرده بقلعه بیره رسید
سوارے دویست از نواحی حما بخدمت رکاب پیوستند خواست که سکان قلعه را
از مور درکاب سلطنت اعلام دهد وچهرۀ ایشان که از عکس تیغ نیلوفر پیکر
مغول حدیقۀ شنبلید وزعفران می نمود بگلگونۀ نشاطے مورد گرداند وبآستین تسکین
غبار خوف وفشلی که بر نواصی ایشان نشسته است محو کند چون مسند مسنی بینا دش
فلک را بوجود نوربخش شاه سیارات آرایش وآرامش دادند مقابل قلعه از ماورای
آب فرات که حائل بود میان فریقین بر سر شپته علامت سلطنت آشکار کرد منوطنان
قلعه غلغلۀ نشاط بفلک رسانیدند ونای روئین را که معادیان را نفخۀ صور هیبت

دمو الیان را نفحۂ سور مسرت بُود در دمیدند لشکرِ مغول از حرکت و نشاط ایشان اگرچہ
موجب آن ندانستند ساکن مقام تردّد شدند بعد از سیزدہ روز لشکرِ مصری کہ در مقام
مفاخرت گردن افراز بودند برسیدند لشکر را چون عبرہ بر آبِ فرات بے معابر از
مستحیلات بود بندق دار بفرمود تا سی و پنج ہزار نفر از حیوانی کہ وَالِی الابل کیف
خُلِقَت معیّن خلقت آنست بیک دفعہ در آب انداز ند و از زیر آن شتران عجیب
ہیئات ابر مہابت لشکر شیر سیرت مصری بگذرند باوّل خود عنان را فرا آب
داد و تمامت لشکر را از یمین و یسار اشارت راند چون آتش بر آب زدند
و بآسانی بگذشت و شعر رودکی در عبرۂ آن رود کہ غزارت دریا رمحیط داشت
حسبِ حال و وردِ مقال ایشان شد

بیت

آب جیحوں باہمہ پہناوری
خنگ مارا تامیان آید ہمے

مغولان چون کمال جرأت مصریان مشاہدہ کردند و آن لشکرِ موج حرکت بر روئے
آب دیدند بضرورت ایشان را رحلت بر اقامت اختیار بایست کرد مُہرۂ
مقلومت از روئے بساط عزیمت برچیدند و روان شدند با آنکہ اعداد لشکر
مغول اضعاف مصریان بود بندق دار با لشکر تعاقب نمود و از متخلفان ایشان چند
مواشے و رحل و ثقل غنیمت گرفتند و این احدوثہ از شمائل شجاعت او بر روزنامۂ
روزگار باقی ماند بعد ما کہ از سال سہ پنج درین سرائے سپنج بر فراز تخت بگزرانید و گنجہائے
بے رنج بدست آورد منقاضے اجل آواز الرحیل در داد عاقبت او را چون گنج باد آورد

بخاک سپردند۔

بیت

جز حادثات حاصل این تنگنائی چیست
ای تنگ حوصله چکنی تنگنائی خاک

چون میزبان جان او که در مهمان خانۂ قالب منزوی بود میل دعوۃ خانۂ علیین کرد منشیان قدر منشور سلطنت را بنام پسرش ملک سعید طغرا کشیدند و تارک مقدم او را شایان تاج سلطنت و گاہ مملکت گردانیدند بحسب استحقاق ارث مالک مملکت زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذہب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث گشت بروفق ساعات شب و روز بیست و چہار ماہ کہ زمان مدت دو سال باشد بساط اطراف و اوساط ملک او بواسطہ بساط سطوت و نصب اسطوانۂ عدل و تسطیر مساطیر نصفت محوط و محفوظ میداشت عاقبت روزگار مہلت نداد کہ بپائے آمال بساط اقبال سپرد و بدست ظفر دامن امانی گیرد ملک مجازی را بنام ترک گفتہ راہ آخرت بپیمود

بیت

اگر صد بماند و گر صد ہزار
ہمینست روز و ہمینست کار

بعد از و سلطنت آن دیار بر سیف الدین قلاون المعروف بالفی مقرر شد و بقلم قضا روزنامۂ دولتیاری بنام او محرر ذکر بسطت قدرت و سطوت سیاست او در جہان شائع شد و ہوا و قلوب امرا و اجناد در سخط و رضا او را متابع در شہور سنۃ ست و سبعین و ستمائۃ بر عزم مقاتلت لشکر پادشاہ مبارک عہد آباقا خروج کرد و باحماۃ کماۃ عرب قائد لشکر ایلخانی تمغور نوئین و تو داون بہادر بودند و در صحرا ایلستان اقامت را

مطنب و اسباب طعان و ضراب مرتب گردانیده مجنده مصری بر ایشان چون قضا رید که قابل رد نباشد تاختن آوردند بهنگام اجتماع زحوف و اختلاف صفوف که تیغ خاطب حسنا رزح بود و سنان خامه زن جریده عمر

بیت

از آوائی اسپان و گرد سپاه
بشد روشنائی ز خورشید ماه
ستاره سنان بود و خورشید تیغ
از آهن زمین بود و از گرد میغ

بعد از مکابده و مکافحت و مطارحه و مطاردت و مجاولت و مصاولت آن دو لشکر جان شکر لشکر اسلامیان چون قلب و ساقه ایشان بجنود لم تروها محفوف بود و بخطاب اولئک علی هدی من ربهم واولئک هم المفلحون مخصوص حمله آوردند چنانکه راسخات جبال بزبان صدا ناله و فریاد آغاز نهاد و قالوا ربنا افرغ علینا صبراً وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین هامون از خون کشته جیحون شد امرا مغول را با اکثر لشکر تقتل آوردند و اسلحه و مراکب ایشانرا غنیمة یافت درجه غزا حاصل کرده منصور و مسرور مراجعت کردند و باز در شهور سنه تسع و سبعین و ستمائة آباقا خان برادر خود را منگو تیمور با امرا اباجی و ارغسون و الیناق و سه تومان لشکر که زهره مریخ را برخم تیغ آتش بار آب می گردانیدند و ذنب فلک با ذنابه رمح سرتیز ایشان را اسا براس می خواند بمدافعت و مقاتلت ایشان فرستاد تا مملکت مصر را مستخلص گردانند ورقم ایلی بر ناصیه اهالی کشند الفی با مئین و الوف در ظاهر حمص بلشکر ایلخانی رسید

چون کار از دال وقاف مقال بو قاف وثقاف قتال کشید تنورہ بلاد هن باز کرد
وشعلۂ پیکار استعلا گرفت مشغله وغوغا بفلک اعلی پیوست

بیت

ز تیغ وز گرز وز کوس وز گرد
سیه شد زمین وآسمان لاجورد
همے چشم روشن عنان را ندید
سپهر وستاره سنان را ندید

در حومۂ میدان کاسۂ سرها چون گوی گردان وچوگانش قوائم مراکب بود وصحرا
معرکه از نجیع قتلی لجۂ دریا وشناور آن تنهاے بے سری نمود

بیت

همی گرز بارید بر خود وترگ
چو باد خزان یار داز بید برگ

از رشق نبال ومشق سنان وخرق تیغ هندی گهر مردان کارزار را بے حدّ ومرّ

بیت

کمان بدست کمر بر میان زره برتن
زره دریده شکسته کمان گسسته کمر

ناگاه از لشکر منگو تیمور الیناق وایاجی که حامیٔ میمنه بودند بر میسرۂ اهل مصر کف غائله
دشمن را چون انگشت دست مساعد وهم پشت باتیغها چون زبان مار آخته
وگرزها چون خرطوم فیل افراخته چون قضا بے حجاب وچون اجل بے هراس و

چون رعد در خروش و چون دریا در جوش عنان چون باد بر شتاب و رکاب
چون کوه باد رنگ حمله بردند تا بر خوان مصاف از خون ایشان قبل ان حان باشت الزحوف
چاشت قتل را ترتیبی سازند چنانکه بتیغ لمعان خورشید مفرق بام شکافته گردد
میسرهٔ مصریان متفرّق و منهزم شد نزدیک بود که رونق از لشکر مصری شامی
که سامی قدر بودند دور گردد و شکست حزب الله از آن حرب دست
ملائکه ارضی فرخت علیه سجداً و بکیّاً آواز اللهم انصر جیوش المسلمین ولا تنصر علیهم
بمسامع ملاء اعلیٰ رسانیدند بفرمان ارحم الراحمین چون حکم سبقت رحمتی غضبی
سبقت یافته بود عقاب بلیت بر سر اعداء دین در پرواز آمد و همای همت
بے همتا ر اسلامیان جناح فوز و نجاح بگستر د از میمنه متیمنه شام با احتشام جمعی حماة
و رماة عرب که قاره را غرض و نشانهٔ ناوک تقریع مے ساختند بر قلب مغول با
قلّت مبالات علی الجمله حمله آوردند دعاء رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیّارا
باجابت مقرون شد و فتح الباب دین هدی ظاهر گشت لشکر منگو تیمور در تیمار بوار
افتادند و شهزاده باقورمشی از رعب و رهب شاه راه هرب پیش گرفتند ناگاه
منگو تیمور را تیری زدند که زبان سوفارش نامهٔ اجل موعود روان بر وے خواند
باقی ابطال شام و رجال مصر که بر حملات مصر و اعداء دین را مضر بودند از
بطون مکمن چون وقت ظهور بود بر هیونها

بیت صفت اسپ

صرصر تک پولاد رگ صاعقه انگیز
گردون تن عفریت دل کوه تحمّل

سوار گشته بیرون آمدند معنی

اَعزُّ مکانٍ فی الدنا سرج سابح

سابح شده

بیت

بشمشیر هندی بر آو نختیند
همی ز آهن آتش فرو رنختند

و تمامت لشکر را بر آن عرصهٔ مرهفات ساختند و وحوش و نسور را در آن صحاری از لحوم و دماء ایشان سالها جشن و سور حاصل آمد فدمرنا علیهم وما کان لهم من ناصرین افبالباطل یومنون و بالحق یدحضون فسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون - باقی احوال این ملک بطریق اجمال در موضع خود ایراد کرده آید بحول الله و قوته و شمول نعمته و وفور منته

موضع تتمیم ذکری که تقدیم یافته و شرح متعلقات مساق آن مخالفت مجد الملک و تقرب یافتن بوساطت امرا در خدمت ایلخانی

چون خواجه بهاء الدین ابن صاحب الدیوان از این سراچهٔ غرور بریاض سرور شتافت باندک مدتی چنانکه سمط لآلی انحلال یابد و دانها یکی از عقب دیگری جاری گردد آثار ضعف و وهن مر دولت صاحبی را علی التوالی روی نمود و اعداد وقائع متتابع در رسید آری معهود از فلک بی نمک و متعارف از دأب روزگار

ناهموار جز ایذا و اہانت و ترشیح اشرار و ترفیہ اراذل و تکدیر افاضل چیست در زیر این
سبز گلشن ناپائدار عہد غنچہ گلی را بدست کہ دادند کہ باز در پے خار انکارش ننہادند
و جرعۂ شراب کامی را در کام امید واری کجا ریختند کہ ہنگام صبوح او را بدرد
سر و خمار حوادث مبتلا نگردند کدام روز آفتاب سعادت صاحب دولتے از
اُفق مشرق مراد بر مقنطرات ارتفاع بخط استوا پیوست کہ مدارات فلکی آن را
بر مقنطرات انحطاط بحضیض غروب محجوب نگردانید یا چہ وقت نہال آمال صاحب
کمالی بر لب جویبار نشو طراوت و نضارت یافت کہ عمّا قریب بد بور ادبار و نکباء
نکبت قابل ذبول و جفاف نگشت

بیت

بر جویبار روضۂ امید تا منم — سر سبز و تازہ ہیچ نہالے نیافتم
مہر منیر را و مہ مستنیر را — بی وصمت محاق و زوالی نیافتم

اول خللی کہ تالی این واقعہ گشت مخالفت مجد الملک بود و او مردی اصیل بود مولد
و محتد او یزد از ابنائی ثروت و مکنت متوجہ بجاہ و حشمت و متوجہ بذروۂ علو و رفعت
بتراجع حال و ضیق مجال دست خوش ایام و پائی مال حوادث لیالی شد و در اعداد
دولت خواہان و خدم صاحب معدود گشت و بجرم کرم آنجناب کہ کعبۂ
آمال و قبلۂ اقبال و مطرح شعاع افضال و مسرح وفود عز و جلال بود پیشانید
او را باعمال فراخور حال منصوب فرمود بعد از ان تغیر عقیدت و فضول و نکیدت
در سجنۂ حال تفرس کردہ عیار اعتماد و اعتنا نقصان پذیرفت و بہ جانب او
التفات خاطری کمتر رفت بارہا بمکارم بی دریغ صاحب کہ واسطۂ ارزاق

خلایق ورابطۂ توثّقی از بوائق بود توسّل جست وتشفیع انگیخت وبیچارگی نمود درِ نُجحی
کشاده نگشت واز ریاض آن عواطف بوئی استیناسی بمشام امانی او نه پیوست
باطالع بشولیده وبخت بخشم رفته وفلک نامساعد روزگار آشفته درمسارات امیگفت ؎

فان قیل لی صبراً فلا صبر للذی غدا بیدی الایّام تقتله ضرّا

نه مُکنتے که امکان اقامت درتصوّر آمدی ونه قدرت نفقه والاغی که مسافرت ومهاجرت را
اختیار کردی نیز سر بدنارت همّت وخساست نهمت فرونمی توانست آوردچه فطام
از مالوف وانقطاع از مانوس ومطبوع بالطّبع مولم وموجع باشد ناکام بلیت ولعلّ ومایُغنی
الحدثان لیت روزی رابشبی مے پیوست اختلاف وتردّدی پیش امرا داشت و
بایشان سوابق معرفت مستحکم گردانید وپیوسته متفحّص احوال ملک ومال بودی واز علم
استیفا وحساب محظوظ عاقبت کار چون نومید شد وگفته اند ؎

نومید دلیر باشد وچیره زبان
پس دل بهلاک خویش خوش گرداند

بیت

برآنم میاور بیکبارگی که جان را بکوشم زبیچارگی

دامن اذا اعتزمت فتوکّل علی اللّه را بدندان اجتهاد چست گرفت ونطاق الفرار
مالایطاق برمیان ضرورت حال بست وپائی در دریائی ع

وقُرب البحر محذور العواقب

نهاد در شهور سنه ثمان وسبعین وستّمایه بعضے امرا که در باطن ایشان مخالفت وانکار
صاحب می شناخت مُروّج نقد ناسرۂ خود ساخت انتهاز فرصتی کردند وهنگام وتقام

شمۀ از که شمۀ او باز بوی عاید خواست شد او را ببندگی حضرت بردند حقیقت لطف جُربُزه
با حسن تقریر یاد داشت و آداب خدمت سلاطین و داب ایشان و اداء سخن را بواجبی
دانسته عرضه داشت که صاحب دیوان درین مدت که بدین شغل خطیر منتصب است
و بوسائل شروع در جلائل مهام تشبث هرگز مال ممالک را برآستی تقریر نکرده و تمامت
ملک پادشاه را املاک خاصۀ خود ساخته و در هر طرفی از اطراف دیوانی پرداخته و همچنین
داستانی در دشایت صاحب علاءالدین علی طریق الاشباع باز راند و عنان مطیۀ
تشبیب را بمنهج این مخلص کشید که خواجه بهاءالدین در مدت حکومت عراق بیرون
از حقوق و واجبات دیوانی ششصد تومان را از اعمال استخراج کرده و دیناری از
آن وجوه بر کار خزانه و چریک منصور نانشسته مقدمۀ من یسمع یخل معلوم است و ذوق
خمر و خلل روزگار محسوس. باری تعالی آنرا القبول در دل ایلخان جای داد و گوهر تقریر
او چون تعلق بزر گرفته بود هرچند در نظر عقل نقدی مزیف می نمود گوش هوش پادشاه
بدان مشنف گشت از گلزار سعادت نسیم در وزیدن آمد ایلخان نواخت و عاطفت
زیادت از مطمع و مامول او ارزانی فرمود و بدست خود کاسۀ داد و تشریف خاص
مبذول داشت و هم در آن مجلس سخن تمامت ممالک پرسید او نیز تقریری دلپذیر
ملائم مزاج پادشاهی یاد ارسانید یرلیغ نافذ شد که مشرف ممالک باشد و
محاسبات چند ساله را استدراک کند و مظان توفیرات و مواقع تقریرات
اموال را استکشاف نماید و هیچ آفریده از شاهزادگان و خواتین و امرا بممانعت
پیش نیاید و برین احکام پایزۀ سرشیری داد که تا غایت هیچ سلاطین و ملوک
را نداده بودند عقیدت پادشاه با صاحب متغیر شد باستحضار نواب و

وکلاء تبریز ایلچیان عنانِ مسارعت برتافتند صاحب از تیر باران مکاید الد
الخصام که در اوّل نشابه که گشاد داده نشانه مقصود را مقرطس گردانید بود خبر یافت
ضجرت و ندامت که باللجاج و عناد توام اند بر نفس مستولی شد وزادهٔ فکر حکما
اللجاج اقل الاشیاء منفعۃً فی العاجل واکثرها مضرۃً فی الآجل مناسب
قضیه آمد این حکایة مشهور است که هارون الرشید روزے با ملکهٔ مملکت
وعقیلهٔ دولت خود یعنی زبیده بملاعبت شطرنج دفع ملالے و تطییب حالے
میکرد مراهنه را شرط آنکه غالب را بر مغلوب حکم نافذ و روان باشد و هر چه اقتراح
رود اسعاف لازمهٔ آن در دست اوّل۔ هارون غلبه کرد زبیده را فرمود تا پیراهن
وکسوتی که بر قوائم انسان حاوی باشد خلع کرده در مقابلهٔ نظر هارون بایستد زبیده
چندانکه استعفا کرد مفید نیامد بنا کام امتثال امر بر حسب مشروط نمود ثانی الحال
زبیده غالب آمد گفت ملتمس آنست که با فائزه حبشی که کمترین جواری بود جمع شوی
هارون از سماجت خلقت و دمامت صورت او انفت داشت شفاعت کرد تا
در معرض این التماس از جواهر نفیس و یاقوتِ آبدار چندانکه در حوصلهٔ آرزو گنجد بردارد
زبیده گفت اگر تمامت خزائن مبذول افتد و در ملک اشتراکے هد مقبول نخواهد بود
بر مقتضے شرطے که رفته قیام واجب است۔ و دفع را محل غیر قابل هر چند هارون
در شفاعت بیشتر زد زبیده افصاح الحاح و ادراج لجاج که یوغر القلوب
وینتج الحروب صفت دارد زیادت کرد۔ هارون با فائزه مجتمع شد بتقدیر الٰهی
از قارورهٔ اصلاب او قطراتی که بفضل هضم رابع مستعد آن بود که بتقیهٔ نوع را
مبدا شخصے دیگر گردد در مقعر رحم شهوق یافت و قوت ماسکه بمحافظت آن

قیام نمود و انا ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما
فکسونا العظام لحما بوسائط تاثیرات اجرام علوی آنرا بمرتبه انشا خلقی دیگر رسانید
فتبارک الله احسن الخالقین هنگام میقات وضع حمل و زمان نفاس فائزه مامون میمون
انفاس از مضیق عدم در فضاء وجود آمد چون از حضیض رضاع بیفاع تمیز رسید
دلائل نجابت و شمائل شهامت از حرکات و سکنات او ظاهر بود روزی شخصے متنبی
را بحضرت خلافت آوردند و بر دعوی باطل اصرار نمود او را در غذبات عذاب
کشیده بسیاط سطوت تعریکی کردند چون تادیب ضربے تقدیم یافت بصیاح و عویل و
ندبهٔ طویل در آمد مامون در رستهٔ برادران موضع خامل و موقفی نازل ایستاده بود
متنبی را گفت فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل هارون از سرعت ذکا و فطنت
و دها و حنکت او متعجب شد و شفقت ابوت در حرکت آمد و گفت صدق رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذ قال اولادنا اکبادنا بعد از آن یوما فیوما محبت و تربیت در حق
او مزید پذیرفت تا مامون در کل علوم بر اقران فائق شد و آداب و مراسم ملوکانه از
فروسیت و میدان داری بر برادران غالب - چون هارون دعوت حق را اجابت کرد
زبیده خواست که پسرش محمد امین در مسند خلافت قایم مقام باشد اما ترید و اریدو
لا یکون الا ما ارید میان برادران بکرات محاربت رفت و در تاریخ دولتین کیفیت
آن احوال مشروح است چون محمد امین بقتل آمد و دعار خلافت او را الملائکه باشارت
من وافق تامینه تامینهم آمین نگفتند زبیده نفسها سرد چون باد خزان از جگر جوشیده
بر کشید و گفت ما اقعدنی بهذا الیوم الا یوم قیامی یلبجاج مع ابیک از نظم این حکایت
و ترتیب این روایت حجابت ریبت از محاذات ابصار مرتفع گردد که معاندت و لجاج در مختصرات

رستہ: قطار ۱۲ سلک

امور نتیج ناکامیهاے بزرگ و جالب معادات دشمنان سترگ است و تلهف بعد از وقوع
ملمات و حدوث نائبات زیادتی عنا و رنج خواہد بود و حسرت و ضجرت از عقب نوازل
قضا و قدر بے فائدہ و ریح مثل بغدادیان است مع الحدیث فاغزالی کار مجد الملک
دریک لحظہ کہ پرتو آفتاب عنایت ایلخانی بروے افتاد شبنم صفت از ثری بثریا رسید

رُباعی (ابوسعید ابوالخیر)

از لطف تو ہیچ بندہ نومید نشد | مقبول تو جز مقبل جاوید نشد
مہرت بکدام ذرہ پیوست دمے | کان ذرہ بہ از ہزار خورشید نشد

غلمان پری وش زرین کمر سیم عارض را بر مراکب تازی نژاد کوہ پیکر سوار گردانید
و خرگاہ چہل سرے و بارگاہ از اطلس ششتری برافراشت

بیت

ز روزگار ہمیں حالتم پسند آمد | کہ خوب و زشت و بد و نیک برگزیدم
برین صحیفہ مینا بخامہ خورشید | نگاشتہ سخنی خوش باب زر دیدم
کہ اے بدولت دہ روزہ گشتہ مستظہر | مباش غرہ کہ از تو بزرگ تر دیدم

درگاہ او بحکم المشرب العذب صورت ازدحام گرفت صاحب دیوان غبار دہشت
بر دامن ضمیر و صفحہ حال نشستہ بلندگی حضرت نشتافت پادشاہ باز خواست فرمود
کہ چند سال در خدمت پدر نیکو ما کوچ دادہ و درین مدت کہ سریر سلطنت بجلوس
مبارک ما مزین و مانوس شد بر ہمان نسق ترا منصب مالوف مقرر فرمودیم و
تمامت اموال ما در تحت قلم تو مسلم داشتیم، امروز مجد الملک چنین تقریر مے کند
اضاعت حقوق عاطفت پادشاہانہ ما و اقبال بر ارتکاب کفران نعمت چگونہ جائز

داشتی ضمیر صاحب که رهبر عقل کل و کاشف اسرار فلک و طلاع انجم مغیبات
بود دانست که تخطیه و تکذیب خصم در معرض عتب و عتاب پادشاه موافق
مصلحت و ملایم صواب نباشد و چهرهٔ خلاص و مناص را بجز از روزنهٔ صدق
واخلاص مشاهده نتوان کرد

بیت

بجائے کہ تنگ اندر آید سخن　　پناهت بجز پاک یزدان مکن

بتلقین ملقن سعادت و تائید مرشد عقل و توافق اسباب هدایت در مقام خدمت
فصیح دل و فصیح زبان گفت سر و مال و تن و جان فرخان و مان فدائے جان خان باد
بلے نعم ایادی بے منتهی پادشاه روئے زمین را چگونه انکار توان کرد

بیت

من شکر چون کنم که همه نعمت توام　　نعمت چگونه شکر کند بر زبان خویش

هر آئینه درین مدت خود و برادر و فرزندان از نعمت فائض حضرت ستدیم و
دادیم و خوردیم و بردیم و بعضے در خدمت پادشاه زادگان و خواتین و امرا صرف
کرده و شطرے در وجه صدقات عموم خلایق ثبات دولت روز افزون را معین شده و
آنچه امروز در تحت تصرف ست از بضاعات و ضیاع و دیار و اصقاع و خزانه
و اسباب و خرابه املاک و ممالیک و دواب فضاله خوان انعام و غیض فیض ایادی
پادشاه ست هر چگونه که فرمان شود هر وقت که مصلحت باشد بهر که اشارت
نافذ گردد بر سبیل ایثار رضا ظاهر کرده تسلیم رود و بهیچ وجه در هیچ حال توقف
و تسویف جائز نشمرد و خود تا از عمر مهلتی مقدر است و در ساغر زندگانی جرعهٔ باقی

بیک قبامیان بستہ وخامۂ زبان کشادہ والاغی تنگ کشید کوچ دہم وبندگی کنم ع

آنِ تو ترا وآنِ ما نیز ترا

این سخن متضمن سپاس داری نعمت وشامل بر شرائط صدق وانصاف وتذکر سوابق خدمت وماحی لواحق عثرت چون از زبان صاحب بمسامع همایون اسمعت البشائر رسید نسیم عنایت از مهبّ غیب در وزیدن آمد وغنچہ قبول بصبا لرضا در شکفیدن باب عفو واغماض سخن اغیار را از صفحۂ خاطر محو فرمود وامداد والطاف در حق صاحب تازہ گردانید بزبان اشرف فرمان فرمودہ کہ بودہ ونابودہ گناہ ترا بخشیدم وبر قدمت خدمت القارفت وشغل معهود مقرر داشتہ آمد باید کہ باستبداد از روی انشراح صدر ودل قوی بر قاعدۂ کوچ دہی صاحب بحکم وما العصفور سمع پیش عنقا عاطفت وہمای ہمت پادشاہ ہدہدوار سجدۂ عبودیت مکرر گردانید ومطوقہ صورۃ لطوق منت جانی لہ حضرت خانی مطوق گشت۔ در حال رسل را چون ہوادی حمام کہ از تنگ نائی دام خلاص یابد یا شاہین کہ از اوج ہوا بسوئے صید المنقضاض کند باطراف ممالک فرستاد ومکتوبی مخبر از ہزت عواطف حضرت پیش برادرش صاحب علاء الدین نوشت او خود بر جناح عزیمت بود بصوب بندگی در جواب این دوبیت مندرج گردانید۔

وکیف یؤثر قول الوشاۃ فدیتک فی عرضک لا انبل
وان سعایتھم فی علاک کضرب العقارب فی جندل

وازنشاآت صاحب بشارت نامۂ اتفاق افتاد مفتتح آن مزین بدین آیت و متضمن بدین

بیت یا لیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی وجعلنی من المکرمین۔

بیت

امروز بحمد اللہ فارغ دلم از دشمن   کاندر دلِ تنگ من جز دوست نمی گنجد

وبعد از شرح الطاف و اعطاف پادشاہی وفیض انعام نا منتہائی در مطاوی آن ترجمہ الفاظ دُرربار ایلخان کامگار بدین سیاقت ایراد کردہ کہ روز ہا باشد تا بتواتر اخبار تغیر عنایت مالذتِ خواب وخور بر تو منغص ومکدّر ماندہ اکنون از این جا در خدمت من مست شادہ باز خانہ رود و امشب با دلی فارغ وسینۂ مُشبَع دست و پائے از سر نشاط خوش بصحرا انداختہ زود بخفت و دیر برخیز ہر چند در عاجل حال بمعالج عنایت ایلخانی ثوران مادۂ مخافت صاحب راسکونے حاصل آمد واز بطش وطیش خلاص یافتہ بمنصب موروث ومکتسب مستظہر گشت اما مجد الملک در سعایت مجدّ و قصد دودمان او راکہ موجب داد و امان اسلامیان بود مستعد۔ بواسطۂ شرف قربتِ ایلخان و اشرافِ ممالک مغبوط اشراف اطراف عالم شد و در تمامت نوحی وجوانب برائے رفع محاسبات استدراکی بجرّ الثقیل نوّاب را نصب کردہ و در مکتوبات کہ از دیوان حضرت مصدّر می گشت اوّل صاحب دیوان در طرف یمین والیسر کان متفرقاً تا بیمینہ نشان می فرمود و مجد الملک در طرف یسار "مشرف ممالک بلکاسی" را چنان رقم مے زد کہ تشغیر پایے بلکاسی مانندۂ خط بطلان برنام ونشان صاحب می کشید لاجرم استخفاف و استحقار سیما با دودمان کریم و خاندان قدیم نتیج ناکامی و مستدعی سخریت دوست و دشمن باشد واین دو بیتے مجد الملک انشا کرد۔

دوبیت

در بحر غمِ تو غوطه خواهم خوردن یا غرقه شدن یا گهرے آوردن
خصمیّ تو بس تو بیست خواهم کردن یا سرخ کنم روئے بدان یا گردن

صاحب دیوان ردّاً علیه این دوبیتی گفت

دوبیت

یرغو چو بر شاه نشاید بردن بس غصهٔ روزگار باید خوردن
این کار که پائے در میان داری تو هم سرخ کنی رئے بدان هم گردن

صاحب بقوّت نفس و نجدت همّت از ملازمت بندگی حضرت متفادی نمی شد و امارات عجز و انفعال اگرچه موضع و موقع آن بود بخود راه نمی داد حکایت کردند که روزے صاحب را استحضار فرمود تا در پایهٔ تخت با مجد الملک در باب سخنی که بسمع اشرف رسانیده بود مواجهه کند علی الرسم هر دو متقابل یکدگر را زانو زدند پادشاه اشارة فرمود که صاحب فروتر از وے زانو زند در حضور دشمن معاند از دست ساقی بے عنایتی پادشاه آن جام ناخوشگوار را درکشید همچنین تقریر کردند که در اثنائے طوئے مجلس بزمش چون عرصهٔ بهشت غم فرسای و شراب نابش چون آب حیات جان افزای

بیت

خروشیدن چنگ و آوای نای دلِ مے پرستان ببرده زجائے

صاحب سه نوبت ایلخان را کاسه گرفت واز قبول آن اعراض رفت در کرّت رابع از غایت جلادت دفع شماتت معادی را زانو زده عرض کاسه کرد

پادشاه از لحوم کہ نصّ حرمت آن در کتاب مجید محقق ست بسر کار داور آتکہ داد زمین
بوسیدہ التقام کرد بعد از آن ایلخان آن جام نوشیدہ جمع اینا قانرا فرمود کہ
نیک متجلد مردیست ہرچند از او قبول کاس اعراض فرمودیم اقبال بر آن
زیادت نمود مع ہذا در خاطر بود کہ اگر تکہ را رد کند ہم بسر این کار دیدۂ او را
از حدقہ ہمچون تکہ بر داشتمی صاحب با وجود این مقدمات و آثار تنکر ایلخانی
بر مصابرت مثابرت مے نمود و بامر کابدت فلک سفلہ معاندت مے فزود
چون ہلال ربیع الاوّل سنہ ثمانین وستمایہ بر بسیط جبین گردون مانند ابروے
مقوّس دلدار مشاہدہ کردند صاحب علاء الدین از بغداد برسید و مشرف مثول
بارگاہ آسمان شکوہ تشرّف جست از عرض عراضہ و ترتیب طوی و تکشمشی
فارغ شدہ خزانۂ زر کہ مصحوب بود تسلیم کرد و در عقب بعلّت توفیر اموال اعمال
خزانہ دیگر بعرض پیوست بلی زمرۂ حسّاد با فساد کار مشتغل و نائرۂ طمع ایلخانی بباد
دروغ ایشان مضطرم و مشتعل از تمامت ممالک خراسان و شیراز و کرمان و
عراقین و روم و آذربیجان و دیار بکر و موصل و میّافارقین و شاۃ وسعاۃ درگاہ
آمدہ بودند و سیلاب خوف و خطر و ہول و فزع در اندرونہا جاری شدہ ملوک
واصحاب مناصب بہ تقبیح صورت و مناصبت میان بستہ و زبان کشادہ

شعر

سفاہٌ زاد عنک الباس حلمٌ وغیٌّ فیہ منفعۃٌ رشاد

ذکر بعضے از آن احوال در موضع خود مفہوم مطالعان گردد ان شاء اللہ مجد الملک
بتازگی عرضہ داشت کہ مدّت دوازدہ سال ست تا اعمال عراق عرب و خوزستان

ومضافات آن بر سبیل ضمان خواجه علاءالدین را مقرر و مفوض فرموده اند
هر سال بیست تومان زر توفیر برداشته و بار دیگر اموال اندوخته در زیر زمین
دفین ساخته. بعضے از ثقات و نواب که مشمول ایادی و مربوب عوارف
صاحبے بودند و از بهر دفع خصام ایشانرا تعیین کرده و ممد و معین دانسته
عصابهٔ وقاحت بر جبین کفران بستند و نابوده تصدیق خصم مفتری کردواز فرمان
ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون منزجر نگشت حقیقت
حال بر تقدیر آنکه مبلغ مذکور باسم توفیر حاصل شده باشد ز وائد اخراجات
و توقعات پادشاه زادگان و خواتین و امرا و محصلان و ایلچیان نازل و رسم
مدد و تنسقات پادشاه که از لوازم تصدی اشغال خطیر و ذنابهٔ مقاطعات اموال
دیوانی باشد علی الخصوص در چنان ملکے بنسبت چنان صاحبے از روئے
قیاس توان دانست که اضعافاً مضاعفةً خواهد و منکسرات مال بقایا از اعمال
غیر مرجو الحصول که سر جملهٔ آن در جرائد کتبه در نه آید و بقذلک نه پیوند دبهمین سبیل
معلوم رائے اکثر متأملان باشد و با وضوح این دلائل و رسال متقدم باسم
توفیر اموال تمام بخزانه رسانیده بود و در ازاء آن بمزید عواطف اختصاص یافته
چون درین حال مضایقت فلک تنگ خوئے و مناقشت زمانهٔ بهانه جوئے
معائنه دید کار د شایت رواجے زیادت از قیمت مثل داشته بود. اخیار
رنجور دل و اشرار مسرور خاطر و مبجل دولت آغاز غمازه هماز کرده و نعمت
حواشئ کا هر ملح واشی فرو گرفته اندیشه کرد که بے آنکه بمکالمت و مجادلت ادوان
و معارضه و مقابله حسدهٔ مضطر شوم سلامت عرض سلیم را توفیرات نابوده را

قبول کردن توقیری تمام باشد وفاضل وجوهات را درین وجه معین گردانیدن
کفایتی بنام چه در آن یک دو سال بواسطهٔ کثرت حوالات ونازکی جوانب مبلغ
وجوه از مستقرضات وخاصّه رسانیده بود وسبب استرفاه خواطر رعایا وتخفیف اعمال
وعمّال وچون احتیاج خزانه بمال بود در جواب عذر هست ونیست وعرض حساب
وسیاقت وجمع فذلک موقعی نمی یافت آنرا نیز بقدر توان می بایست ساخت
ودل از اندیشه پرداخت جماعت اضداد باخود گفتند اگر وجوه فاضل را بر کار این
توفیر نشاند بروی ثقلی ننشیند پیش شاه برخ رقعهٔ تقریر پیادهٔ دیگر فرو راندند
ومنصوبهٔ بر ساختند که در شهور سنه تسع وستّین وستّمائه چون بغداد ومضافات
برسبیل امانت در اهتمام داشت جمعی از امرا وکتبه استرقاع واستدراک محاسبات
کرده دویست وپنجاه تومان باقی کشیدند وتا غایت از آن وجوه چیزی بخزانه
نرسیده وآن مال بعینها متوجه است وباقی وهم در آن تاریخ بر رائی پادشاه که
جاسوس طلایع غیب وناموس ممالک اسرارست مکشوف گشت که بقایاء تعلّق
بمتصرفات نواحی دارد واستیفاء آن از دائرهٔ ممکنات بیرون است واگر
ازین نوع خطابی رود جز خرابی اعمال وتفرقهٔ رعایا فائده صورت نه بندد از
سر آن در گذشت وکارنامهٔ آن بارنامه در نوشت وصاحب علاء الدّین را
نواختها فرموده بمعاودت باسر حکومت آنجا یرلیغ داد ع

قصهٔ چکنی سخن دراز ہست

از ذہن وُشاة در ذہن پادشاه حکایتِ زر کالنقش فی الحجر مرتسم شده بود ودر عالم
مُلک چون واردی از دار پردهٔ قضا بفضاء ظهور خواهد آمد اسباب آن سلسله دار دست

دریکدیگر دهد و حسن تدبیر عقلا در آن معرض همان نسبت داشته باشد که شعلهٔ آتش
را بنی پوشند و باکوه الوند بقوّة بازو کوشند و دریا را به انباشتن تخویف کنند و آفتاب
و ماه را باستنزال وعید نمایند دیگر باعث کلّی و محرّک اصلی برین مقدّمات احتیاج
لشکر منصور بود بمال چه درین حال از حدود مصر خبر رسید که الفی و اشقر سنقور عزم
مکاوحت را با ایلخان عالم تصمیم داده اند و شاه زاده منگوتیمور را چنانکه ذکر آن تقدیم
یافت با لشکرے جرّار نامزد ایشان مے فرمود و مثل آن بطرف بلاد شرقی نزدیک
پادشاه زاده ارغون روان می کرد و از حدود دربند باکویه سلوک طریقهٔ احتیاط را
استمدادی نموده بودند و آن نیز علاوهٔ شواغل شد و درین میانه رایات نصرت پیکر
برعزم توجه بمشتاة بغداد براه اربیل و موصل نهضت مے کرد و صاحب علاء الدین را
جهت ترتیب یامات و تدبیر ساوریات از پیش بفرستاد پادشاه در آن جچ الی چندروزے
سبب تفرج طرد و مصطاد بر کنارهٔ دیهی که آزاد یر اسیر گویند از عمل رحبة الشام نزول
فرمود و لشکر بر عادت مغول نرگه کردند چون کلها را نواع وحوش با خروش و جوش
در حلقه جمع شدند و بر ایشان مدار نرگه تنگ آمد ایلخان بنفس خود با چند خواص و اینا قان
در راند و روان بهرام گور بر آن تاختن و صید انداختن آفرین میکرد

بیت

سوفار وش زحیرت وحشی دهان کشاده
شه چون زبان خنجر کرده بتیر لالش
چون در اسد رسیدی چون سنبله سنان کش
از ضربت الف سان کردی جوسین و دالش

تشریف ضربت او انواع وحشیانرا
تعلیم شکر دادی هنگام انفصالش

دریک لحظه شیران شکاری از وحوش پرداختند و موازی کوه برهم انداختند از
کار صید فارغ گشته غرّهٔ رجب براه سنجار عازم بغداد شد مجد الملک در راه هم
در روز انفصال صاحب علاء الدین حکایت بقایا بازیاد ایلخان داد طائفهٔ
از امرا بر عقب صاحب علاء الدین برائے بحث و استفحاص و کشف و استقصا
و استخلاص مدّعی چون برق از میغ روان گردانید بصاحب رسیدند و فرمان
بشنوانید دانست که آن قضیه نمودار گردش فلک ست و کار ایام و لیالی بے فتور
جز تبعید آمال و تقریب آجال رجال نیست بقضا رضا داده و جز این خود چاره نیست
مصاحب ایشان ببغداد شد و کافّهٔ خلق را از آن حادثه بر چرخ فریاد رسید او را در مسکن
مالوف موقوف داشتند باوّل آنچه در تحت تصرّف داشت از زر تا ارزیر و از ناض
صرف تا صفر از حبّات لآل زواهر سعود متلالا تا رذائل خرزات و سفال منحوس فال
از فراش عبقریات باریا تا حُصر بے حصر و باریا از توالد و طوارف خسائس تا طرائف
از اوانی مذهبات و مکفتات تا رثاث آثات از طاقات اثواب تا نطاقات ابواب
از جواری خیرات حسان دور از چشم بدِ خسان تا غلمان بیت البقر و اصطبل از
بیت النوبه بوق و طبل از صاهل و ناهق مردود و لایق از افراس و بغال رخیص
و غال ناقه و جمل وجدی وحمل

بیت

هر که دارد نظر بجدی وحمل	از خساست چو گاو گردونست

چون غرض صیانت جوہر عرض بود نہ عرض در رستۂ عرض حاضر آورد ولپشت پای لابارک اللہ بعد العرض فی مالی از سر ہمت عالی چون کا را زدست رفتہ بود بر مقتنیات نفیس وخسیس زو عین منقود اثر مفقود شد وبضائع سراب ضائع ومال پای مال و واملاک موجب ملال تفصیل بضاعات ووثائق قروضات وجرائد املاک موروث ومکتسب در بلاد عجم وعرب بسپرد لا الہ الا اللہ تطویل چیست لوح متملکات را از ہر چہ اسم شئے برآن صادق بود بسترد۔ چنانچہ در رسائل تسلیۃ الاخوان از انشاء آن صاحب قران شرح آن مستوفی آمدست واگرچہ آن را در جہان خود ہمیں یک عیب بودی کہ نعمت وراحت او بعد ما کہ عمرہا در طلب وتعب صرف مے رود بقائی وثباتی ندارد واجب نمودی کہ مرد عاقل دل برآن ننہادے واز برائے تحصیل بے حاصل آن چندین در تگ و پوے وجست وجوئے نیفتادی۔ در حال اثبات این ذکر یکی از حاضران این دو بیت از گفتۂ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ برخواند

بیت

گر خردمند را جلاف جفائے بیند	تا دل خویش نیازارد ودر ہم نشود
سنگ بدگوہر اگر کاسۂ زرین شکست	قیمت سنگ نیفزاید وزر کم نشود

از تواتر این اخبار موحش برادرش صاحب دیوان کہ ملازم بندگی رکاب اعلی بود وجہ نسبت وتانی تدید اجازت خواستہ بغداد آمد وسبب آنکہ نوائر مغایظت وعواصف قہر ایلخانی سکونی ورکونی پذیرد مغالبت واجتہاد در تحصیل مال وترویج وجوہات بر اضعاف دعاوی می نمود از خانہ خاصۂ خود وفرزندان جواہر ومرصعات واوانی زر ونقرہ آنچہ بود بیرون آورد واز نواب ووکلا بر سبیل استقراض بر حسب استطاعت نقد وجنسے

بستد و با آن مضاف گردانید جمع اعادی از نقود و اجناس آنچه لایق عرض دانستند حمل کرده در منزل وجیل ببندگی سریر رفع کردند چون بادشاه را اضعاف آن متوقّع بود و آن مقدار عشر معشار مبلغ متصوّر بر نمی آمد هیچ موقع نیافت و عرض حال صاحب دیوان بوجهی رفت که بمهادنه و میل موسوم شد و خلاصهٔ مساعدت و مرافقت او از مال خاصّه مستلزم سخط ایلخان گشت قضا کار کرد و بودنی ببود و کوشش و تگاپوی سود نداشت وقتی این قطعه اتفاق افتاده بود

لمؤلفه

سپهر دقّت عدلش نگر که تا هستم بسالها دم غم۔خوشی بساعتها

بضاعتم هنر و فضل و حکمت است چه سود که مایه ست زیانم از این بضاعتها

بسوی کسب تن آسانی که ممکن نیست بباد شد همه سعیم زهی اضاعتها

برای آنکه فلک دارد م چو بی هنران کجا کسی که کند پیش او شفاعتها

ز مستعد همه کامی دریغ داشته اند همه بسفله و دون داده استطاعتها

ولعل معرفتی دیدان الدهور اذن عصیت نفسی بجدّ الیمن اطاعتها

یرلیغ شد که طغاچار یرغوجی با طایفهٔ معادیان اولئك الذین حبطت اعمالهم ببغداد آمدند بنوی مواخذت و معاقبت آغاز نهادند از آشنا و بیگانه و اهل جیران و بطانهٔ خانه کیفیت کنوز و دفین و جواهر ثمین که در خارج همین نام داشت استکشاف کردن گرفت بعد اولی بر رباط و خانقاهی که متحدث او و مدفن اعزه و اولاد و عشایر بود رفتند و مبالغت تمام در نبش و قلش و هدم و کنس بتقدیم رسانید و چون هیچ در همه نبود همه هیچ نیافتند عاقبت او را که از خانهٔ مالوف که مانس عز و دولت و مامن وفود

راحت ومغرس نهال بهجت ومعرس اقبال وحشمت بودی نقل کردند گردنی را که سر بگردون گردان فرونمی آورد ورقاب گردن کشان گیتی بطوق نعما وایادی او مطوق بود از دغل دل در غل ذل کشیدند و دستے که از سر زبردستی گوش روزگار را بشنف رقیت مشنف ساختی بسلسلهٔ تهدید سوار صفت مسور گردانید و دیدهٔ فضل ومعالی خونابه می بارید۔ اگرچه بر اعضاء ظاهر قیود هموم محسوس مے شد و رسوم تانی وقرار از دیار دل شوریده وار مطموس اما سلطان مملکت جوارح بر سریر ثبات مطمئن ومتمکن بود و ساحت خاطر بامداد صبر که طلیعهٔ نصر و موجب نعم الاجر است مشحون قال الله تعالیٰ انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب

بیت

بگذاشته ام مصلحت خویش بدو	گر بکشد و گر زنده کند او داند

و چون نظر ارباب اغراض نه بر مجرد خسران مالی بود ایلچی را با خود یار گردانیدند و حکومت ملک بغداد برادر و برے تقبل کرد قید جدید بر داشتند و در عوض آن دو شاخ مخشوب از عداد و شاح در گردن او انداختند مانند عروسی سر و بالا معانقه و معالقه را هر دو دست در گردن آن سرفراز حائل کرد و در آن روز بازار فتنه از گفتهٔ رضی الدین نیشاپوری بزبان چوبین خود سرائیدن گرفت

بیت

دست من دل شکسته یک شب تا روز	انگار که خونم است در گردن گیر

این قطعه را درین حال پیش برادر فرستاد۔ شعر

اسمع ذالک النفوس قول فتی	قد اورده عوارد الخطر

اشکو الی ربنا و منعمنا جور زمان یجبی بالصبر
کان منائی عناق هیفاء کالبان ما البان کان من وطری

اعادی برین مراسله وقوف یافتند بایکدیگر گفتند اگر اورا قوت عرضی نبودی طبع او
درچنین حالی که از بقا و ازتقا بدرجهٔ خلاص آیس است چگونه بتلفیق معانی آنرشدی
یا بنظم و نثر مواتات کردی و قوت ذاتی چندین بمعانات شدائد و مقاسات
مکائد که کوه از صدمت آن کالهشیم تذروه الریاح گردد وفا نمودی آن نادان
درغلط جهل و عدم عقل سررشتهٔ معرفت گم کرده بودند

بیت

کار دنیا که تو دشوار گرفتی بر خود
گر تو بر خویشتن آسان کنی آسان گردد

یکی از مشفقان اورا از مسارات وشاة اخبار کرد در جواب این دو بیت چون آب
زلال و سحر حلال و کرشمهٔ احباب با غنج و دلال بنوشت۔

شعر

رمیت العدی ان لا الین تذللا لصرف اللیالی ان ذا لعجیب
وکیف ابالی بالخطوب و انما علیّ من الواق الحفیظ رقیب

اهالی بغداد چه بغداد بل تمامت طوائف در ممالک از مملوک و مالک از روی
انصاف با صاحب علاء الدین مشارک و مساهم این عنا و لشکن و مجن ناوک محن بودند
پس ایلخان بر عزم توجه ییلاق فرمودنا اردو را کوچ کردند و رایات عالیه برافراشت
و باد از غالیهٔ زلف پر خم پرچم مشام زمانه را عنبرآگین می ساخت و فراش صبا

منزل بمنزل الالام بالام فرش بوقلمون مے انداخت گاه رعد نوروزی
از مقدمه تبیره زن گشته وساعتی برق درخشان چون تیغ قورچیان خاص
عکس ضیا انداخته و باد علم نشاط لشکر ربیع از هر سوے افراخته عصابهٔ
ضلال و فرقهٔ ارذال چون از ابداع عجائب غرور و اختراع اکاذیب صراح و
دعوئ بے معنی که یکی زیور صدق نداشت بل کذّبوا بما لم یحیطوا بعلمه
جز خسارت مالی و مزاحمتے حالی حاصل ندیدند هر چند پیرامن مکر و فریب برآمدند از
شیخ و شاب و بر و فاجر و خامل و فاخر کسی را که از تعدی او حکایتی راندی و شکایتی
خواندی نیافتند و بر سبیل بر طیل وار تشا جیث ما طلب و شاءِ بچیزے اورا
ملزم نگردانیدند و بعلت خطاب زوائد اخراجات و عوض عوارضات چنانچه
از لواحق اعمال دیوانی باشد عرض اورا ملوث نتوانستند کرد سیلاب استشعار
درون ناپاک ایشانرا فرو گرفت و اضطراب و اقشعرار ظاهر ایشان را متغیر
گردانید و در مقابل ایذار ظاهر و قصد شنیع مترصد مجازات سیئات افعال و
مقابح اعمال گشتند و درین اندیشه استیناف اصناف خداع و استعمال اسباب
احتیال پیش گرفتند روز بروز بزور در زیور آز از زیر و زبر زور محض
تلفیق و تخلیق بر می آمدند یا زیچه بازیچه عقده افسانه را مبهم گردانند از اقتداح
آرا و استشارات اهوا این مهرهٔ تزویر بر بساط عرض افتاد که او را بمکاتبت و
مراسلت بلاد شامی موسوم گردانند و برقم عصیان مرقوم مجهولی را از قوم یهود باز
دست کردند و بر کاغذ پارها خطوط ملوّن بآب زعفران و شنگرف مانند طلسمات
سحری و اشکال نیرنجی بر کشیده یعنی آنرا در میان اقمشه او هنگام تفتیش یافته اند و سے

تن را از مجاهیل عرب که باتفاق امرا و شحنگان بمشائخ و متقدمان عرب در هر وقت
فرستاده بودند حاضر آورند تا تخویفاً و ترغیباً تنکیلاً و تامیلاً مصدق اقاویل و
محقق اباطیل و مروج نقد مزیف و مهیج لفظ مزخرف ایشان کردند و حال آن
بود که در اول سال مذکور میان الفی و امرا مصری مخالفتی ظاهر شد و سنقور اشقر
با جمعی از امرا ترک بحری تحری جانب مصلحت را کرانه گرفتند و عیسی بن مهنا از امرا
اعراب شام و آن نواحی با او دم موافقت زد و اسباب مصادقت موکد گردانید
و الفی در دمشق تشفی از درد مشق و رشق ایشان مستعد مقاتلت و متصدی دفع آثار
فتن گشت در سیاق این اطوار خبر رسید که فوجی از موج اتراک بحری از
مصادمت لشکر مصری هزیمت یافته بجوار عانه و حدیثه متصل شده اند از روی
حزم و احتیاط برای احتراز و تفحص حالی رسولی را باتفاق باسنقاق و امرا لشکر
فرستاده بود و سنقور اشقر و عیسی بن مهنا را بر موافقت بندگی حضرت ترغیب
داده و از مخالفت تحذیر و تنفیر واجب دانسته اتفاقاً انهزام ایشان از الفی مقارن
وصول رسول افتاد بدان رسالت ابتهاج نمودند و از آن الوکت استظهار فزود
عیسی برادر خود را مصحوب رسول ببغداد فرستاد صاحب علاء الدین او را ببندگی
حضرت علیا روان گردانید و صورت حال انها کرد ایلخان در حق سنقور اشقر نواخت
و عاطفت فرمود و برادر عیسی را تشریف اوزر و غله بر بغداد حوالت کرد و در آن
وقت شهزاده منگو تیمور لشکری را چون قطرات باران بیکران و مانند سیل کوه
گردان بکنار فرات کشیده بود بر قصد شامیان بخدمت او نیز رسول فرستاد و
اظهار مطاوعت و انقیاد کرد و پیش سلطان میر دین بهیس ارسال دم اسلمت ارفت

ایشان هریک از مقام خود کیفیت حال را اعلام حضرت کردند و حکم یرلیغ شد تا منگو تیمور لشکر را باز گردانند و از قصد ایشان منع کند اما بایدو اغول از طرف دیگر بدیار شام لشکر کشیده بود و خلقی تمام را بقتل آورده مقصود از این شرح آنست که خلاصهٔ اندیشهٔ ایشان جاذبه محال بود و کاذبه خیال - بدین سودا از عقب ایلخان برفتند و تزویر فرا بافته و اغلوطه بنوی ساخته را عرض کردند بامید آنکه هم محصلان حال چون مقوی حال و ممشی کار بودند از ین تهمت و نسبت که بصدق نسبتی نداشت استکشافی غیر شافی نمایند ایلخان بنظر فراست که جام جهان نمای عکس لمعان المعیهٔ اوست از دیباجهٔ احوال فصول فضول آیت افترا برخواندند و با نامل فطنت از رازِ از ورا راز راز زار او زار او بگشاد باستحضار صاحب علاء الدین حکم نفاذ یافت و ایلچی فرستاد تا در بندگی سریر دولت لازالت ثابتة الارکان کشف القناع باشباع رود چون ببغداد آمد از زمرهٔ مزوران آنکه او را محل اعتماد تمام می دانستند فرار بر قرار اختیار کرده بود و آنچه مانده از ادای شهادت زور نفور شدند اعادی را اندیشه افتاد که اگر او را تخلیص و تخلیه کنند هیچ آفریده در معاونت ایشان رغبتی ننمایند بتامیل بیحد و تمنیهٔ بی منتهی ایلچی را فریب دادند و او را دستیار احتیال و دستور حال خود ساختند و صاحب همچنان با سلسله توکیل می داشت آری

لمؤلفه مصرع

از دور فلک تسلسل ناکامی

بدیع علی کل حال نیست و باستحالت این دو مسئله کس را یارای سوال نه توکل بکلائت ایزدی کرده در مقام تسلیم الحمد لله علی ما قضی والخیرة فیما یقضی الله ماشاء الله

کان وما لم یشاء لم یکن ورد زبان وسبحه بیان ساخت وروزنامچه رضا را که عالی
ترین مراتب نفس است بذکر اذا الم یکن ما ترید فاترد ما یکون مورخ گردانید وحلم
رزین وفکر متین او میخواند.

بیت

اگر سپهر نگردد بجائے خود تو مگرد — وگر زمانه نسازد تو با زمانه بساز

که بزودی انقشاع غمام غموم را سببے ظاهر شود واز چنین شیبے که حضیض دشمن کامی
عبارت از آنست فراز شیب فیروزی فرا رسد هر زیرک مدرک که درین معانی واجب اورد
بروے روشن شود که هیچ خیر وشر ونفع وضر بفعل وارادت بنده متعلق نیست وجمله
قضایا بتقدیر قادری مطلق است وامور عالم بمشیئت او معلق پس در مقام ابتلا همه
وتنخواری بروے آسان گردد وببرکت توکل ورضا مستحق مزید نعمت واحسان و
این مقدمات صورة حال او بوده در مبدأ ومنتهی والحمد لله فی البدء والرجعی شیعهٔ
اولئك الذین اشتروا لهو الحدیث در مسارعت مبادرت از عقب رایات پادشاه
تقاعد وتقاعس می نمودند وقرعهٔ تسویف وتعویق بر رقعهٔ اندیشه می انداخت وعلی الناس
درخفیه از گوشها باز دست می کردند تا ایشان را پی رد آیات خود گردانند وآن
روایات را بقول ناراست بعنعنه رسانند واحادیث غیر ماثور آن آحاد باسناد
ماهذا الا افك مفتری مسلسل سازند. قال الله تعالیٰ وکذلك جعلنا لکل نبی
عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا در همه
بغداد چون خود مزوری دیگر نیافتند چون یک ماهی در مضمار این فکرت جولان کردند با جماعت
ایلچیان صاحب را مقید کرده عازم بندگی حضرت شدند. ودر آن سفر سفر صورهٔ
خواجه بهاء الدین علی بن عیسی الاردبیلی ونور الدین عبد الرحمن التستری که رضیع دولت

ومربی نعمت صاحب بودند ودر ظعن واقامت وهنگام نکبت وسلامت مصاحب مطیف رکاب فلک فرسای ومجلس خلد آثار او با آنکه چون ناله خود در سینه مقید بودند بر مثال اشک از دیده روان گشتند واگر اسباب محاورت ومجاورت وموانست ومجالست دست فراهم نمی داد بمراسلت ومشاعرت نفثة المصدری وثبتة المکظومی بر زبان خامه دو زبان که صورت غمازان داشت می گذرانیدند وبدان تاثیر عناء شماتت اعداء واعباء مسافرت در شدت وبلوی بر خود آسان گذر می کردند والحالة هذه تا بر صهوات مراکب مراحل ومنازل را بقرب عقبه اسد آباد رسانیدند ایلچیان را دیدند چون تیر از شست نفاذ یافته روان وبصفت باز در شیب وفراز در پرواز بعد از استنطاق واستفهام بقرینه حالی معلوم شد که در همدان پادشاه را حالتی مشکل که ملوک وممالیک جبابره وصعالیک از تحرز وتصون در وقوع وحدوث آن تساوی اند روی نمود وتمامت رابها بر عادت معتاد ایشان چون کار ارباب هنر لبسته شده واز آن روی امور طوائف امم مانند زلف دلبران پریشان گشته صاحب را از توجه بار دو منع کردند متعصبان عصابه تخییل وناصبان منصوبه تخییل ایلچی را گفتند تا وقت جلوس خانی او را مخلی کردن از مقتضی فطنت وکیاست نباشد بدین سخن با وجود تباشیر صباح فلاح در شب دیجور هموم بماند وبا قید حدید وکید حسادِ در ساخت، مبادی ومقاطع خیر وشر را در عالم مجازی مقدارے معین ووقتے موقت است بے ارتیاب والامور مرهونة باوقاتها ولکل اجل کتاب یمحوا الله ما یشاء ویثبت وعنده ام الکتاب - حال آباقا خان چنان بوده که در همدان بواسطه تشرب عقار مزاج از سمت اعتدال منحرف شد وضعف قوة وقوة ضعف مے گرفت

وطبیعت موازرت اطبا نمی کرد۔ لاجرم مرض متزاید شد روزے بر صندلی نشسته کلاغی که دلیل غراب البین بود محاذی نظر پادشاه بنشست وآواز می کرد۔

شعر

من شاعرٍ للبینِ قال قصیدةً | یرثی الملیک علی روی القاف
بُنیت علی الایطاء سالمة من ال | اقواء والاکفاء والاصراف

گفت قراتاری مرا طلب می کنند از نعاق او کراہیت داشت فرمود تا او را براندند چون کلاغ طیران کرد غشی قلبی روئے نمود وہم درآن غشیت طوطی روحش از قفص قالب پرواز کرد وذلک فی العشرین من ذی الحجة حجة ثمانین وستمائة ومدت ملک او که روز بازار سیاست وعدل جز آن در خاطر نمی آید ہفدہ سال بود

بیت

نهادند زیر اندرش تخت زر | بدیبائے زربفت وزرین کمر
تن شاہوارش بیاراستند | گل ومشک وکافور می خواستند

چندر روز بر رسم ایشان در مقام مصیبت ولباس عزا بودند خواتین ماہ روئے سلسلہ موئے

بیت

بکندند موی وشخودند روئے | زبان شاہ گوی وروان شاہ جوی
سر سرکشان گشت پر دود خاک | ہمہ دیدہ پر خون ہمہ جامہ چاک

وتاریخ این واقعہ را یکے از اہل عصر این ابیات عنوان دیباجۂ دل ساختہ

بیت

اباقا خان کہ از انصاف عدلش | جہان بد چون بہشت عدن خرم

زہجرت ششصد وہشتاد و عشرین	زذی الحجة نہ افزون بُود نے کم
کہ بادار البقا شد وقت اسفاً	ازین دار الفنا واللہ اعلم

جلوس سلطان احمد بر تخت مملکت

در وقت مقام مراغہ چون احوال ملک اختلال خواست یافت تعیین خانیت را مفاوضت وکنکاج در پیوستند وقرعۂ استخارت بگردانیدند آقا واینی وامرا کہ حاضر بودند متفق الکلمہ ومطابق الالسنہ قرار نہادند کہ از برادران نگودار خان گردد وسبب آنکہ قلادۂ اسلام را متقلد بود او را سلطان احمد گفتند برین مشاورت رائے جملہ متحد گشت ومیعاد کردند کہ باستجماع دیگر شاہ زادگان ونوینان ایلچیان پرندہ بجناح عقاب روان شوند ودر الاطاق قوریلتائے سازند ویرلیغہا و پاییزہا را آنجا تجدید کنند واحکام یاسا را تجدید بعد از اجتماع ایشان سبزہ چون دل غمزدگان از جائے برخاستہ بود واطراف کوہ ودشت را از فرش بینائی بیارا استہ، ابنا زمانرا غزل کاتب ورد زبان شد

بیت

از بادِ نسیم عنبر آمد	مانا کہ زکوئے دلبر آمد
از بوئے چمن چو زلفِ خوبان	مغز دل وجان معطر آمد
برداشت قدحچہ لالہ یعنی	ہنگام نبیذ احمر آمد
نرگس سوئے تختگاہ چون شاہ	بر فرق نہادہ افسر آمد

تا گفت صبا بگل که خوبی | او نیز بخنده خوش در آمد
آهنگ نوائے نائے بلبل | از زخمۂ چنگ خوشتر آمد
از رشک دہانِ یار غنچه | در صبحدمش نفس بر آمد
از لطفِ ہوا مزاج بستان | ہمچون غزل شرف تر آمد

از اقصائے ممالک شاہزادگان و خواتین و نوئینان و سلاطین در این انجمن انجم صفت جمع شدند و قوریلتائی ساختند که بدان زیب و ترتیب ہرگز اتّفاق نیفتاده بود قاعدۂ نشاط و طرب چون فرش معدلت ممہّد گشت و مُبشّرانِ فتح الباب سعادت ندار

شعر

لقد زادت الایامُ حسنًا و بهجةً | اذا ایدَ الاسلامَ دولةُ احمدَ

از مرکز خاک بمحیط افلاک رسانیدند احمد مؤیّد سلطان عادل دل قبار رفعت و بختیاری در دوش گرفته و تاجِ بتاج اقبال بر تارک مبارک نهاده روز یک شنبه سیزدهم ربیع الاوّل سنه احدی و ثمانین و ستمایه تخت مملکت بر آمد شاہزادگان از سر نشاط کلاه برداشتند و بقدم عشرت زمین را پے سپر گردانیدند مراسم دعائے دولت روزافزون و شرائط تهنیت جلوس میمون اقامت کردند رامشگران نوائے باربدی را در لحن داؤدی بسقف فلک مینا گون رسانیدند، خواتین وابکار چون باغ نوبهار و صد ہزار نگار آراسته و بنفشه زلف در گوش ہر یکی بغمازی فرو خوانده۔

بیت

اے ترکِ نازنین که دل فروز مه وشی | ایناق دلربائی و امراق اینشی

کاکل برآگن نوچو مشکست برسمن خوے بر عذار نغز توچون قطره بروشی
گل کنگلک بدستِ حسد چاک میزند بر توچو دید زینت ترلیک زرکشی
افتاده گشت برک قسم تا نهاده بغتاق آل بر زبر چهره آتشی

بموافقت آن بزم بهشت آثار لآلی افطار امطار از عقود سحاب سنجاب پوش مے ریخت وغلالہ باد شمال چون گیسوئے مهرویان عنبر ومشک می بیخت قطرات عهاد تجدید عهود را مهاد انظر الی آثار رحمة الله کیف یحیی الارض بعد موتها ورتلال ووهاد بسط کرده ولطیور بلغات مختلفه بآیات من یهد الله فما له من مضل ومن یضلله فما له من هاد استشهاد نموده درجهان بعد از شور و شر وشرور سور وسرور حاصل آمد وعقد امور بعد از انفصام انتظام یافت دین محمدی بدولت احمدی نضارت وتازگی از سر گرفت انفاس زمان بنشر دعاء سلطان مطیب شد وخیام ایام باطناب اطناب مدائح او مطنب اعواد منابر از ذکر القاب فاخره چون شاخ گلبن شگفته گشت وچهرهٔ سکه از شادی نقش نامش ناضرة الی ربها ناظرة صفت یافته، چون پادشاهزادگان از تکمشی کردن و کاسه گرفتن فارغ شدند علی التناوب مراسم خدمات را بتقدیم تلقی نمودند باول باران جود واحسان برکشت زار امانی قاصی ودانی فایض گردانید وتمامت را زواخر انعامات وفواخر خلع وکرامات ارزانی داشت وخلائق را از نصاب عوارف وسجال ارفاد واسبال خود نصیبے وافر مهیا ساخت

بیت

ابر تخت بنشست فیروز وشاد در گنجهائے کهن برکشاد

حکم فرمود تا به نقد زر و جواهر و بالشها و مرصعات تلید و طارف که از آباء و آقا نیکو خود آباقا مانده بود و سالها در خزانه قلعه و دیگر اطراف معدّ بیاورند و برا خوان و اولاد و اعمام و خواتین و کنّات و بنات و اخوات و امراء تومان تا هزاره و صده و ده و کافه متجنّده قسمت کردند. واز خزائن جز این احدوثه جمیل و دعائے خیر دولت خود را ذخیره نگذاشت

بیت

شد منفعت عالم دستِ تو که آن دست کانست و نه کانست فشاننده کانست
شد مصلحت دنیا مهر تو که آن مهر جانست و نه جانست فزاینده جانست

دلِ خاص و عام بدانه انعام در دام کام و قید مرام خود آورد، بدین دهش و بخشش و استحقار خزائن و دفائن آیات مکارم پادشاهانه او بر صفحات جرائد روزگار محرّر شد و یرلیغها باطراف ممالک روان فرمود مبشّر ببسط کف جود و ندی و کفّ جور و اذی و متضمّن اشادت ارکان معدلت و استحکام بنیان مرحمت و پیش از شروع در کار مملکت بے تذکیر مذکّری ایلچی فرستاد و صاحب علاء الدّین را که بستهٔ دام ایّام و لیالی خستهٔ سهام چرخ لاابالی بود و بر ہم زده و کارش از فرط نامرادی دست خوش روزگار از مکائد اعادی خلاص داد و از قیود صورة و معنی بیرون آورد بخت بخشم رفته صلح کنان باز آمد و حریف اقبال استقبال کرده میگفت و چون غنچه در پوست می خندید

شعر

هذا الذی کانت الآمال تنتظر فلیوفِ لله اقوامٌ بما نذروا

وقتی خاطر باجادت این ابیات سخاوت کرده بود درین مساق تناسبے دارد

بیت

شب یلدا مرا شد اثر صبح پدید | یافت قفل غمم از فاتحہ صبح کلید
کشت امید بخندید بیک شبنم لطف | شاخ شادی دگرش باد قبولی بوزید
کشتی عمر کہ در بحر فنا می شد غرق | شرطہ آن بود کہ نزدیک کنارے برسید
رنگ و نیرنگ اعادی ہمہ از روے مثل | بود بادے کہ کسی در شکم شیشہ دمید
دل اگر خار جفا دید خدارا منت | کز گلستان امل ہم گل یک کام بچید
در قدح ناب معطر فگن و یاد مکن | گر ز دو دیدۂ من خون مقطر بچکید
بر کفم جام غم انجام نہ امروز چہ شد | گر دلم دی ز کف حادثہ یک درد چشید
گر فلک کرد بعمدا دو سہ روزے تقصیر | بختم امروز قضا کرد و از و کینہ کشید
عیش خود خوش گذران مغز تفکر کم سوز | کہ در ایام کسے بوئے وفائے نشنید

باشارت سیجزیھم وصفھم مجد الملک را گرفتہ ہم بدان قید مقید کردند و باعوان صاحبی سپر زمان غل از غل غلغل قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابًا در گوش بی کوشش انداخت و قید حدید از سر غدر نہ از پی عذر در پایش کہ نیک در بایست بود افتاد و دو شاخ از روئے گرانی و چشم خود بینی نہ از سر آرزوئے و دل نگرانی ہر دو دست در گردنش تنگ در آورد و چندانکہ مسمار سرزنش می کرد تقرب و توصل زیادت می نمود و میگفت سر را بر سر کار او و بار بر سر او خواہم نہاد تا آخر عمر از وے دوری بجست بر اجزائے وجود او صورۃ فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعًا ظہور یافت در دست افعال ناستودہ و اعمال نانہ دودۂ خود چند روز با قید تنکبل بود

صاحب علاء الدین از کمال اریحیت ذاتی وحسن سجیت مجبول خواست که در زمان قدرت
خلعت عفو که بهترین خصائل وبلندترین مراتب فضائل است ارزانی دارد واز نتائج
نفس قدسی حکایت حلم قیسی را منسوخ گرداند جمع مخلصان وخدم واعوان زبان تقریع
دراز گردانیدند وحقیقت بر جائے خود بود که آخر بمشاهده رفت در ازاء اصطناع
ومواهب جسیم این دولت آشیان خاصیت جوهر نفس او چگونه ظهور یافت ودر آن حال
جانب حق وخلق را سر موئے مرعی نداشت امروز چون پیرامن رُبَّ حافر حُفرةٍ وقع فیها
طواف میکند واز شجرهٔ دست نشان خود ثمرهٔ مجازات اقتطاف عقل سلیم کجا روا دارد
که برخصت حلمی معتاد این ظالم مظلوم را خلاص دهی - وباز عالمی را در دست
ظلم وعدوان او گرفتار کنی حکما رخصت نداده اند که بر قتل دشمن مبادرت نمایند
وتا مجال دفع وامکان تحرز از مکیدت او باشد آن طریقه را التزام باید نمود واما
چون محقق دانند که اگر فرصت وقدرت او را باشد لامحاله جز قلع وقمع رضا نخواهد داد
واجب است فرصت را فائت نگردانیدن وروئے زمین وساحت خاطر
را از خبث عقیدت واندیشهٔ غائلهٔ او پاک کردن وچند روزے که در عمر سعتے واجل را
تاخیرے باشد آنرا پیوند صبوح شادمانی وسرمایهٔ فتوح زندگانی شمردن

بیت

یکی شربت آب از پئے بدسگال | بود خوشتر از عمر هفتاد سال

ودرین حالت خلایق بسیار از مغول ومسلمانان مترصد با تیغ وخنجر ایستاده بودند تا چه
وقت اشارت رود ناگاه اعوان صاحب او را بیرون آوردند ودر یک چشم زد چون ذبائح
قربانی که خلایق بر تفرق اعضا واجزاء او واستلاب جلود واعصاب آن حریص باتشند اربا

ارباکردند خون اورا چون خون مدام بیک دم می آشامیدند واعصاب اورا
برآتش مے نہادند ومی خوردند ہر آئینہ سرانجام وشایت وپایان کار محاسدت
باارومۂ کرم وودودمانی کہ اولیا نعم بودہ اند چنین خواہد بود ازان ہر عضوے را از
اعضار او بطرفی از اطراف ممالک فرستادند چون سر شر در بغداد برآوردہ بود و
زبان در ارباب ثروت نہادہ سراورا آنجا فرستادند، حکایت کردند کہ شخصے صد دینار بداد
وزبان اورا ببرید وتبریز ببرد اگر سر زبان نگاہ داشتے در سرانجام سر از زیان نکردی

بیت

گر زبان تو راز دار ستے　　تیغ را بر سرت چہ کار ستے
ور نہ جستی فضول خاطر تو　　این سرت را نجلئے دار ستے

پائی اورا بشیراز فرستادند یعنی ہنوز قدم سعایت آنجا نہادہ است وچون دست دو
بُردے نمودہ بود ودر بے ادبی دست از پائے جدا نکردہ دستش بپائی مردی مسرعان
بعراق رسانیدند ودرین حال بہاء الدین جامی راست

بیت

مے خواست کہ او دست رساند بفلک
دستش نرسید لیک دستش برسید

صاحب علاء الدین را بر حسب فرمان یاایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم
اذ ہمّ قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم فکفّ ایدیہم عنکم واتقوا اللہ وعلی اللہ
فلیتوکل المومنون حق شکر وشکر حق واجب آمد واین رباعی کہ صورت حال
داشت یکی از اہل عصر انشا کرد۔

دوبیت

روزی دو سه سر دفتر تزویر شدی
جوینده مال و ملک و توفیر شدی
اعضائی تو هر یکی گرفت اقلیمی
فی الجمله بیک هفته جهانگیر شدی

دریغ آدمی زاد که بواسطه تحصیل حطام پنج روز نفس خود را در آن جهان حطب حطمه می سازد و درین جهان بدرد تا یافت مبتلا شده ذخیره بدنامی و نتیجه ناکامی می اندوزد

لمؤلفه

گر قسمت که رسیدی بدانچه می طلبی
گر قسمت که شدی آنچنانچه می پائی
نه هرچه یافت کمال از پیش بود نقصان
نه هرچه داد ستد باز چرخ مینائی

بیت

کی بدین خاک سر فرو آرد
هر سری کو سر سری دارد
هر که جز دوست هیچ نشناسد
هر که جز یار هیچ نشمارد
نام خویش از میانه برگیرد
کام خویش از میانه بر دارد

حکومت بغداد بر قرار بحکم یرلیغ صاحب علاء الدین را مفوض شد و زیادت از معهود
سلطان او را اسیورغامیشی کرد و خلعت خاص و پایزهٔ داد و روزگار از کردهٔ خود عذر خواه
آمد هر چند صاحب را نیت انزوا در خاطر موج می زد و نخواست که باز در آن کار
شنگرف و دریای ژرف خوضی پیوند و مجازات دهر غشوم و مکافات حب مال و جاه دنی
شوم در مدت فراغت باستیفای لذات و راعات مزخرف تقدیم نماید و کلام معجز نظام
حضرت علی مرتضی را۔ تدارك فی آخر العمر ما فاتك فی اوله کار بندد۔ بلی پادشاهی با قرب
عهد که بر سریر سلطنت تمکن یافته باشد بی وسائل تشفع و سائل چندان عواطف بادشاهانه
و مراحم خسروانه مبذول دارد و او را از دو غرقاب شماتت و هلاکت خلاص دهد و خصم معاند و دشمن
حاسد را با هر چه از اموال او گرفته و برده باشد در مدت حکومت حاصل کرده بوی تسلیم فرماید
چگونه رد سخن و منع فرمودهٔ او در مذهب عقل و عرف مرخص و ماذون بود باین موجبات
از اعتناق عهده و تصدی آن اجتناب نتوانست نمود و خود رسمی قدیم و علتی مزمن و عادتی
متمرن است که آدمی زاد درین خاکدان و حاصل این بادوان هنگام محنت بتذکر ایام
دولت تن در خوش دهند و در روز شادی شب اندوه فراموش کنند و بی شک کار
دنیا ناهست بی ثبات و بی قرار و زود گذر و ناپایدار بوده خنک مردو شی ابراهیم
ادهم صفتی که این عروس بی وفا را هم در شب اول زفاف از سر یک
دلی نه دورویی طلاق سه گانه بر گوشهٔ چادر بست و در کنج آشیانهٔ
قناعت که گنج خانهٔ فراغت است خرم و آزاد نشست، قادم قلم از
جادهٔ عادت باز بمنهج مقصود نهیم سلطان روی بساختن مهمات ملک و
تنفیذ مصالح سلطنت آورد راه نیابت بسغونجاق نوئین تفویض کرد منصب

صاحب دیوانی برقرار صاحب شمس الدین را مقرر فرمود و رتق و فتق امور
ممالک را برائے رزین و فکر متین او باز گذاشت لاجرم رونق ملک و ملت
از پایۂ معہود زیادت شد و بلاد و عباد در انجمن مساعی و یمن تدبیر خود آمن و معمور
داشت و جہانیان را حکایت عدل فریدون فراموش شد۔ و ریاض دین
محمدی بنسائم عدل احمدی ہر روز خرم و تازہ تر میگشت۔ و بر قاعدۂ اسلامیان
یرلیغ را فرمان و ایلچی را رسول گفتند و ایلخان از شرب خمر معرض بودے و احیانا
قمیز را متعرض۔ و شیخ کمال الدین عبد الرحمٰن الرافعی را بواسطۂ معرفتے سابق
سیور غامیشے کرد۔ و رتبت قربت یافت۔ و شیخ الاسلامی و تولیت اوقاف ممالک را
از آب امویہ تا حدود مصر در نظر اہتمام او فرمود و حکم شد کہ تمامت اموال اوقاف بر حسب
شرطیۂ واقفان بوقوف و حضور نواب شیخ کمال الدین وائمہ کبار و علمائے نامدار
بمصدر استحقاق رسانند۔ و مواجب و رسوم ادرار اطبار و منجمان یہود و نصاریٰ کہ در جرائد
دواوین اوقاف بتعصب احکام در ہر وقتے اثبات یافتہ بود مسقط گردانید و از مال قراملک
عوض دادند و در تجہیز قوافل حاج و ترتیب مؤن سبیل بیت اللہ بتاکید تمام احکام نافذ
گشت۔ و ہمچنین معین شد کہ حاصلات اوقاف حرمین بکرمین را زادہما اللہ شرفاً
وکرامۃً جمع کردہ ہر سال بوقت توجہ حاج ببغداد فرستند۔ تا صاحب
علاء الدین آنرا بسدنۂ کعبہ و خزنۂ بیت الحرام رساند۔ و متعبدات و مواضع اصنام
بے نام و دیرہائے نصارے را مساجد و معابد اہل اسلام سازند۔ و بدین
مہمات دینی از خواص و مقربان حضرت بہر طرفے رایکے روان فرمود۔
و ترجیب ارباب علم و فتوے و تعظیم اصحاب زہد و تقوے و مشائخ و

منصوفہ واصحاب خرقہ یکے ہزار شد۔ وشیخ کمال الدین عبدالرحمٰن ملازم لیل و
نہار گشت صاحب دیوان در مبدار خوض و انفوان شروع در پایۂ تخت عرضہ
داشت کہ ہر سال ہشتاد تومان زر بمصالح آش اردوہا، خواتین وشاہزادگان و
تغارچریک منصور صرف مے رود واکثر برکار خاصۂ خواجہ فخرالدین ایداجی مے نشیند
اگر یرلیغ شود از خاصۂ مال خود امسال آن مہم را کفایت کنم پسندیدہ افتاد
حکم یرلیغ بنفاذ پیوست۔ کہ خواجہ فخرالدین ایداجی در کار آش مدخل نسازد
ہمت صاحبے آں سال مصالح آش را بواجبی متمشی گردانید۔ وتقریر کرد کہ از چہل تومان
زر زیادت خرج نشدہ تا غایت آنچہ تصرف نمودہ اند عرضۂ اتلاف وضیعت
بودہ وسبب وحشت صاحب با خواجہ فخرالدین آن بود کہ سلطان در مبدار
جلوس بنا بر سوابق خدمات واواصر آدمات کہ در بندگی حضرت ممہد داشت
حکم فرمود تا او صاحب دیوان باشد۔ بجمال انصاف عذر این گفت کہ نطاق
تدبیر من از احاطت بر کلی مصالح قاصر است و با وجود آفتاب از چراغ بیوہ
زنان استنارت نمودن مقتضئے کیاست نباشد۔ اگر بادشاہ سیورغامیشے فرماید
بہمان اسوۂ قدیم ویسون مالوف کہ در بندگی آقا نیکو موسوم بودہ ام کوچ
دہم وامتثال اوامر ونواہی را کمر بندم۔ سلطان استعفاء او را پسندید،
وعاقبت کار آش بزرگ را کہ ورطۂ ہائل ودریائے بے ساحل بود بکمال
کفایت او تفویض فرمود۔ بدین موجب کہ تقدیم یافت صاحب را تغیرے
با او در خاطر ظاہر شد۔ وجز بدین تدبیر کہ قاید روح قدس را مے شایست
از التزام تمشیت مصالح آش بخالصات اموال خود مدافعت او را اندیشہ روے

نمود و در شهور سنه اثنی و تسعین ستمایه که محرر این سطور را عزیمت سفر آن طرف
افتاد۔ بخدمت آن یگانه مستسعد شد انواع مکارم یافت۔ بصورت شخصے
مصور و عالمے معالی در تحت ہمت نفسے مسخر محاورتے چون آب روان روح
افزاے و لطف طبعی چون جوہر بادہ طرب زاے در ضیغت و صنعت دری نظمی
اَعْذَبُ مِنْ مَاءٍ مَعِیْنٍ و در کسوت لطافت زیبا تر از گل و نسرین

نظم

جواد کفے عادل دلے کہ در قسمت — ز نخل و ظلم نیامد نصیب او الّا
کہ جام بادہ بساقی دہد بار ستہی — بتیغ سرنزند کلک را نکردہ خطا

حالے کہ دیدہ بروا ر غرّار او مکتحل شد بے سابقہ خدمتے و لاحقہ معرفتے کہ جاذبہ
مکارم کارم و مستدعی اختلاط و انبساط باشد امداد استیناس متعاقب شد
و از ہزت طبع در اکتساب فضائل علی حسب الاستعداد رغبتے صادق و
میلے کامل فرا نمود و بحکم آنکہ ہرگز رکوب غارب اغتراب و کروب مفارقت
دیار و اتراب و تحمل اسفار شاق اتفاق نیفتادہ بود احیاناً از تمادی ایام
مہاجرت و حرقت فرقت احباب و وطن بدین بیت

بیت

بِمَ التَّعَلُّلُ لَا اَھْلٌ وَلَا وَطَنٌ — وَلَا نَدِیْمٌ وَلَا کَاْسٌ وَلَا سَکَنٌ

تعلّل رفتے۔ چون ملاقات دست دادے باتراکم و تزاحم شواغل و عوائق در
طاقت وجہ و ذلاقت لسان بساط لطف طبع را مبسوط فرمودے۔ و بحسن
محاورت و اظہار تعلق خاطر و طیب مشاعرت و معاشرت باو وحشت مہاجرت

زائل گشتے ودر انجاح آمال وقضاءِ مہمات بدم وقدم تکرم وتجشم نمودے۔ و
چون زبان عذر عقدهٔ لاینطق داشت دراز لائے آن شمائل اخلاق ولطف
گستری گفتمے

بیت

اے تو غریب در جہان بندہ غریب شہر تو
از تو غریب کے بود رسمِ غریب پروری

وچون اتساع عرصۂ یسار او نہ درخور ساحت سماحت وعلو ہمت او مشاہدہ افتاد
برخاطر گذشت کہ چنین شخصے مؤید مدت سی سال در ملازمت حضرۃ
پادشاہان گردون غلام بنظر عنایت ملحوظ بودہ ومتصدی جلائل اعمال ایشان شدہ
اگر آفتاب صفت نظر بر اکتساب زر ودینار داشتے یا چون شگوفہ میل
برگ سیم خزائن عالم او را حاصل بودے۔ اما ہیہات مرد موفق عاقل روشن
رواں کہ دیدہ فکرتش بکحل الجلاء بصیرت منجلی باشد کجا بدین خاک رنگین چون
اطفال مستانس گردد بل ملتفت واز جاہ وحشمت این جہانی وصامت
ناطق خاک تودہ فانی اکتساب ذکر باقی کہ حقیقت عمر ثانی جز آن نیست چگونہ
اختیار نکند۔ واینک زبان حال نیز بے زحمت قال شاہدے عدل است
کہ بواسطہ مشاہدہ از تحیتے جبلی ونتیجہ کرمی اصلی در مدتِ اندک مصاحبتے بعد از
آنکہ ازین آستانۂ غرور بمنزل حبور پیوستہ واز آن ناز ونعیم او را واعقاب
او را اثرے نماندہ بجز دجریان خامہ بر صفحہ دوطبق کاغذ بمد درشحہ لعاب
مدادی چگونہ مطالعان ذکر جمیل او را از عریضہ

شعر

ذکر الفتی عمرہ الثانی وحاجتہ ما قاتہ وفضول العیش اشغال

برمے خوانند مقصود از اطالت این تشبیب آنست کہ روزے جمعے از
اہل فضل ومشاہیر آن صوب کہ مطیفان خدمت ومحرم اسرار بودند در
مجلس انسی حاضر شدند۔ ولحظۂ مجال اغیار مسدود داشتند۔ در اثنار
حکایتے کہ مے رفت ذکر صاحب شمس الدین ادر اللہ علیہ شآبیب
رحمتہ طراز حلۂ اخبار وواسطۂ عقود حکایات آمد محرر این تعلیق از اسباب
وحشتے کہ خاطر زاہر صاحبے را با آن یگانہ حاصل بود در مقدمۂ اشارتے بدان
رفت استنطاق کرد وتعجب نمود بمغلظات قسم وایمان مؤکد حجاب اشتباہ
از محاذات بصیرت بر داشت وتقریر کرد کہ با خدمت آن صاحب قران ہیچ
وصمت مخاصمت وشنار مناقشتے نبود اما ہرچند پیرامن کعبۂ تودد طواف
مے کردم وروے بقبلۂ اخلاص مے آوردم خاطر صاحبے را نفور تر
می یافتم واعراض وانقباض زیادہ مشاہدہ کردہ می آمد۔ وبا آنکہ تعطف
او واصلاح حال خود را در عقدۂ تعذر یافتم واز عنایت وموالفت ورعایت
ومخالفت نومید شدم بدخواہ دولت وقاصد جاہ او نبودم ودر حضور وغیبت
برمراسم خدمت واطرا ثنا توفر می نمود۔ والدلیل علی ذلک در زبان اجتناب
از کار آتش بزرگ چون مراد معرض مؤاخذت آوردہ بود۔ این دو سہ بیت
کہ در زیور پارسی بحقیقت از خلل خالیست وینابیع لطف طبع از الفاظ آن
جاری انشا کردم وبہ خدمتش فرستادم

بیت

مکن نومید ما را ازانکه نومید
همه کس را بچشمِ خوار بیند
نیندیشد بیندیشد همه چیز
بخسپد خوابها بسیار بیند
سزد گر مرد عاقل وقت فرصت
نگه دارد دل و در کار بیند

این معانی در گوش صاحب تاثیرے نکرد و این قطعه با غرابت ترکیب و لطف تمثیل از آیتِ رحمت نامهٔ آسمانی مشتمل بر لطائف توبیخ و اعتراف بر جرائم هم قرینهٔ انشا گشت و رهینهٔ انشاد

قطعه

لَو تَرَیٰ خوانده مجرمان پیشت
همّت عفوت از سر تعظیم
از کرم آیت وَلٰکِنْ را
بر نخوانده زهے کریم رحیم
بهر تعظیم و عکسِ این معنی
نکتهٔ یافتم چو دُرِّ یتیم
توکریمی و کردگار کریم
راستی سیئه کرده شد باد و نیم

باچندین سوابق اعتذار و قیام در مقام اِستغفار یک اُنشوطہ از معاقد تنازع واحی نگشست و ہیچ وجہ در بندِ تدارک رہے نشد۔ بل دیگر اسباب ر ارہینہ شد۔ چون این حکایت یادا پیوست از حاضران کہ واقف بر احوال بودند۔ استشہا کرد ہر یک داستانے موافق این نمط و ملائم این نسق بتقریر رسانیدند۔ بعد از تسطیر اساطیر و افسانہ و ابداع انواع احوال زمانہ باز سرِ سخن رویم۔ سلطان احمد در تمہید قواعد عدل و انصاف و اغلاق ابواب ضیم و اجحاف نیک مبالغ بود صاحب دیوان تقریر کرد کہ چون پادشاہ سلیم الاعتقاد در اعلائے اَعلامِ اسلام و اعلام آیت تمشیت دین محمدی علیہ السلام رغبتے صادق و نیتے صافی دارد باسلاطین بلاد مصر و شام اظہار موافقت و اعلان مطابقت پیش باید گرفت تا تیغ خلاف از طرفین در غلاف رود و راہِ تردد تجار و ورّاد بے تردد منفتح گردد و موادِ متوشات و اصول منازعات بیکبارگی منقطع و منقلع، و اگر دفع نازلہ را استمدادے رود بحکم اتحاد در دین و اتخاذ مسلکِ یقین در مظاہرت و مناصرت بقدم اجتہاد ساعی گردند۔ و شرائط مطاوعت و متابعت را راعی و باشتہار صیت مشارکت و انتشار ذکر مشارکت خواطر اہل اسلام در بلاد ایل و یاغی و دیار مطائع و طاغی بعبودیت حضرت زادہا اللہ مسارًا و محابا مائل گردند چون این سخن متضمن محض مصلحت و موجب رونق و نمار ملک و ملت بود حکم یرلیغ شد و شیخ کمال الدین عبدالرحمن را بر سالت و سفارت متعین گردانید مبشر بدخول سلطان در مسلک دین و ابتہاج بانتہاج خطۂ یقین و مذکر استصلاح

ذات البین و استبعاد از طریقہ نقار دشین، بعد از ارسال و مراسلہ اقضی القضاۃ قطب الدین الشیرازی و اتابک پہلوان را با مکتوبے[۱] روان فرمود، چون باختلافِ رسل سُبلِ موافقت میان طرفین مفتوح شد پادشاہزادگان و امرا از اشتباک و اشتراک سلطان با ملوک مصر و افتتاح مصادقت میان ایشان متفکر و ہراسان شدند و از ظہور قوتِ اسلام و اسلامیان برخود پیچان و ہنگام جلوس سلطان احمد پادشاہزادہ ارغون باتفاق دیگر برادران بخانیت آقا موچا کادادہ بود۔ بعد ازان عازم سغور لوق شد۔ و باغراء جمعے امرا در خاطر او غبار تغیّرے پیدا گشت و امارات مخالفت ہویدا در بند ساختگی اسباب مدافعت و پرداختن ابواب معارضت فکرہائے پادشاہانہ کرد۔ طغاجار را کوس و اعلام داد و میر تومان گردانید۔ و لشکر قراوناس کہ نسناس صفت اند نہ ناس۔ و در میان مغول از ایشان بے باک تر نباشد۔ در عداد اہتمام او آمدند۔ حکایت تغیّر نیّت و تبدیل عقیدت او را در خدمت سلطان عرضہ داشتند۔ الیناق کہ مقدم لشکر گرجی بود و بصفدری و بہادری مشہور براہِ رسالت نامزد شد و امتحان را حکم یرلیغ باستقصا و نفاذ یافت۔ چون بخدمت شاہزادہ رسید۔ عالفت شاہنشاہے عنقاء دل بے وفاءِ او را کہ امید ثبات ازو چون کبریت احمر و اکسیر اعظم عدیم الوجود بود بحلاجل اجلال و مشقلۂ اصطناع مقیّد گردانید۔ الیناق بمنایح آفریدگار عز شانہ کہ اعناق ہمت مومن و مشرک باطواق آن مطوّق است قسم یاد کرد و بریکتا دلی و اخلاص در عبودیّت و موافقت شاہزادہ مواثیق مستحکم راحجت داد و چون بہ بندگی سریر دولت معاودت کرد در باب توجہ ارغون بصوب حضرت

[۱] یہ مکتوب عربی میں ایک طویل خط ہے جس کا متن اس مقام پر حذف کر دیا گیا ہے لیکن اس کے مطالب کا خلاصہ حواشی کتاب میں درج کر دیا گیا ہے۔ ۱۲

عذرے سقیم تر از غمزۂ دلبران باد ارسانید۔ صاحب دیوان را از ماجرای جہادنت
اعلام کردہ بودند۔ از تبلیل تقریر و تزلزل حرکاتِ او آیت مواضعہ چوں آب فرو
مے خواند و خود ہیأت ظاہر دلیل ہیأت باطن باشد۔ و زبان ترجمان احوال
سرائر۔ در بندگی حضرت بعد از تمہید مقدمات عرضہ داشتہ باز دواج دختر
سلطان کوچک نام الیناق را بزرگ گردانید و یرلیغ بنواخت و عاطفت
و اعلاء مرتبت و مکانتِ او نافذ گشت بدین حسن تدبیر بیخِ مخالفت را از ساحتِ
سینۂ او قلع کرد۔ و مادّۂ وحشت بدین معالجتِ حاذقانہ ارتداع یافت عنقریب
شہزادہ ارغون جوشے را بسرا پردۂ سلطنت فرستاد معلم بدانکہ در زمان اتفاقی
مجد الملک و ایقاد نوائرِ غضب ایلخان و تراجع کوکب دولت صاحب دیوان
موچلکا دادہ بود۔ کہ ہرچہ سمت تملک دارد از نقد و جنس و ضیاع و عقار
از آن پادشاہ است و بہنگام اشارت بے تلعثم و تغمغم تسلیم کند اکنوں التماس
از سدۂ سلطنت آنست کہ او را مصاحب جوشی آنجا فرستد۔ تا آن سخن
پرسیدہ شود۔ و آن مصلحت بتفصیل رسانیدہ آید۔ و نیز چند سالہ تصرف
در مملکت پدر نیکو رانمودہ و ہرگز حسابے مشتمل بر جمع و خرج ممالک رفع
نکردہ آنرا ہم جوابے گوید و سیاقتے منقح بنماید باعث بر ارسال این الوکات
مطمع مالی نبود چہ در وقتیکہ واقعۂ اباقاخان شائع شد بر آن منوال کہ شرح
دادہ آمد اکثر طوائف از راہِ غلبۂ ظن می گفتند۔ صاحب دیوان برائے تخلیص
برادر نظر بر آنکہ مجد الملک چون ازین کار فارغ شود باستفراغ او پردازد۔ با
بعضے خواص و اینا قان حضرت مواضعہ کرد تا پادشاہ را سمے ناقع تجریع کردند و

وفاتِ برادرش منگو تیمور نیز هم چون در آن نزدیکی واقع شده بود بدین روایت مُسند گردانیدند این اغلوطه در خاطر شاه زاده استحکام یافته بود پیوند دیگر اسباب وحشت شده سلطان دانست که زبدۂ مقصود چیست و این التماس زهریست در جلاب تعبیه کرده۔ و تیغے خونریز در زیر پرنیان نهفته و صورتے کریه در پیرایهٔ دلکش و ملابس منقش جلوه داده آنرا جواب این فرمود که تمامتِ اُمهات مهمات ملکی و مالی در نظر و عهدهٔ صاحب دیوان است اگر غیبت کند مصالح در معرض اهمال و اختلال افتد۔ و در دیوان حضرت کسی که قائم مقام او تواند بود۔ و تمشیت امور قیام نمود۔ نه او را چگونه توان فرستاد، بر سول و مراسله التفاتے نمود۔ و بر سول و مقترحات اعتمادے نفرمود۔ جوشی سخن تمام کرده با جوشے تمام و ناخوشی پیغام مراجعت کرد۔ این مدافعت ضمیمهٔ منافرت گشت و معادات از حد قوت بحیز فعل بپیوست بر ساز ناسازگاری پردهٔ مخالفت را آهنگ بلند تر شد۔ بل کار از پرده پوشی بگذشت و در مطاوی این اطوار سپهر فضائل از علا جدا ماند و روزگار در عطار خود رجوع کرد چنانکه شاعر نظم داده

یگانهٔ همه آفاق صاحب دیوان

علاءِ دولت و دین صاحبِ زمین و زمان

بسالِ ششصد هشتاد و یک شبِ شنبه

چهارم مه ذوالحجه صبح در اران

از این وحشت آباد دنیا بجنت سرائے عقبے خرامید و جهانے معالی را با خود در دو دل خاک ضمیر ساخت مصراع

اے خاک چدانی کہ چہ پذرفتستے

دیدۂ فضل خوناب ہمی پاشید و روزگار بناخن حسرت چہرۂ امانی می خراشید

بیت

دلہا ز ہجر غرقۂ خوناب دیدہ اند
جانہا چو مرغ بسمل در خون طپیدہ اند
دانی سبب کہ چیست و چراآہ و شعلہ
بر فرق طاق قبۂ خضرا کشیدہ اند
بدرے ز آسمان وزارت افول یافت
سروے ز بوستان معالی بریدہ اند

صاحب دیوان در مقام عزا نشست۔ وصحن سراچہ چہرہ را بسیل خون آلود سرشک بشست۔ بعادت خوار از خواب جدا ماند و در خورد بود و شمع کردار اشک ریزان بر رخ زرد و مانند صبح جامہ دران با دم سرد این بیت جانگداز مکرر می کرد

بیت

گوئی من و او دو شمع بودیم بہم
یک شمع بمرد و دیگرے میسوزد

چون ہنگام ترتیب غزا و عزم کفاح بود نہ موسم عزا و نیاح سلطان اورا خلعت خاص دادہ بانواع سیورغامیشی تسلیۂ خاطر مبذول فرمود۔ پس بتدبیر استدراک امور در دع مادۂ ہایج و تسکین بحر مائج فتنہ کہ زمان از زمین برانگیختہ بود

مشغول شد - ارغون یرلیغ فرستاد باطراف که املاک صاحبی را با تصرّف ایلچیان و نوّاب دهند - و وکلاء او را از شروع در استیفاء متوجّهات ممنوع دارند و بدین مصلحت یولاتامور را بعراق روان کرد و سبب آنکه بنفس خود در آن حوالی بود - و ارباب عراق استشعار داشتند بصرف قوّت بعضے را در تصرّف گرفتند و ذرائع اختلاف و وسائط معادات علی الحالات و العلّات سلسلهٔ وار دست درهم چه دست درهم که کار جهانی برهم زد نهال مشاجرت بیخ بثری و شاخ بثرّیا رسانید - و بکرات بهنگام اجتماع شاه زادگان استحضار را بفور یلتاے ایلچیان علی التتابع تسارع مینمودند و ما ازادوا الّا التباعد من جانب السلم و الصلاح و ما هادوا الّا علی المقارعة و الکفاح چون صرّاف تقدیر بر رستهٔ دکان تصاریف مصارفه فصول را در ست مغربی بمیزان فلک برکشید و بر قسطاس زمانه کفهٔ ع و اللیل ان طال مال الیوم بالقصر مائل شد و کیل روزگار جامهاے سبز مستعار را که اشجار از کسوت خانهٔ ربیع عاریت گرفته بودند بدست تجدد فصل باز خواست کرد خیاط خزان در بسیط اغبرا از اوراق اغصان ثیاب احمر و اصفر از دوش عروس چمن افگند و روح نامیه از تربیت بنات نبات عاجز آمد قوّت مولّده راه عزب خانه گرفت بیت

مادر باغ سترون شد و زادن بگذاشت
چکند نامیه عنّین و طبیعت عزب ست

و سخن مسعود سعد سلمان ملایم وقت و زمان آمد بیت

چون گشت باغ پیر نهان گشت راز او
چونانکه بود پیدا آنگه که بد جوان

آرے جوان وپیر ہمیدون چنین بود
کین راز خود پدید کند و او کند نہان
در بوستان بجائے گل ولالہ وسمن
آمد ترنج ونرگس ونارنج بیکران
گر ارغوان زباغ بشد ہیچ باک نیست
مے خواہ ارغوانی بریاد ارغوان

میزبان زمان از باد بزان ببرگ ریز رزان موکب خزان را بنوی برگی بنوا مے ساخت ونائے بلبل ناطقہ نوائے

بیت

برگ ریزان ہمہ حال فرو باید ریخت
بقدح آنچہ از و برگ ونواہی طرب است

می نواخت باغبان در صحن چمن از زیر درخت گل وارغوان وسمن رخت اقامت نزدیک سرو سایہ آنگن کشید۔ وچون ایام نضارت سبزہ وگل و طراوت وطلاوت یاسمین وسنبل مانند عہد دوستان سرپل ومواصلت غانیات بے ثبات مے نمود۔

بیت

شب وصل تو عجب زود گذر بود مگر
نسبتے داشت شب وصل تو با روز شباب

ذکر شکر عہد دوفا بر ورق متخیلہ نگاشتہ از تسجاع دلنواز قماری وحمام

وتغرید وزمزمۂ عنادل درمجلس راغ وباغ آواز زاغ ونعاق غریب غراب بدّل ماند واہلِ زمین بدیدۂ تعجب نگران وزبان زمان حال طعنہ زنان گویان فلکا تاکے ازین تجددات حال وروزگارا چند ازین گردش بامر بے مرازین حرکات دایم چہ مے خواہی وبرین تقلبات چہ بنیاد مے نہی

رُباعی

تا کے فلکا گردِ جہان میگردی
روزان وشبان بہ این وآن میگردی
خاک آدم گشت وآدمی خاک شدند
در دورِ تو وتو ہمچنان میگردی

نہ نسیم نوبہار ونضارت ریاض از سموم مصیف مصون می ماند ونہ برگ وبارِ بستان تابستان از ترکتاز حریف خریف امان یابد ونہ خزّ ہاء ملوّن خزانہ خانہ خزانی از سلب ونہب صدمت شتا سلامت مے بیند احسنت ای جانت برخی

بیت

آذار پریر بود ودی روز تموز
امروز خزان است وشود فردا دے

ودرین میانہ روزگار براے فذلک شہور اثنی عشر جلالی وشرح تاثیرات دہور زہرۂ بشر را از آب پارسیہا طبع آتش سرعتِ مؤلف کہ دشمنان را چون آتش پارسی محرق است ودوستان را چون نسیم عراقی موافق این کلمات مؤلف می گرداند

نظم

زفروردین که وقتِ اعتدال است
جهان چون نوعروسی باجمال است
زتاثیرِ مه اردی بهشتی
بجانها می رسد روح بهشتی
مهِ خرداد بار اخرّمی داد
کمال نشوعالم کرد آباد
بود اندر مه تیر اوج خورشید
شود رخشان از و رخسار امّید
زمرداد است بے مرداد باخور
بظلّ خویش خوش ران کام باخور
بشهر یور سهیل آمد پدیدار
همی تابنده همچون جبهتِ یار
بُوَد در مهر مه نوبت خزان را
بَرَد بادِ بزان برگِ رزان را
بخوبی چونکه آمد ماهِ آبان
نگاری جوی همچون ماهِ تابان
باذر مژده یابی از زمستان
زحجره نقل کُن سوئے شبستان

چو آمد باد سرد و قلب دی ماه
تو هم قلب شتا و جام می خواه
چو شد سیمین زمین در ماه بهمن
مے اندر جام چون جانست در تن
در اسفند ارُند باز او فتد جمر
وَمَا لِلْبَرْدِ مِثْلُ الْجَمْرِ وَالْخَمْر
چو آمد پنجۂ دزدیده بے طیش
بازدار از عمر خود روزی پی عیش

ارغون عزم توجه بغداد مصمّم فرمود۔ و نوّاب مدینۃ السلام را چاشنی انتقام بچشانید خزانۂ موجود بستد و بعلّت بقایا در سالهای گذشته مبالغ وجوهات را معیّن گردانیده استخلاص رفت شیشی بخشی و بولاتامور و طغاجار در ساختن مصالح و خوض در سوانح مهمات سعی پیوستند۔ چون از تحصیل مال فراغی حاصل شد در اوائل شهور سنہ اثنین و ثمانین و ستمایۃ بالشکر عازم بلاد شرقی شد۔ در تدبیر آنکہ چگونہ تختگاہ موروث از دست معادی دولت بیرون کند و دیدۂ بخت دشمن پر خون روزی بشبے می پیوست عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِہٖ چون اندیشۂ ملک گیری بے معاضدت رجال و مساعدت مال محال مے نمود ہمّت بر تحصیل این اسباب کہ مؤدّی بودے بحصول مطلوب مصروف ساخت در اثنای این امور امیر علی جینگبین با جمعے کتبہ بتعلیم بعضے امرا در خدمت سریر شاہزادہ تقریر کردند کہ صاحب معظّم وجیہ الدّین زنگی الفرومدی ابن الصّاحب السّعید عزّ الدّین طاہر

بیت

طاہر آن ذات مطہر کہ سپہرش گوید
صدر طاہر گہر و صاحب طاہر نسب است

کہ روی رزمۂ مکارم و ممالک و معالی و تاج تارک ملوک و اکارم و اعالی بود نزاہت عرض شریف او چون ترکیب آسمان از عیب مصون و جلالت قدر منیعش مانند چہرۂ آفتاب از کلفت تکلف مامون در مدت حکومت اعمال خراسان و مضافات آن ہر سال تومانہا بخاصۂ تصرف کردہ و انواع اکاذیب و افائک در زیور تزویر بخلوت جلوت دادہ۔ شہزادہ بمواخذت و توکیل او اشارت راند چون ہرگز طاہر نسب ظاہر حسب زاکی محتد سامی منصب بر کاکت و خساست تن در ندہد و ہنگام تورط امواج بلیت و تعرض افواج نکبت امارات تذلل و تقلقل از خود ننماید۔ و ہر وقتیکہ در خلاب عیش کدر افتاد و بر راہگذر بلا مضطر حال شد۔ دست اعتصام در عروۂ وثقی صبر و احتمال زند و سہام صروف ایام را جنۂ واقی از تثبت و استقرار پیش دارد۔ و جانب تذبذب و حیرت کہ مادۂ پریشانی و موجب سخریت و ملامت محب و شانی باشد فرو گذارد۔ خواجہ وجیہ الدین در دفع این حادثہ کہ منصوبۂ روزگار ناہموار و بازیچۂ فلک دوار بود۔ استصراخ و استغاثت را در خاطر راہ نداد و بخواتین و امرا التجا ننمود

بیت

چون شحنۂ نیاز ز دستت تو یاوگیست
ترس از تکین مدار و پناہ از طغان مخواہ

دل را قرابہ وار غُل اندر گلو مکن

تن را پیالہ وار کمر بر میان مخواہ

گو درد دل قوی شو و گوناب و تب فزای

زین گلشکر مجوی و زان ناردان مخواہ

امّا اصحابِ دولت و پروردگان حضرت بر عدم تواضع والتجا و قلّت استمداد از افراد امرا، بار خواستہار مشفقانہ مے کردند۔ و در شیوۂ مہادنت و توسّل مبالغت مے نمود۔ رعایت خاطر ایشان را بطوغان قُہستانی مکتوبے نوشت و این قطعہ مضمّن را ایراد کرد

توصّل

بیت

چون زنو دارم جوانی گردشِ گردونِ پیر

مشک من کافور گشت وارغوانم شد زریر

آہِ من سرد است چون باد خزان نبود عجیب

چون بہار عمر ما را در ستد ایّام تیر

ماہ و مہر و تیر با من سخت بار مہر اوفتاد

اے مسلمانان فغان از جورِ ماہ و مہر و تیر

قامت چون تیر من چاچی کمان شد زان سبب

یار دور انداز از نزدیکِ خود ما را چو تیر

گوشمال حادثاتم داد گردون چون رباب

ہمچو چنگم لاجرم مے آید از رگہا نفیر

آنکه با من کرد گردون کرد با بسیار کس
با مدادی میر بودم در شبانگاهی اسیر
صاحب اعظم وجیه الدین بدم دیروز من
ملک را فرمان دِه و شاهِ ممالک را وزیر
زر نهاده گنجها از بهرِ دفعِ روزِ رنج
رنجِ من زر می فزود و زر نبودم دستگیر
تکیه بر مالِ کسان هرگز کسی چون من نکرد
مالِ من چون مار گشت و من بسانِ مارگیر
چون عزیزِ مصر بودم خوار گشتم همچو خاک
از من و دورِ فلک گر عقل داری پند گیر
سر برآوردی بدولت پای مردی کن بلطف
دسترس دادت خدای افتادگان را دست گیر
کین همان دهر است کز شاه اردوان بربود تاج
وین همان چرخ است کز نوشیروان بستد سریر

او در جوابِ این ابیات مندرج گردانید بیت

سالها جامِ جم بدست تو بود
چون تو نشناختی کسی چکند
بُرده بودی و نقشت آمده بود
چون تو کژ باختی کسی چکند

گوهرِ شب چراغ بودت لیک
چون خود انداختی کسے چکند
اسب رهوار بود و میدان خوش
چون تو بد تاختی کسے چکند

حاصل در جواب این مطالبه و عتاب میگفت پادشاه حکم فرماید تا مرا در محضر امراء حضرت کتبۂ صاحب وقوف محاسبات را اسناد راک و مستخرجات را استکشاف نمایند اگر چیزے بسبیل تخلیط و برطیل یا تغلیط و تعطیل اصول اموال چنانکه رسم ولاۃ اطراف باشد باین طرف عاید شود هر دینارے را هزار دینار عوض دهم و الاّ برای پادشاه که آئینۂ جمال صور غیب و طلیعۂ کتائب اسرار ایام است تمویہ ارباب اغراض و تزویر اصحاب اطماع روشن شود چنانچه همت مانند شاهنشاهی اقتضا فرماید مجازات سوءِ فعال و رجس اعمال ایشانرا حکم راند هر چند پیوستگان حضرت و پیشکاران دولت شاه زاده بعلم الیقین میدانستند که اگر مستوفیان عطارد رای دیوان که مشرف بودند بر قانون خبرت و ناظر در امور تجربت در بیاضِ نهار و سوادِ لیال روزنامج اذکار را نقل کردندے و بتحریر و تعلیق و تصدیر و تحقیق حسابات اشتغال داشتندے ممکن نبودے که در مقابلۂ معاملاتِ او مجملاً و مفصلاً حرفے باز خواسته شد که محاسب عقل آنرا قلم لایجهای راند - و از فذلک مجموع فطانت و کمال رزانت او وجهے باقی طلب دارد اما ارغون زر می خواست نه جواب بر قانون صواب در عوضِ زر سخن زرین مقدارے نداشت - و طالب دُرر و یواقیت - لٰهذا در یواقیت المواقیت و فرائد و شاح دُمیۃ القصر را چکند قوام الدین بخاری با بولوغان از شیراز

از گریخته بخدمت ارغون پیوسته بودند و مملکت شیراز را در نظر شاه زاده جلوه داده بموقع افتاده ایشانرا سیورغامیشی فرمود و قوام الدّین بخاری را منصب استیفا در دیوان حضرت ارزانی داشت۔ در مدارج این اوقات امرا و را برسالت پیش خواجه وجیه الدّین فرستادند تقریر کرد که ایلخان طمع در مال مستحکم کرده و مادّهٔ شفقت و مرحمت کم تعیین کتبه و تحریض بر استدراک بهانه ایست برائے توصّل به مقصود و مراد نزاهت عرض جمیل و صیانت اصل نبیل را چنان لائق تر که برین مبلغ مصالحتے کرده آید و مسامحتے طلب داشته شود و از برائے قضیت خرسندی اِطرَح وَ اِفرَح را کار بندی و حکایت صاحب علاؤ الدّین که این خطاب نقدیست مضروب بر آن عیار و کسوتے فرا بافته بدان پود و تار در وی هم از ان دنّ و رشحهٔ هم از ان سیل باز یاد ضمیر آفتاب پرتو می باید آورد۔ و بعد از اختلاف سفرا و تردّد نصحا بر آن مقرّر شد که پانصد تومان بخزانه تسلیم کند سیصد تومان نقد و دویست تومان مواشی و غلّات و اقمشه و آلات. یکے از ثقات نوّاب صاحب وجیه الدّین درین حال جوهر نفس رویّه آشکار کرد و ثعبان صفت زبان وشایت بیرون آورده گفت دستورے مشتمل بر ذکر اخائر ذخائر و نفائس جواهر درین چند روز مصحوب یکے از خواص خود بطوس فرستاد۔ تا بطریق ودیعت پیش فلان معتمد بسپارد حالی ایلچی را بدین مهم روان کردند در موضع میعاد ایلچی را با حامل و موصّل آن پیغام ملاقات افتاد آن دستور برگرفت و از سر پاے مراجعت کرد چون بر کثرتِ خزائن و نقود و دفائن عثور حاصل شد از مقتضی تقریر و تقبّل که دویست تومانرا مواشی و اجناس دهد نکول و اباء فرمود بنا کام اداء پانصد تومانرا

ملتزم شد مشاهدان تقریر کردند که در یک روز قریب سه هزار من زر عیار موزون و منقود گشت۔ و تتمہ را مرصعات و ثیاب از خزانہ فیروزکوه و هراة و مرو و دیگر خزائن بیرون آورد۔ و تسلیم کرد و مبالغ وجوهات بعوارض و اخراجات سمت انفاق یافت بے آنکہ بر فوات آن تحسر و تندم اظہار کرد۔ در بازار چہ دنیار دیبا نمائی خوشا آن بزرگ ہمت کہ جز خرقہ تجرید نخرید و بنظر استزادت کہ مصراع

زِيَادَةُ الْمَرْءِ فِي دُنْيَاهُ نُقْصَانُ

در متاع استماع او ننگرید دل بر مقتنیات فانیات او ننهاد۔ و بر جان نازنین خود چہار در محنت و مشقت او نکشاد۔ و حب حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ در زمین سینہ نپاشید۔ و از تعلق اَلذَّهَبُ يَنْهَبُ بِدِينِكَ شادمان نباشید۔ تا ہم اول از اندیشہ و تگاپوئے اکتساب فارغ شد۔ و در آخر از حسرت و ندامت زوال کہ لازمہ وجود اوست۔ خلاص یافت۔ صاحب الدیوان شمس الدین باستماع این چشم زخم کہ چہرہ اقبال را خال اختلال بود متأسف گشت چہ نسبت قرابت و وصلت مصاہرت متاکد شدہ بود و وسائط تعلق مشابکت منعقد درین حال رسولان فرستاد و بخط اشرف تسلیہ نامہ نوشت و فرانمود کہ درین واقعہ باوے اشتراک دارد و در صباح و مساہم مساہم این ہم جانگداز و کار درہم است مصراع

درد دو کسے رسد کہ دردے دارد

چون غرض شاہزادہ ازان عرض بحصول موصول شد او را تشریف داده محلی کرد و باز باکراہ بر تقلد حکومت اعمال خراسان الزام رفت۔ در طینت و طبیعت مغول این طریقت بغایت مذموم است و بسخافت موسوم کہ ہرگز نواب وزرا از

صدمت خطاب وعقاب ایشان سلامت نخواهند دید۔ وپنجاه ساله حقوق خدمت عاقبت بوخامت انجامد۔ ونیک هند گیها بتقریب مفسدے وتقریع حاسدے نسیاً منسیاً گردد۔ مصراع

چنین یار یست بسم الله کسے کش رغبتے باشد

باری جلّ وعلا ابواب قناعت که موجب فراغت دنیا وسعادت آخرت است بر روے حال همگنان کشاده دارد ودیدهٔ بصیرت همه را بکحل معرفت جناب ربوبیت مکحّل گرداناد۔ تا بدین زخارف پای نابرجای سرهمت فرونیارند ودست ازین حطام بے نظام بدارند وصنه التوفیق والهدایة الی سواء الطرایق۔

ذکر حادثهٔ قنغراتای فاتحهٔ مکیدت او وسلطان را

نسبت تسبب اسباب اشتات درعالم ملک با جوائب حوادث ولوازب کوارث معلوم علم علّام قدیم ومقدور حکمت حکیم قدیر تواند بود۔ وبعد وقوع واقعه وحدوث حادثه عقول ونفوس را بمصداق تجربت وقیاس ودلالت وآلت حدس وحواس حل مشکلات وکشف معضلات قضا وقدر وتمیز میان موجبات نفع وضر معیّن ومصوّر می گردد۔ چون سلطان احمد در استزادت رونق اسلام واسلامیان مبالغت می نمود۔ عقائد وآراء شهزادگان وامراسمت تغیر می گرفت واز مخافت وبال ونکالش درخفیه باهمدیگر سگالش می کردند در اوّل شهور سنه احدی وثمانین وستمایه قنغراتای را بالشکرے تمام بسرحد روم وردع عصاةِ آن

بوم فرستاده بود شیطان اندیشهٔ ناصواب در آشیانهٔ دماغ او بیضهٔ وسواس نهاد وسودائی سلطنت زمام تمالک وتماسک از دست فطنت بر بود. با بعضی امرا بر مخالفت اتفاق کرد و تلبیسی اندیشید که مغافصةً سلطان را بر دارد و خود در چار بالش خانیت نشیند. مضار این عزیمت و تنفیذ این مصلحت را متوجه ارد و گشت و مترصد و متشمر بود تا چه وقت کمان کینه کشد و کمین مکیدت کشاید توفیق مبدع غرائب و واهب رغائب جل آلاءه نخواست که ظلمت بر نور مستولی و کفر بر ایمان مستعلی گردد یکی از محرمان دائرهٔ اتفاق و زمرهٔ مواضعهٔ شقاق از سر یکدلی سر سر شرذمهٔ فساد را در بندگی سلطان باز کرد و از کیفیت احتیال وقصد برادر شقیق و میعاد اقتتال راز گفت جماعت متهم را وَمِنهُم مَن يَشتَرِي لَهوَ الحَدِيثِ که عقدهٔ مبهم را بر امور دولت و ملت خواستند زد گرفته احضار کردند وایشانرا در مقام یارغو بزرگ در معرض سوال وجواب بل نکال وعقاب آورد هر یک خبایاء ضمائر و خفایاء سرائر سراسر بر صحرا نهاده از قول کاتب گفتند

بیت

عدل تو بنفع وضر مجازی باشد
عفو تو حقیقی نه مجازی باشد
گر سر فگنی در قدم آن جای ویست
ور عفو کنی بنده نوازی باشد

بر اعتساف مناهج اختلاف واقتراف جنایت واجحاف اعتراف آوردند چون دلائل غدر وخیانت بر برادر خورد که هنگام شدت ورخا دزبان دولت و

صولت پشت استظہار وروی رزمہ مظاہرت می دانست درست یافت۔
حکم فرمود تا پشت او را مانند روی طرۂ دلبران پشت بشکستند۔ کوچک نوئین
وشادی آقتاچی وجمعی تمام از امراء بزرگ کہ درین راہبری وبرین کاریاوری
نمودہ بودند سغبۂ حسامِ انتقام گشتند۔ بعد از ظہور این حال وشعور بدین فعال
سلطان الکلی مواد اعتماد از مغول منقطع شد۔ وتصون وتحرز از بوایق وبواقی
امرا یکے ہزار گشت والعجب این حال بحقیقت داعیۂ سنّت غدر ومکیدت
وجالبۂ سمت مکر وخدیعت امراء مغول وموجب زوال ونکال ایشان گشت۔
وبعد ازان سالہا امثال۔ مصراع

وَقَعَ الْقَوْمُ فِی سَلَا جَمَلٍ

واقع نمود وَشَرِقَ بَیْنَهُمْ بِشَرٍ صورتِ حال آمد۔ چنانچہ درمساق جلوس خانان
واشارۂ اثبات طاریات احوال معلوم متاملان گردد۔

مناصبت ومحاربت شہزادہ ارغون با سُلطان احمد

محرض توفیق وسعادت تائید بیچونی ومتقاضی ہمت گردون فرسای ارغونی
رخصت نمیداد کہ یک لحظہ از طلب واجتہاد درطریق توصل بمراد متقاعد شدے
بازِ عالی پرواز بزرگ منش کہ نشیمنِ او برقمۂ قلۂ شوامخ شما وقبۂ قلعۂ رواسخ صما
سبز دکی بنجانۂ چند شیرانہ نشین سرہمت فرد آورد وشیرانِ شرزہ کہ فضالۂ فرائش
ایشان مطمح ومطمع اشبال واشباہ زید چگونہ از مابقی اکیلۂ ذیاب وکلاب

تهیۂ چاشت خود سازند۔ خیال و تمثال عقیلۂ ملک از محاذات ضمیر او محجوب نمی شد۔ و درین آرزوی نامی سواد شامی میرسانید بہ بیاض بامی بر قول تہامی

بیت

اَهْتَزُّ عِنْدَ تَمَنِّیْ وَصْلِهَا طَرَبًا
وَرُبَّ اُمْنِیَّةٍ اَحْلٰی مِنَ الظَّفَرِ

چون از خانیت موروث و سلطنت مأمول خراسان السبیل بہانہ می گرفت۔ بہانہ را ایلچی فرستاد۔ والتماس تومانات عراق و شیراز کہ اکثر بانیجو خاص اختصاص داشت درمیانہ انداخت و بسر انگشت اشارت

بیت

سَتَعْلَمُ لَیْلیٰ اَیَّ دَیْنٍ تَدَایَنَتْ
وَاَیُّ غَرِیْمٍ فِی التَّقَاضِیْ غَرِیْمُهَا

سر پوش اغترار از سر طبق غرض بر داشت۔ خلاصہ آنکہ چون سریر دولت پدر نیکو استحقاقاً او آنفاقاً مسند و متکار سلطانی را می شاید۔ هر آئینہ ما را نیز ہم طرفے باید تا مصالح لشکرے کہ در نظر است از آنجا ساختہ کردہ آید۔ اکنون در ازاے ملتمس اگر آثار قبول مشاہدہ افتد۔ و آنچہ بجالصات اینجو تعلق دارد مبذول آمد آئینہ میان آقا و اینی طریقہ مشایعت و متابعت مسلوک ماند و منہل مصادقت و موافقت مورود و الا کہ از اسعاف این مقترح متابی و متغابی خواہد گشت۔ جنگ را ساز و برگ کن۔ مہادنت و مداہنت را ترک۔ چہ بعد الیوم در عوض سر مملکت

واکلیل سلطنت

بیت

مرا تخت زین باشد و تاج ترگ
قبا جوشن و دل نهاده بمرگ

سلطان چون این پیغام خشن واقتراح که داعیۂ استیحاش بود معلوم کرد گفت

شعر

وَعِنْدِیْ جَوَابٌ لَوْ اَرَدْتُ لَقُلْتُهُ
وَلَوْ قُلْتُهُ لَمْ اُبْقِ لِلصُّلْحِ مَوْضِعًا

جوابے ہم ازین پردہ درشیوۂ اختصار فرمود کہ تربت معہود وملک مألوف اوعراص خراسان ہست وازروی اشفاق واہتمام بحال او مقرر داشتہ ایم اگر التماس دارد کہ طرفے را از اطراف بدان مضاف فرمائیم بقوریلتای حاضر شود تا چنانچہ رای انور کہ مصرع

یک ذرہ ز نور ش آفتاب ہست

صواب بیند بعد از استمام رندا ہوا وایرار زند آرا عاطفت وعارفت دریغ نداریم۔ واگر بر قاعدہ راہ غوایت خواہد سپرد ونقش ایلی از دیباچۂ لوح یک دلی بکلی سترد۔ فرمان فرمائیم تا موجے از دریار محیط یعنے فوجے از حشم منصور کہ نصرت ازلی عنان کش عزائم وسعادت کلی رائد ہدایت ایشان ہست بدان صوب آیند وارغون را بالشکر یکہ بوجود ایشان در بند آشتی است چیلامشی کنان بپایۂ تخت کیوان رفعتِ ما آورند وشلِ لَا مَدَنَّ غَضَبَكَ وَاشْرَدَنَّ غَضَبَكَ مشاہد

کند- بدین جواب لطیف وتهدید عنیف ایلچی را باز گردانید- وامید صلاح و
صلاح چون دامن در پای افتاد- وتدارک کار مانند آستین از دست درگذشت
سلطان باول در اواخر شهور سنهٔ اثنین وثمانین وستمایة امراء قراوناس را
مواخذت فرمود وایلچی فرستاد ببغداد وامرا ونوّاب شهزادهٔ ارغون را طغاجار و
جاغر وطولادای وانجی واباى پسر سنتاى نوئین وجوشی وخنغاتو ملکتوف ومکنوف صنوف
بلیّات گردانید- ومانند دل منتظران دربند کرد- واز این میان کینجاتو اغول
باتماجی اقتاجی وفوجی قلیل از خوف فلک دغا وحریف زمانهٔ بی وفا مهرهٔ اقامت
برچیدند- واز زخم کعبتین تکوین ومنصوبهٔ روزگار مقامر راه طویل خراسان
پیش گرفت- واز حکم یرلیغ چونغر ایلچی را پیش آتابک یوسف شاه لر فرستادند
تا با لشکر تمام مستعدّ وشکرده شده محافظت آن حدود نماید وهنگام
احتشاد ومیعاد اسعاد چریک منصور از موضع خود در حرکت آید- وصاحب
دیوان لیلاً ونهاراً بساختن مهمّات چریک از دور ونزدیک ترک وتاژیک
اشتغال نمود وباصابت رای آفتاب منقبت اقاصی وادانی را بطوع و
رغبت ساخته اسباب سلاح واستعداد آلات حرب مترتّب می گردانید- پس
یرلیغ باسترکاب لشکر نفاذ یافت ارباب مساهلت در معاجلت هر کس از
جای خود تهیهٔ عدّت مقاتلت قیام نمودند- ودر مقدمه هولاجو شاهزاده و
یاسار اغول والیناق که موسوم بود بامارت وقیادت لشکر منصور ومشهور
بصفدری وعمدهٔ استظهار جمهور با ارغسون وتکستا وتایین احمد واشغان آن
آسمان متوجّه خراسان شدند- چنانکه صفت ایشان گفته ام

رُباعی

ترکان که چو شیر در وغا سخت وشند
در صلح بعشرت و مدار آلوشند
گه در صف رزم همچو خنجر نیشند
گه در کف بزم همچو ساغر نوشند

وا ز آن طرف شاه زاده ارغون چون از معاودت ایلچی بر مضمون ضمیر سلطان
واقف گشت و در تعقب کیخاتو گریخته بر مواخذت اغوان برسید دانست
که آب از سر چنانکه مصراع

کار از لب خشک و دیدهٔ تر بگذشت

از اهتمام ساز مصاف وجدال و تحصیل آلات قتال ساختن مصالح لشکر و
نواختن هر میر و صد در فارغ شده بعضی از قواد قراو ناس عرضه داشتند
که اگر ما منغله باشیم متعهد می شویم که این یک تومان لشکر زاده تومان معارضه
کنیم چون تمامت اقوام ایشان حاضر نبودند به استخدام دیگران از اماکن و یورتها
ایلچیان را روان فرمود تا بے تاتی و تاقی هر کس از مقام معلوم در عقب رایات
چون ظفر و نصرت مسارعت نمایند به زمان احتمال توقف و انتظار نمی کند
پس یولاتامور و چرغدای و بولوغان را تو کر ساخته با یکهزار خاص ببلارتق
منغله از پیش روان گردانید. و خود بقبال عملهٔ نجوم غرهٔ صفر سنه ثلاث و
ثمانین و ستمائة که سلخ عمر مخالفان دولت بود با امراء اما کاجی و نقای ارغوجی و تای
وقازان پسر قتلغ بوقا و باتیمش توشچی و سرطاق و آلغو و اولادای و قدخان و

اغمان و مقدار چهار هزار سوار انباء پیکار حرکت فرمود چون بادبان و طائت مراکب نواحی و امغان محط اشعاع ابصار ایشان شد خبر آوردند که الیناق زبی ولایت سے رفته دیار و اهالی و اسباب سوخته و کشته و رفته و سرای لار را که اینجو ارغون بود خراب کرده پس تمامت اوزان را بغارت برده با ذربیجان فرستاد و اوزان تنجا سر فارغ و آزاد نائرۂ غضب ارغون را بر نائرۂ سود انشاند چون شیر زخم یافته در اضطراب آمد قسم یاد کرد که در ازائے این جنایت جناب را استجمام نکنم تا بے ترحم بر خم تیغ غائلہ تبع سزائے تخریب سرائے در کنار روزگار او نهم از آنجا انتظار وصول لشکر ناکرده شب را شب و روز را روز نگفت و دو منزل را بیک منزل مے پیمود تا در صحرا آق خواجہ اتفاق ملاقات عسکرین و منازلت فریقین افتاد از دو سوے روے بہ اقتتال آوردند، بوقتے کہ از گردش مغفر زنگار فام

بیت

برآورد خورشید زرین حسام

فرو برد مہ ہمچو سیمین سپر

صف مناجزت آراستہ شد۔ از طرف ارغون یولاتامور و اباکاجی در میمنہ بودند و بولوغان در میسره و تاوتای در قلب چون مرکز اقبال او ثابت و از طرف سلطان ہولاجو شاہ زادہ در قلب ساکن و باسار اغول حافظ میسره بود۔ و الیناق قائد لشکر و رائد ظفر در میمنہ ایستادہ ناگاه دل ابطال در غلیان آمد و سواران از اطراف در جولان۔ مجلس رزم را آہنگ جنگ تیز شد۔ زخمہ سنان اوتار شرائین را در پردۂ حجازی اصطخاب میداد و صلیل نصال و حسام خفیفاً

وثقیلاً اصول ضربی می نمود بر آوائے کوس اعراف جیاد کہ وَالْعَادِیَاتِ ضَبْحًا فَالْمُورِیَاتِ قَدْحًا صفت داشتند در پائے کوفتن آمدند۔ ساقیان قصنا بکاسہ سرہا شراب ہلاہل مذاقِ ہلاکت می پیمودند و حریفانِ آب دندانِ تیغ۔ از نجیع حبل الورید۔ چہرہ را گلگونہ می ساختند چنانکہ فردوسی گفتہ از ہر گوشہ دلاوری و بر ہر طرف کمان وری در صحرا ر نبرد

بیت

یکے چرخ را بر کشد از سفاح
تو گفتی کہ خورشید شد در سراح
در برج کیمخت را باز کرد
در آن ہر چہ بد مرغ پرواز کرد
ہوا پر ز زنبور شد تیز پر
خدنگین تن و آہنین نیشتر
ز گردان ہر آنکس کہ آنجا گذشت
گمانش چنان شد در آن پہن دشت
بگر کرگس و دال بشتافتند
پر اندر پرے یکدگر بافتند

چون ابرِ کمان تیر باران کرد نشگفت اگر سبزہ زار خنجر گل و لالہ بشگفت بیت

ز پولاد پیکان و پرّ عقاب
سپر کردہ در پیش تیر آفتاب

ارغون سیاوش وش تهمتن تن برهیون پیکری که از فراهت او سمند خوش خرام
گردون بستهٔ عقال عجز مے نمود

بیت

جهان نوردی کامروزش ار برانگیزی
بعالمیت رساند که اندرو فرد است

سوار گشته — مصرعه

كَانَ فِي سَرْجِهِ بَدْرًا وَضِرْغَامًا

و در مدار میدان چون نوبت دور بود فلک هزار چشم برآن نیزه گذاری و
میدان داری و خنجر گذاری با خلاص آیت وَاِنْ یَکَادُ می خواند۔ و زبان سوفار
چون تیر این سخن راست می راند

بیت

شاه براسپ پیل تن رُخ فگند پلنگ را
شیر فلک چو سگ بود تاش پیادہ نشمری

هنگامی که کمان چاچی را مانند ابروئے بتان در خم می افگند قمر در قوس می آمد
و چون تیغ آتش کردار صاعقه بار بر فرقِ اعادی راست می کرد۔ روزگار
می گفت

شعر

شَبَّهْتُهُ وَالسَّيْفُ فِي كَفِّهِ
بِالْبَدْرِ اِذْ يَلْعَبُ بِالْبَرْقِ

ہرچند لشکر ارغون میان لشکر سلطانیان گوئی قطرہ بود و دریائے محیط یا ذرہ بنسبت اجرام بسیط اما شاہ زادہ با مقدار پانصد سوار مانند شیر شکاری کہ گلۂ آہوان را غنیمتے شمرد۔ یا باز کہ تیہوان را بمنقار و مخلب شکرد لحظہ بر قلب و ساعتے بر اطراف حملہ آرجان شکر می کرد و می گشت و می تاخت۔ و بہر صدمہ سرہا را چون گوی در خاک می انداخت تنورۂ حرب تفسیدہ گشت۔ و تجاویف دماغ پُردلان از دخان سودا و آتش غضب بامتلا رسید

بیت

فروبستہ درآن غوغائے ترکان
زبانگ نلئے ترکی نائے ترکان
بمرگ سروران سر بریدہ
زمین جیب۔ آسمان دامن دریدہ
حریر سرخ بیرقہا کشادہ
نیستانے بآتش درفتادہ

منافضۃ الیناق از میمنہ بر میسرہ زد و در حملۂ اُولے والصبر عند الصدمۃ الاُولی بولوغان منہزم شد۔ و سدِ ثباتش منثلم ہم از آنجا سر خویش و راہِ لشکرگاہِ سلطانی در پیش گرفت۔ یولاتامور نیز با اماکاجی از میمنۂ خود طرفِ مقابل را حملہ بر دند با سارا غول باساز و لشکر عنانِ فرار برتافت۔ یولاتامور تا نزدیک قزوین از عقب برفت چون او را در نیافت زن و فرزند او را بیرون آورد و دیہ گرگان را چون گرگان گوسفندان را غارت کرد۔ از طرفین قتلے شنیع و

نکالے قطیع رفت وھر دیہ وولایت کہ ممرِ ایشان افتاد اثر عمارت از
آن نواحی منمحی گردانیدند۔ وہنوز آن دیار باحال معہود نرفتہ۔ چون ہردو لشکر
بیکدیگر مختلط شد مصرع

در آن گیر ودار ودر آن کرّ و فرّ

ارغون باقلّت فوجے از قلب جدا ماند مصرع

زہے میانۂ نوشِ توگشتہ نیش مرکّب

سامانِ توقف ومجال تلبّث ندید براہِ فیروزہ کوہ روان شد واعداد لشکرے
کہ در خدمت رکاب بودند بسیصد سوارنمی کشید۔ در خاطر داشت کہ بلشکر
قراوناس پیوندد ودیگر بارہ استیناف مقاتلت واستعداد مکاوحت فرماید
وبقایار لشکر چون از حالِ شاہزادہ بیخبر بودند تمامت متفرق شدند فریقین نطع
محاربت در نوشتند ودست از جنگ کشید داشتند۔ چون سیمرغ زرّین
بال آفتاب عزم آشیانۂ مغرب کرد وغراب شب حوالک اجنحہ را براطراف
سہل وجبل بگسترد آوازہ افتاد کہ ارغون پیدا نیست۔ اتفاقاً لشکر قراوناس
در رسیدند۔ چون از حالتِ شاہزادہ خبر یافتند مراجعت کردند ودر راہ۔ بے
راہی کہ عادتِ ایشان است آغاز نہادہ دستِ ہتک وفتک وتاراج مُفرط
برکشادند ودامغان وحوالی را آتشِ غارت درزدند۔ جہان در زلزلہ وغروش
افتاد۔ واز تعرّض آن دو لشکر در دلہا ولولہ وجوش، ارغون تعجیل بالشکری ذت
چون دود چنانکہ ہنگام نزول ومجال طبخ نبود در راہ از خدمت سلطان ایلچی
رسید وپیغام داد کہ ما الیناق راگفتہ بودیم کہ با ارغون در عرصۂ مبارزت

جولان نماید حکم یرلیغ چنان بود که ارغون ببارگاهِ سلطنت حاضر آید۔ تا بعد اللتیا واللتی در مجلس استیناس یکدم بکاس مدام بر سبیل معاقرت ویار شمشے داد استطراب داده شود۔ باید که ارغون راه تجنب و نفرت مسدود و عقد تحبب و تقرب مشدود دارد۔ و معارضۂ توہمات و شوائب خطرات را التفات نکند و باعتقادے صافی و مخالصتے وافی بحضرت توجہ نماید از ین جنس سخنے چند متملقانہ و اغلوطہائے عاقلانہ فرانمود ارغو قتلغشاہ نویین ولکزی گرگانرا بخدمت سلطان فرستاد تا پیمانۂ ہم ازین نوع در جواب پیماید۔ و تمہید معذرتے نماید لکزی در مسارات صورتِ حال از تفرق جموع و قلتِ لشکر شاہزادہ و استشعار بسیار شرح داد و گفت اگر استدراک کار ارغون درین حال مہمل ماند چون لشکر قراوناس بوے متصل شود صورت آن فرصت باز در سپہر آینہ گون مشاہدہ نتوان کرد بشتاب کہ مہمات نازک توقف برنگیرد۔ و ضروراتِ ملکی تاخیر نپذیرد۔ و عاقلان گفتہ اند توقی از تبعات زمان نا آمدہ بکم آزاری و لطائف حیل دست دہد و نقد وقت را تلقی بتازہ روی و خوش خوئی کردن بسلامت نزدیکتر نماید آثار و زگذشتہ را باز نتوان آورد و تیر از شست رفتہ بیش در قبضۂ امکان نیاید بر بندگان گزاردِ لوازم مناصحت و تقدیم مراسم وصیت و ارشاد آنچہ بفراغ خاطر مخدوم باز گردد متعین است

بیت

اندیشۂ صائب شہنشاہ

در گرم روی چو میغ باشد

دریاب کہ والعیاذ باللہ
گر فوت شود دریغ باشد

بعد از فوات قدرت تلہف وحسرت مرنج نیفتد و تگاپوئے فکرت منجح نگردد سلطان با دوازدہ تومان لشکر

بیت

سواران گرد افگن شیر گیر
خروشندہ با جوشن و تیغ و تیر

درحرکت آمد۔ در خیل بزرگ چریک را عرض داد و لشکرے بدان اہبت و آراستگی واہبت و پیراستگی درہیچ تاریخ مطالعہ نرفتہ وبہر طرف کہ ممرّ ایشان مے افتاد۔ دستِ ظلم وغارات دراز می کردند۔ وخلائق را در مغارات محن وتعذیب می آورد بتخصیص دامغان ونواحی آن آیت سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ برآن بیچارگان خواندند۔ وہر آنچہ از کرۂ اولی باقی گذاشتہ بودند در ربودند متوطنانِ دیار و رعایا بسیار بوقت عبور سلطان تظلم واستعدار و نفور واستغاثت کردند وفریاد وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ برآوردند سلطان رجوع آن مصلحت بصاحب دیوان فرمود عرضہ داشت کہ چریک را در چنین حالے از امثالِ این حرکت منع نتوان کرد تا دل شکستہ نشوند۔ چہ ذوات المخالب ہرچند معلّم باشند بصید۔ ودرآن باب تمرن یافتہ ایشان را از دادن با بلی چارہ نباشد۔ واین اندیشہ صاحب دیوانرا مبارک نیفتاد۔ و بزودی ملک وسلطنت را آسیب فنا رسانید۔ سلطان در راہ شاہزادہ

طغا تیمور و بوقا را بفرستاد و کینجا تو اغول را در منزل کبود جامہ بار دوی سلطان آوردند۔ از طرف دیگر الیناق چون معلوم گردانید کہ ارغون از لشکر جدا افتادہ مراجعت کردہ است با یک تومان لشکر خود شیران بر زین کہ چون آتش بر زین می خروشیدند از عقب روان شد۔ چہ در حالتِ انفصال آن شیطان از حضرت سلطان التزام نمودہ بود۔ کہ من بندہ ارغون را در پیش تختِ سدرہ رفعت بدارم ارغون تا غوجان کہ رفت از لشکر متنشر داثرے ندید واز اومان رکض واسراع بیشتر سواران ایثاراً واجباراً تخلّف نمودہ بودند پس بقلعۂ کلات یا آنکہ ہیچ کلارت ازان توقّع نداشت پناہید وآن قلعہ ایست در رودخانۂ کاسر میان سرخس وابیورد وطوس افتادہ از حصانت دور وبیشتر عمارت آن مطموس وابو النصر محمد بن عبد الجبّار العتبی در کتاب یمینی از صفاتِ آن قلعہ چنین تعبیر کردہ وَهِيَ الَّتِي تَخْفَى الرِّيَاحُ بَيْنَ نِعَافِهَا وَتَزِلُّ الْأَبْصَارُ دُوْنَ سَرَاسِيْهَا وَشِعَافِهَا با مقدار صد نفر از زمرۂ ایناقان وسائر خدم آنجا ماند۔ فکرت بر خاطر استیلا یافتہ۔ ودستِ صبر وتانّی بر تافتہ کہ خود پایان این کارِ بے ہنجار چگونہ باشد وکجا وکے وَاٰخِرُ الدَّوَآءِ الْكَيُّ باز ارجارِ عرصۂ رجا را متّسع میگردانید۔ وبا خود میگفت۔ ممکن باشد کہ ہم روزے

بیت

نیکو شود از رحمتِ او کارہا

يَنْقَادُ دَهْرِيْ طَائِعًا اَوْ كَارِهًا

الیناق بعد از سہ روز آنجا رسید۔ اتفاقاً شہزادہ بشیب آمدہ بود برائے

تفحص از کار لگزی گورگان چه با فواه آوازه در انداخته بودند که او باتفاق هنتیمچی
با روزگار یار شده اند - وار دوی بلغان خاتون را که محبوب ترین خواتین بود قصد
پیوسته الیناق بخدمتِ شاهزاده آمد - والتزام طریقهٔ ادب را باسپے خنک
تکشمشے کرد - و بایکدیگر بر قلعه رفتند و هر نوع سخنها گفتند - الیناق در شیوهٔ
نصیحت و تحریص بر سلوک جادهٔ طاعت فصلی می پرداخت - پادشاه زاده
نوازل بلا منطرق دید و امرا و لشکر چون دیگر اسباب خوش دلی متفرق بجز
تسلیم راہے و بیرون از توکل پناہے نیافت - با الیناق از قلعه بشیب
آمد و راضی بگردش چرخ با شعوده و فریب در مقام غوجان بار دو رسیده
و را از جانب یسار در آوردند و کمر از میان بگشاد - و فلک از خاطر زادهٔ
محرر براستی مے خواند

بیت

چون کمر بکشود شد خورشید از جوزا برون
مه ببرج عقرب آمد چونکه بر رخ زلف بست

سُلطان در خانه که بشکل مسطح مستدیر ادموازی دائرهٔ فلک و مثل بخلد برین بود و
حامل آفتاب سلطنت و بعرف عجم آنرا خرگاه خوانند بر سریرِ دولت نشسته
و باب حسن المآب نقوش هموم از لوح سینه شُسته دل خود را بذهاب خطرات
و قدوم مسرات ترحیب و تاهیل کرده بطر انتقام و دلال استعلا که هنگام فرصت
از مقتضیات رذائل نفسانی و ردآءت قوت شهوانی باشد در کار آمد اشارت
کرد تا مجال دخول و استیذان چون عرصهٔ امانی بر ارغون تنگ گردانیدند و او را

در معارضۂ دو آفتاب باز داشت یکے آفتاب سما کہ بتاثیر سورت ظہار از اثیر
آتش افشانی میکرد و دیگر آفتاب عتاب کہ نعمتِ زندگانی و تمتع از عمر و جوانی مانند
سایہ در وقت زوال ناچیز گردانید۔ بے خبر از انکہ فراش تقدیر مذل، ہر عزیز
و معز ہر ذلیل سراپردۂ ظل ظلیل دولت جہت ارغون وارورغ مبارک او افراشتہ
خواہد کرد۔ و بدستِ حوادث روزگار مبانی جہانبانی در عہد سلطانی انباشتہ
چنانکہ در قرع و انبیق گلہر گ طری گلاب ترشح کند۔ از عارض سمن سیمای
شاہزادہ عرق چکان گشت و زبان از تشنگی چاک شد۔ و دل از بستگی حال متحیر
بر کرۂ خاک خواہرش طغان از غایت شفقت و دل سوزی برخاست و پیش او
آمد تا لحظۂ بسایۂ چتر خویش تابش آفتاب را از گل سیراب مسایہ پرور و چہرۂ
او محجوب گردانید۔ بعد از زمانے بولوغان خاتون را در خرگاہ راہ دادند سلطان
او را ترحیب کرد و کاسہ داد چون ہمائے مقصود را در دام کام آوردہ بود شاہین
امانی را بر بابلی مرادات کامیاب یافتہ برائے اطعام و تطییر اشکرۂ خاص۔ تبختر
کنان دامن کشان بیرون آمد بریق قبۂ زتاج و تاجش از سر رشک کلاہ کیوان
در خاک انداختہ و از طیرۂ قباءِ مروارید ریزش آبگون زرکش مہر و ماہ سیماب گون
شدہ در حوالی اردو ساعتی جانور انداخت۔ چون بخرگاہ معاودت کرد ارغون را
آواز داد در رفت و زانو زد و مراسم خدمت کما ہو معہود ہم اقامت کرد سلطان
او را در کنار گرفت۔ ہر دو صفحات رخسارۂ لعل گلگون را بلآلی و درر اشک رحمت
و خجلت مرصع کرد۔ پس زبان سلطنت نوید داد کہ خراسان از قاعدۂ عہد آباقاخان
بر ارغون ارزانی دارد۔ و ملتمسات او را بقلم اسعاف بر جریدۂ عطاف رقم زند۔ و از

جانبین برگ سمتِ مساہمت ومقاسمت ساز دہند وترک شرمکاشرت و نصب منصوبہ مناصبت پیش گیرند۔ حالے خرگاہے مفرد تعیین رفت ارغون ازعون لشکر باری درآن روز کہ صورت عتب باری داشت آیس شدہ با اندوہِ دلِ آتش وش آنس گشتہ۔ خود وبولوغان خاتون دران مقام وحشت ودہشت ساکن شدند۔ اروق برادر بوقا باچہار ہزار لشکر چون کواکب کہ پیرامون خرگاہ آسمان درآیند بحوالی محیط شدند۔ روز دیگر راحالی کہ خورشید جمشید وار بتختِ مینائی برآمد سُلطان جہت مواصلت تُودی خاتون روان شد چہ خاطرش بجانبِ اوچون جوہر ہرگز اصلی مائل بود۔ الیناق راتعیین فرمود۔ کہ بعد از نہضت رائیت سلطانی اُردوئے حیات ارغون راکوچ دادہ بمنزل بوار رساند وخود تا از درخت نوبر وصال تودی بزودی گُل بہجتی اجتنا کند۔ در تعجیل تمام حرکت فرمود۔ و بلبل نوائے عقلِ کُل می گُفت اززادۂ طبع کاتب

بیت

طراوتے ندہد سعے باغبان ہرگز
چودست یافت براطراف گلستان تُودی

تیغ میناگون راباساغر عقیق رنگ معاوضہ زد وصال زنان ازصیال تیغ زنان نعم البدل شناخت بطون عواتق رابرظہور عتاق اختیار کرد وبمراشفۂ ثغور لطافت ازمکاشفۂ ثغور اطراف غافل ماند ازبہر نوش نشوت انگیز عقار جانرا بیش نیش عقارب فدا گردانید۔ درہوس البکار وعوان انکار اعوان رافراموش فرمود۔ معازف ومزہر برمعارف لشکر ترجیح یافت درمناظرہ خدود بیض

صفصفات مخاطرۂ حدود بیض مرہفات ناچیز انگاشت صیاح دلیران وغا نا شنودہ بہ صباح دلبران یغما مائل شد دراری عوالی وسیوف را در میدان رزم نا دیدہ ذراری غوالی شنوف در ایوان بزم توقّع کرد۔ در خلوت سرائے مقصود بر گوشۂ تخت سلطنت

بیت

عروسِ مملکت آن در کنار گیرد تنگ
کہ بوسہ بر لب شمشیر آب دار زند

از سر خفّت وطیش چون درلین مضجع خواست خفت برائے یک ساعتہ سلوک مسالک عیش ترک ملوک وممالک وچند جند وجیش بگفت چہ مست جام مرام بود۔ ودر سر خیال دلارام فارغ از گردشِ ایام بدرام وبے خبر از ایلام این ملام

بیت

زدی دام ودشمن گرفتی بدام
بکُش خیرہ زود ومبر آبِ نام

ارغون را اگرچہ دولت ونعمت حیوٰۃ مقدر بود۔ سلطان سیف در وقت خود نراند وَالوُقتُ سَیفٌ بر نخواند۔ ودر انتہاز فرصت واغتنام زمان قدرت قدم عزیمت در طریق فَلَا تَبذُل شُغلَكَ اِلَّا بِھَا ننہاد۔ لاجرم دشمن از مرصاد در آمد وَیَومَ تُبَدَّلُ الاَرضُ غَیرَ الاَرضِ معاینہ گشت۔ بوقا بمظاہرت برادرش اروق کہ در حضرت سلطنت رتبت قربت واعتبارے تمام حاصل داشت

وشهرتے یافتہ بود۔ واز پایۂ معہود درگذشتہ بادشاہ زادگان وبعضی امرا مشاورت پیوست کہ احمد ارغ چنگز خانرا مستاصل بل مستاصل خواہد کرد ومسلمانان را بتعلیم صاحب دیوان مرحب ومقدم داشت۔ واز برائے کسر مغول لشکر گرج را در اہتمام الیناق مقرر گردانیدہ وادرا بمزیت استظہار واعتضاد از سائر امراء واینا قان برگذرانیدہ صاحب خرد وحصافت چون سمت تغیر عقیدت دشمن در ناصیۂ حال بحکم سیماھم فی وجوھھم معاینہ دید زود اطراف کار خود فراہم گیرد۔ وبدفع شر وقمع وجود او تلقی نماید۔ وآنرا روزنامۂ تاریخ سعادت و ہنگامۂ توفیق وہدائیت شمرد چہ اگر بطرف اغفال واہمال گراید وپیرامن تذبذب وتحیر برآید تا کار از دست چون تیر از شست برود وآب از سر چنانکہ فرصت از پیش بگذرد بے شک در خون خود سعی نمودہ باشد۔ ودرین جہان وآن جہان معذور ومشکور نبودہ مصلحت الوس وچریک آن باشد کہ ہولاجو را بنخانی واحمد را از سریر سلطانی برداریم واین مقدمہ باطلاق ارغون منوط است تمامت را این اندیشہ صواب نمود میعاد کردند کہ چون روزگار مانند دلِ گناہ گاران سیاہ گردد۔ ولشکر روز بے یرنگ وسپاہ این عزیمت بتصمیم رسانند۔ ہر یک از مقامِ خود مترصد زمان موعد ومترقب اوان میعاد شدند

بیت

چو چرخ بلند از شبہ تاج کرد
شمامہ پر آگند بر لاژورد

رائض فلک زردهٔ بهرای آفتاب را از میدان آسمان بیرون تاخته وادهم شام را
ستام موشح بدرر برانداخته بنات النعش گرد قطب شمالی گردان شده
و فرقدان دیده بان وار دیده بر حوادث لیالی گماریده زهرهٔ ناشطه ترک بزم
عیوق گفته و بهرام سیاف گوشهٔ خنجر گرفته تیر دبیر خامه انداخته و چون
مشتری طالب قوس گشته و زحل فرتوت پیر را دلو در چاهِ حیات خاکیان
افتاده با خود می گفت مصرع

عیوق ر

وَلٰکِنْ اَلْقِ دَلْوَکَ فِی الدِّلَاءِ

لمؤلفه

مه حقهٔ ثریا بصفت چون مهره
تقدیر مشعبدی شده چابک دست

گوئی دختران ثوابت چگلی لبتگان بودند از ورای پردهٔ کحلی بنظاره ایستاده
ناگاه بوقا پیش خرگاهِ شاه زاده آمد و دامن خرگاه را چون حجاب شرم و آزرم
برداشت بعد از آنکه از حکم یرلیغ او را برائی مصلحتی فرستاده اند ارغون از مضجع
وحشت مضطرب برخاست هواجس اندرون در تکاپوی آمد که همین لحظه باصد
درد و داغ دُردِ وداع روز جوانی از ساغر لمؤلفه

لِتَفْرِیقِ الْهَنَا سَبَبٌ وَدَاعٍ

تجرع نماید بوقا دست ارغون گرفته بیرون آمد. شهزاده استبطائی میکرد.
و استنفاری می نمود. پس صورت مواضعه و قضیهٔ امر کُنْ فَیَکُوْنُ و اضمار
عزیمت شبیخون و اغلوطه تامیل هولاجو بجانی تقریر کرد. فرمود که با

بولوغان کنکاج کرده بر دیم - بوقا مانع شد گفت رائے زنان در چنین مقام
مصلحت بین وصواب دان نباشد مبادا کارها ساخته متلاشی گردد
وزمان فرصت ماشی با همدیگر روان شدند - ماورائے پشتہ مراکب مسرج
ملجم بحکمہ عزم ومخزوم بحیا زیم حزم بستہ بود - چون تیغ بخون اعادی تشنہ تشبہ
کنان بدین بیت

بیت

بَنَاتُ غُرَابٍ وَالْوَجِيهِ وَلَاحِقٍ
وَاَعْوَجَ تُنْمَى نِسْبَةُ الْمُتَنَسِّبِ
از طفیل الغنوی

بر باد پایان چون آتش سوار شدند - وآب ناموس دشمن بر خاک استذلال ریخت
اردق وہولاجو در سر بر سر یاسار اغول راندند - واورا با چند خواص مست خفتہ یافتند
واز جریدۂ احیا نام ایشان محو کرد - ارغون بوقا عازم یورت الیناق کہ خصم الدود اب
احد بود شدند آن نمرود تمرد از اندیشۂ نیش پشۂ در پشۂ خانہ پہلو تنعم بر بستر
استراحت سودہ بود با تیغہا در راندند واورا با پشہ خانہ پارہ پارہ کردند - بعضی
یتاق داران دست بتیر برکشادند - بوقا آواز داد کہ تا امروز بیاسار احمد کوچ می
دادیم - وگردن انقیاد بر ربقۂ مطاوعت می نہادیم اکنون بہ یاسار ہولاجو الیناق
راکشتیم ایشان سلاح بینداختند - وزانوئے خدمت بر زمین ضراعت نہادند
فزع روز اکبر در آن شب مشاہدہ کردند وخروش وزلازل در منازل افتاد بیت

ہمی تا بگردانی انگشتری
جہان را دگرگون شود داوری

هم درآن شب ماما ازمیانه واقعهٔ دہمار باذیال ظلام تمسّک نموده برمرکب فرار
سوار شد واز عقب احمد چون بادے کہ گرد پیمایدٔ دوان - احمد چہار فرسنگ
از اسفراین بل هزار فرسنگ از سرحدِ امکان معاودت باتیرهٔ سریر وافسرِ ملک
گذشته بود - وبرسراین قضا بنشته

شعر

یَا رَاقِدًا فِی لَیْلِ غَفْلَةٍ اُنْتَبِه

فَالصُّبْحُ اَسْفَرَ مِنْ وَرَاءِ حِجَابِهِ

ماما راجاذبهٔ قرار و ماسکهٔ حیات از حیزِ ضبط بیرون رفته برسید - قصهٔ حادثه
فرار خود واطلاق ارغون واحوال شبیخون وقتل اعوان برخواند وبگواهی آن دعوی
سیلاب اشکِ حسرت ازهر دو دیده بروجه براند - بدین خبر موحّش وپیغام
مشوّش دلِ سُلطان در قلق بلا بلا ارمق شد - وجان در مضیق ہیجان اندوه
پیچان هرچند احمد باچندان اسباب منع صرف از رکائب وعساکر و
خزائن و ذخائر صورت لَا یَنْصَرِف داشت - بالضّرورت منصرف شد و
اعلام دولت مخالفان علی الابتدا مرفوع گشت بحکم قهری وداوری چرخ چنبری
رجوع قهقری اختیار کرد - ولیقنغر اُدلنگ باز آمد خشیت وخیبت برضمیر
مستولی شده ولشکر حیرت وضجرت بنگاه اصطبار را تاراج داده
تردّد باطن ظاهر حالش مشوّش کرده واضطراب بالش در مفرش اندرون
آتش پراگنده از آنجا بعزم اردوءِ بادرش توقتے خاتون عنان بصوب سراب
معطوف گردانیده وخود امانی کاذبه کسراب بقیعهٍ یحسبه الظمآن

دسر

مَاءً حَتّٰی اِذَا جَاءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْئًا اوراغرور می داد در راه امرا و قواد لشکر و ملوکِ اطراف تخلّف می جستند و منزل منزل از وے باز می ماند واہوا صورت اختلاف می گرفت

بیت

بهر گامے ز کامی دُور مے ماند
زخیبت آیتے مسطور مے ماند

صاحب دیوان نیز در زبان مراجعت از خدم و حشم و خیل و خول و مراکب و جنائب جُدا مانده با یک کوتاپچی بجاجرم رسید بعضے خواجگان شیراز که در خراسان بخدمت ارغون پیوسته بودند و بعد از مقاتلت و انهزام لشکر چون کار دیگر نمود و احوال مشمّر سلسلۂ انطباق گسستہ بطرفِ اردوئے احمد آمده از تموّج آن فتنه و تلهب آن نائره در جامه جهانت و فیافی دہشت پویان بجاجرم افتادند صاحب دیوان از ایشان یک دو سراولاغ بستد و بحقیقت سر بسر جهان و کار اولاغ است و بازی و مغرور بموہات مجازیٔ آن دائم مبتلا در چار میخ مخازی چون حریفِ بخت بے نوا بود۔ و آہنگ قول مخالف را تیز کرده ساز پردۂ عراق کردن بنسبت لائق تر نمود۔ در وقتیکه از حمائل فلک تیغ صبح بر مفرق شبِ تیره راست کردند عازمِ اصفهان شد۔ اما ارغون در آن شب که بمظافرت بر اعدا روز بدر بود و بمساعدت اولیا شب قدر چون کار دشمن بساخت و دل از موادّ کینه بپرداخت شب ہمه شب چون بخت خود بیدار بود۔ چون عارض صبح از شکن زلفِ شب در خشیدن گرفت و شمامهاۓ کافور بدل شامهاۓ عنبر بر اطراف

چرخ اخضر بریختند. شهزادگان و امرا بخدمت آمدند و نعمت حیات و
دولت و قهر اعادی سلطنت را بعد از قطع امل تهنیت کرد

بیت

چه خوش باشد که بعد از انتظارے
باُمیدے رسد امیدوارے

بوقا که بعد قضاء الله منت جان و سلطنت بر ارغون ثابت گردانیده بود
بوره را بر جنازهٔ

بیت

مائل ہیونے تیز دواند کہ خور لیار رہ
از آہوان بردہ گرو در پویہ و در تاختن

سوئے سغور لوق روان کرد تا لشکر قرا دناس را اعلام کند و راہ احمد نگاہ دارند
و اللمش قوشچی را پیش قوشچیان فرستاد و فرمود که در راه از نوکران احمد شمشیر
دریغ ندارند و بهر موضع که مصادفت افتد بمجاهره گویند اینک ارغون با پنج
تومان لشکر خواهد رسید۔ بعد از تمشیت این مصلحت شهزاده نیز بر عزم
اقتناص صید مطلوب و اقتصاص از دشمن مغلوب حرکت فرمود چنانکه
درین ذکر شرح داده شود۔ از القاء این اخبار تمامت اردو سمت تفرق قوا
تشغر بغر گرفت طامهٔ کبرائے در دار دنیا واقع شد و فظاعت آن
هول و فزع و شناعت آن خوف و جزع تا منقرض جهان سمر بود و حضر
شد بالشهار زر و سیم و اوانی مرصع و رزمه رزمه ثیاب دیبا بیچ و پرنیان چون

سنگ وخاشاک برخاک افتاده از غایت رعب وهراس التفات بدان نمی
کردند۔ خراید که غیرت خلد برین وحور عین بودند زواهر فراید که ضرائر مناظم مباسم
ایشان بود از گوش وگردن (چون قطرات اشک) روان می انداختند وپیاده
از یمین ویسار می دویدند۔ ودر وهاد واغوار می خزیدند۔ واز ترس منون
یَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ حسب حال پیر وجوان افتاد

بیت

تا جهان رسم دست برد نهاد
دست بردے چنین ندارد یاد

سوغونجاق با اغروق سلطان وخزانه واحمال واثقال راه مسلمی گرفت واز
زبان حصیات واحجار خاک می شنید۔ مصرع

اِلَيْكَ طَرِيقُ الرُّشْدِ غَيْرُ مُسَلَّمِ

عزم داشت که از عقب بسر آب رود در راه مغافصةً طایجو قوشچی وکتبوغا با
فوجے دروے رسیدند۔ وبر اغروق زد از طرفین جنگ در پیوستند
ناگاه از شست قضا تیرے بر مقتل برادر آلغو قوشچی آمد وبر جای سرد شد
ومرکوب سوغونجاق را نیز تیر زدند خزانه را باز گردانیدند ودر مسلمی بمحافظت
آن قیام می نمود۔ سلطان چون بار دوے مادر رسید از اعجوبه کار واحدوثه
روزگار که ناگاه چنین فتنه می انگیزد دنابیوسان بدین گونه رنگهامی آمیزد خبر داد
قوتی گفت مصلحت باشد ہم اینجا بودن وامرا اکه ملازم اند با خود منطبق و
متفق گردانیدن وچشم نهادن برین عرصهٔ بوقلمون۔ مصرع

تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون

و دران حال کیفیتِ واقعہ بر ہر کس ملتبس بود و بر حسب غلبۂ ظنون و اختلاف عقاید در پیدا و نهفت ہر کس سخنی می گفت روز دیگر را چون زہاب تباشیر صُبح صادق از چشمۂ خورشید آثار انفجار نمود - و روئی گیتی را مانندِ آئینۂ چینی بمصقلۂ لمعان بزدود قرانقائی و شیکتور علی الرّسم بخدمت رفتند و از وصولِ پادشاہ بر جناح تعجیل بی ترتیب لشکر و زینت اسباب سلطنت سوال کردند - گفت ارغون را گرفتہ سپردہ ایم ما آمدہ ایم تا الاغ و ارغ جہت چریک معیّن فرمائیم ہیہات

بیت

مقراض فراخ رو نہ چندان ببرید

کین سوزن خرد گام بتواند دوخت

تا بتابان بیرون خرگاہ نشستہ بود - و این مفاوضات را استراق سمع می کرد آواز داد کہ قضیہ برین وجہ نیست شش پسر و شصت امیر با ارغون عقد معاضدت بستہ اند - و چہرۂ مطاوعت احمد را بخدشۂ عذر و انکا خستہ و او گریختہ آمدہ اگر بقائے مملکت و نمائی دولت و نظام امور و استقامت حالِ لشکر مطلوب است او را محافظت باید کرد زہے باد پیمایان عالم خاکی و صورت پرستان زمانہ جافی ہر لحظہ چون شاخ بید از ہر بادے لرزان و ہر ساعت چون شمع بر خود گدازان چون حجاب اغترار از محاذات بصائر و ابصار مرتفع شد و قراین حالی از تفرق عساکر و تبلبل ضمائر و آشفتگی ظاہر

بخصوصیت آن معانی اشعار کردند - از خرگاه بیرون آمدند - وکنارهٔ وثاقِ
سُلطان را محافظت نمود - خود عنقریب قراوناس با علام بوره درحرکت آمده
وبهر جائے غارت وتاراج آغاز کرده آنجا رسیدند - رسیدن همان بود وبر
اُردو زدن همان چون سِباع وضِباع که مفافصةً بر سر ظباء وآرام مصادفت
کنند - آن بهائم سیرتان نهنگ آسا در آهوان خیمگی وجوذر چشمان مَقصُورَاتٌ
فِی الْخِیَامِ افتادند - وحُلَل وملابس را خلع کرده بغارت دادند وتمامت
فراش وبساط وزر وسیم وثیاب وقماش که در اردو یافتند التقاط رفت
قوتی را پیرایه از گوش وگردن جُدا وموزه ها از پا بیرون کردند وهرچه از
ناپاکی وبےباکی ممکن بود بتقدیم رسانیدند معهود از یاسارِ مغول آنست که
در هرج ومرج هرج خواتین وبنات باشند از تعرضات ومطالبات مصون
دارند وبدیشان آسیبے نرسانند - اما درین حال شیاطین مغول چنان
از شیشهٔ ضبط بیرون جسته بودند که بقول هیچ لاحول منزجر نمی گشتند ومثار
فتنه چنان از زمین وزمان بالا گرفت که آنرا - مِصرع

یارانِ دوصد ساله فرو نتشاند

عاقبت سُلطان را گرفته وجامها بیرون کرده در خرگاه نگاه می داشتند اما
ارغون چون استدراک کار سُلطان را عزم استرکاب نمود لشکر ز الاغ باز ماندگی
داشتند وگلها بگوشها رفته بود وانتظار تحصیل اسباب ومراکب واستبطار
در آن موجب فوات مطلوب می نمود با مقدار سیصد سوار چون واثق بود
بمعاونت دانجاد انجاد نصرت وانجاز مواعید فتح وتائید عنانِ فلک سُرعت

بجنبانید- اتابک یوسف شاه لُر و سیّد عماد الدّین ابو العلی از خدمت
سُلطان در غلواءِ انهزامِ او مراجعت کرده بودند و شرف تکشمشے دریافته
درین حال ملازم رکاب عنان سای بودند- هر یک یایک کوتایچی و بوقا
سیّد عماد الدّین را مربّی شد- و بواسطہ تربیت او محلّی مرموق یافت و ذکر
آن در موضع خود اثبات خواهد رفت اِنشاء اللہُ تعالیٰ- چون ارغون بنزدیک
مسلّمی رسید

بیت

ز هر سو سپاه انجمن شد بروے
یکے لشکرگش پرخاش جوے

قرالقای و شیکتور با لشکر قراوناس سُلطان را بستہ برگرفتند و مستقبل شد-
آئین مغول باشد در سیاق سباق و اثناء مراہنہ و مناضلہ کہ چون
غالب و ظافر گردند دست افشاندن و بآواز بلند لفظ مریوگفتن حالے
کہ نظر ارغون بر دُشمن افتاد و او را بدان صفت دید با امرار از سر شماتت
و مرامر یوگُفت هم آنجا کاسہ گرفتند و با سر دشمن غالب آشر کہ شر رِ شرِ او باشرہ
با سرِ او عائد شد- و در یک لمحہ مالک مملوک و مسرور ماسور و مطیع مطاع
گشت تہنیت گفتند محقّق شد کہ در تقلّب اعصار و تبدّل روزگار این
حال بی تمویہ نمونہ معتبر است شاید کہ عقلا آنرا دستور تجارب اختیار و
معیار اختبار احوال سازند چہ در تواریخ متقدّمان و مصنّفات سلف کہ بنظم و
نثر مرتّب و مدوّن گردانیدہ اند چنین حادثہ کہ معاینہ گشت بحیز حدوث

نیامده وبرین منوال داستانی باحادوتواتر روایت نکرده اند مَاسَمِعَ بِمِثْلِهِ الْاٰخِرُوْنَ وَمَاشَاهَدَهُ الْاَوَّلُوْنَ - لمؤلفه

بیت

چنین عجائب ملکی بسالهای دراز
نه گوش دهر شنید و نه چشم دوران دید

ارغون چون از تادیب خانه لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ متادب گشته بود وبرای العین می دید که اغفال سلطان چگونه ثمر ناکامی او شد در تاجیل واهمال او چگونه از عقل رخصتی یافتی - پسران قنغراتای تیمور وایلدر را فرمود که تا موره ازدای دوئی وکینه دیرینه پدر فارغ گردانند و بدان تشفی جویند

زآنجا که خسته ی هم از آنجا طلب دوا

بقصاص پدر سلطان را پشت بشکستند قال الله تعالی وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا علماء تفسیر آورده اند که درین کلمات با اعجاز لفظ سَيِّئَةٌ ثانی را معنی نه اساءت است چه بموقع جزا افتاده پس مذموم نباشد - احمد را در قراقیچغائی و آن موضعی است دفن کردند وَلِلدَّهْرِ عَتْبٌ وَعِتَابٌ

بیت

همین است رسم سپنجی سرای
یکی را برد دیگر آرد بجای

محمود عاقبت آنکس تواند بود کہ فسوس جہانِ ناپایدار بجوے نخرد و دم افسونِ این فرتوت رعنا کہ گلبرگش ناچار جارِ خار و مُلِ امل پرورش را بے تاملِ دُردِ غم و دَردِ سر و خمار در عقب است نخورد۔ بر خود پردۂ صبر و قرار ندرد۔ و بظاہر مموہ و صورت مزوّر او کہ مار رنگین عبارت از آنست ننگرد۔ و یقین داند کہ سلطنت و دولت و مال و منال و لذات و آسائشِ این جہان مانند جمال امرد و وفارِ غانیات و مواعید غید و ابر تابستان و آفتابِ زمستان سراسر عشوہ و غرور و محال و زور است۔ و ہوشمند زیرک و سعید کامل بحصول آن کہ وجودش کم از عدم باشد مسرّت وارتیاح ننماید۔ و بذہاب و زوالش کہ لازمۂ حال تواند بود ندامت و ضجرت نیفزاید ایناس و ابساس و بآسار و بآسِ او را یکسان شمرد و متابعتِ وصیّت نامۂ رحمانی را درین دو حالت قائد عنان ہدایت و منتج اسباب سعادت خود داند۔ حیث قال عزّ و علا لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتَاکُمْ چہ از راہِ عقول و نظرِ مستقیم این مُردہ بشیون نمی ارزد و این حلوائے زہر آلود گرامندِ چندین دود نیست۔ و این قطعۂ کہ گفتہ ام لمعہ ایست از برق این بیان

بیت

زروزگار اگر کامِ خویش برداری
بر آفتاب اگر نام خویش بنگاری
اگر بملکتِ ساسانیان رسی دکیان
وگر خزائنِ سامانیان بدست آری

وگر جهانت مسخّر شود چو اسکندر
وگر بچرخ فرازی علم ز جباری
چه سود عاقبتش بسپری و بسپاری
دریغ کآخر آن بگذری و بگذاری

جلوس ارغون خان در چار بالش خانیّت

چون معاند دولت را کار بساخت و خاطر را از وساوس و شواغل مخفّف و مرفّه گردانید امضاءِ عزائم پادشاهی را که آثار دولت یاران مقبل و مآثرِ بختیاران عاقل جز آن نباشد در تقریر خانیّت تعجیل فرمود پیش از آنکه فساد خیالات و موادّ احتیالات در تجاویف دماغ و سویدای دلِ افکار و اقران تمکّن یابد و قوّت وقاحت و جلادت دست تباعت و طواعیت بر تابد و اگرچه بواسطهٔ غیبت بعضی پادشاهزادگان انطباق و اتّفاق که اجماع کلّی بدان صحّت پذیرد دست فراهم نمی داد اودبحتای و تقتی خاتون و امرا بوقا و شیکتور و طغاجار توافق نموده ارغون را ایلخانی از سر مهر جانی بر رغم انف حسود و جانی خط دادند در روز هفتم جمادی الاول سنه ثلاث وثمانین وستمائة در مقام تاسیون که آن موضع واقع است میان هشت الرّود و قربان شیر از منازل مشهور الشان هنگام ییلاق بر سریر دولت روز افزون بداعیهٔ ارادت بیچون مستقر شد و فلک توسن خوی با متثال اوامر و نواهی ملتزم و مقر و افسر فرخندگی و بخت بر فرق نهاده روزگار می گفت. لمؤلّفه مصرعه

فرقش نکنم من بیکی موازِ ماه

بیت

زمان با پایۂ تختش نخواند خاک را ساکن زمین با گوشۂ تاجش نگوید چرخ را والا

شہزادگان و خواتین شرابہای یاقوت رنگ در کاسہای کہربائی پیکر ریختہ بر کفِ بلور صفت نہادند۔ و رود سازان کہ دلنوازان عالم روح اند نغماتے کہ رسم اَلنَّغْمَۃُ نُطْقٌ رُوحَانِیٌّ بر آن صادق ے افتاد و نسبت

اَلْاِیْقَاعُ یُسَبِّبُ النَّاسَ فِی الْاِسْتِیْنَاسِ

حسب حال می گشت اہل مجلس را اسماع اسماع می کردند و جہان نیز مانندِ بارگاہ فلک شکوہ خوش و خرم بود۔ و روئے زمین غیرت مرغزار ارم از تاثیر اعتدال ہوا جمرہ خوشی افتادہ و نرگس سرمست در پائے سروِ آزاد سر نہادہ و با ہمہ شوخ چشمی از گوشۂ چشم حور اوشان چشم ع

تساکر عین النرجس الغض فاترا کمثل عیون الخرد العین من دَلِّ

بر گماشتہ و بر طرفِ ریاض معاشران نشستہ و زبان را باین نصیحت چون آب روان گردانیدہ کہ بیت

بصحن باغ بجز زیر سرو بن منشین بہ پیش خویش بجز یار سرو قد منشان

مشاطۂ نامیہ شاخسار ہا را چون نو عروسان وسمہ کشید۔ و مشک بید از تنسم نسیم چون جیبِ حوریان بدمید۔ بر لبِ جوئبار سبزۂ خط سر بر زد و شگوفہ در تعجب۔ بیت

باز این چہ جوانی و جمال است جہان را وین حال کہ نو گشت زمین را و زمان را

انگشت شاخ بدندان گرفت، بلبل از غیرتِ فاختہ در غلغل آمد۔ چنانکہ صراحی بمشافۂ ساغر در قلقل۔ درخت آبِ غضارت کشید و زمین نابِ نضارت چشید گوئی نقاش ربیع بر صفحۂ سلسال جاری بخامۂ سحاری غزلکے دلاویز کاتب را نقش بستہ بود

بیت

اینک وزان شد باد بہاری
اِدْفَعْ کُؤُسًا مِلْءَ الْعُقَارِ
از طرفِ بستان در صبح بشنو
لحن بلابل سجع قماری
از شعر غرّا وز جام صہبا
مطرب چہ خوانی ساقی چداری
اے صحن گیتی جانِ نکوئی
یا باغ خلدی یا روئے یاری
باغ از صبا شد چون جیب خوبان
پر عنبر تر یا مشک داری
از روے و زلفش داریم حاصل
شیمُ الدّراری شمُّ الذراری

درسپیده دم قُمری غم زدگانِ دورِ قمری را بدین رباعی مجانس موانس میگردانید

رُباعی

اے دِل تو چرا پیش ملامت سپری
تا کے رہِ اندیشہ باطل سپری
تا چند بیال عقل و احساس پری
می نوش کہ مے شود جوانی سپری

سحاب نیسانی سایہ بان برسر خیمۂ گلزار برداشت واطراف گیتی را از لطف و خوشی ہیچ باقی نگذاشت۔ درچنین فصلے چند روز نشاط اندوز وعیش آموز بودند و در سرور وحبور

بیت

گہے بربط زدند وگاہ طنبور
گہے مستان بُدند وگاہ مخمور
گہے ساغر زدند وگاہ چوگان
گہے دستان زدند وگاہ دستان
گہے آہو رمانید ند از کوہ
گہے از دل رہانید ند اندوہ
جہاں بے غم نباشد گاہ وبیگاہ
درآن کشور نبود اندوہ یک ماہ

برین صفت درین مدت چون زلف واُرخ خوبان شبی خوش بروزمی پیوستند و با اغانی وغوانی شراب ارغوانی درمی کشید پس ایلخان روئے بساختن مہمات و نظم مبددات واستمالتِ جوانب واستلانت اقارب واجانب آورد۔ باول در ازاءِ آن مواہب کہ از سرادقات قیوم قدیر بعد از یاس کلّی وباس تمام وعدم معاون وقلّت عدد وعُدد وقصرِ مُدت وتقصیر مَدد فائض گشت یرلیغ عالم کشاے از درآب آمویہ تا حدود بلاد مصر مصحوب ایلچیان بفرستاد متضمن بسط جناح رافت ومبطن حسم موادّ مخافت مشعر باشاعت مآثر معدلت ومُخبر از اساغت کوس

نصفت و مرحمت و طایفه که هنگام انقطاع لشکر مطاع فرمان و ممتثل و ملازم رکاب آسمان دوران بودند و در تخطی خطهٔ رجولیت قدم مصابرت راسخ داشتند وناصیهٔ وفا و حمیت را با چهرهٔ حسنِ عهد عبودیتِ شارخ اقبال و ارسر بر آستانهٔ خدمت نهادند۔ وسر رشتهٔ حقوق پادشاه ولیِ نعمت از دست ندادند هر یک را پایهٔ بلند و درجهٔ بے مانند ارزانی داشت و بمنتهائے امنیت و مدارج علیا رفعت رسانید لے بسا گله بان که گله دار و جهان بان شد و بسا اسیر گدائے که امیر فرمان روائے آمد آرے محافظت عهود خدمتگارانِ مخلص و ملاحظت احوال اعوان مشفق بعد از تحمل اعباءِ شدائد و عناءِ مکائد واجب است از همه رو ع

اِنَّ الْکِرَامَ اِذَا مَا اَسْهَلُوْا ذَکَرُوْا

هنگام تضمین این مصراع یکے از دوستان حاضر بود بر حسن مزاوجت نثر پارسی و نظم عربی بالطف موقع تضمین شرف مکانتِ تمثیل داشیوهٔ اغراق و استحسان تحسینی می فرمود۔ این بیت دیگر مطابق معنی متقدم در اسلوب تضمین و تضمن از نیمهٔ مصراع معهود خاطر التزام نمود

بیت

اے با تو از همهٔ انواع لطفِ خدا ۔۔۔ از لوح فکر بخوان اِنَّ الْکَرِیْمَ اِذَا

وچون هنوز کار ممالک انتظام تمام نیافته بود قوریلتای در توقف داشتند و هم در اول وهلت خمار ایلچی را با یرلیغ استمالت و استحضار بطلب صاحب دیوان فرستادند و بدین مصلحت اتابک یوسف شاه لر و ملک امام الدین قزوینی را از عقب روانه فرمود۔ و شرح آن در آخر این ذکر ایراد کرده شود۔

انشاء اللہ العزیز در وقت جلوس میمون از شاہزادگان ہولاجو و جوشکب و کنشو
و بایدو اغول و کیخاتو ہنوز نرسیدہ بودند و بعضے کہ از شاہراہ عقل دور و از
حریف سعادت مہجور خواستند شد در خاطر داشتند کہ بر وفق میعاد مبادی مشاورت
ہولاجو خان گردد بدین سبب اختلاف اہوا ظاہر شد و این ذکر بر زبانہا سائر
چون سریر مملکت بہ دُرج رفعت و فر سلطنت ارغون زینت یافت پیش
آقا و اینی ایلچی فرستاد و پیغامہائے لطف آمیز داد تا ایشانرا استمال گردانید
و جہت ہولاجو چترے کہ فر سایۂ ہمائے و نور خورشید عالم آرای داشت
بانواع معذرت روان کرد و کمال دل نمودگی در سلک این عبارت مندرج
گردانید کہ چون ما اینجا ئیگاہ رسیدیم خواتین بزرگ و امرار نوئین چون آئین و راہ
یاسا دانستہ بودند الزام کردند کہ جائے پدر را محافظت کن و مصالح ولایات
و چریک را بدان و ملک موروث را از نوائب مصفّٰی گرداں بدان سبب از
اعتناق آن متجافی نتوانست بود۔ باید کہ ہولاجو آقا خاطر را از خطرات غائلہ
و ہواجس شاغلہ فارغ دارد چہ ملک و سلطنت حکم اشتراک دارد۔ و باتفاق
و عتضاد دور از مناوات و تضاد در استمشیئ رونق مملکت و استکثار چریک و
استمرار امور یاسائے بزرگ سعی و جدّ بلیغ می باید نمود۔ چون۔ ایلچی بخدمت ہولاجون
رسید در جواب گفت با ارغون تماجا ہیشی یعنی مضایقت کجامی رود۔ پس عازم
قربان شیرا شد سوئے خانۂ ارغسون و جوشکب بطرف ہمدان بیرون رفت۔
دو سہ نوبت باستدعا و استسراع ایشان ببندگی سریر دولت آسمان پایہ
ایلچیان توارد نمودند و از آنجا بتدار انقیاد متقاعد گشتند و باندیشہا خیال انگیز

متباعد ارغون پادشاہے کامگار بود و در نفسِ او کمال سیاست و مہابت مجبول اغضا برین تفادی در مذہب سلطنت و اقتدار محفوظ دانست لشکرے جرار را نامزدِ ایشان فرمود چون خبر تسییر لشکر و زعازع صرصر خشم او بشنیدند از وخامت عاقبت و شامت مخالفت اندیشہ کروند و ہر یک از ار دوے خود بحضرت تسارع نمودند و شرف تکشمشے و اختصاص بانواع لطف و سیورغامیشی یافت۔ ارغون تسکین جاش و تحصیل انتعاش ایشانرا بذات

بیت

برآرندۂ ماہ و کیوان و ہور
نگارندۂ فرّو دیہیم و زور

سوگند یاد کرد کہ جانبِ ایشانرا براہِ آقائی بپیوستہ مشمولِ عوارف و مکنوفِ عواطف دارد۔ و ہر یک را کلاہ و کمر داد ایشان نیز التزام منہج مطاوعت واذعان کردہ بخانیّت او حجّت دادند و موادّ انقسام خواطر انحسام یافت چنانکہ نجات از رکوب جنود و خلاص از انسلال حسام ایلخان از سفورلوق باز صائن آمد واللہ ہوالحامی والصائن از امراء کسانیکہ با احمد بمزید مطاوعت موسوم بودند امثال بوکا و تیتای وابکان پسر شیرامون و ہولاجو با سقاق تبریز علیٰ حدۃ در یارغو سخن می پرسیدند و حجتی بر ایشان می گرفت و شرف یاسامی یافتند واللہ اعلم (موضع ذکر در عین تفرقہ لشکر احمد) چون وجوہ داعیان برائے مصلحت بینی خود را از کام و دہان نہنگ بلا خلاص میدادند۔ و از زبان ندائے وَخَرُّوا سُجَّدًا اِذَا قَانِھُم بگوشِ اربابِ ہوش مے رسید۔ و حادثہ بر

موضع ذکر درعین تفرقہ لشکر احمد

پیشانی عناد سخت درہم میکشید چنانکہ در مقدمہ اثبات کرد است یکسر خلایق
ازیمین وشمال پائے گریز بر داشتند۔ ویک سر ناخن مجال توقف نبود۔
صاحب دیوان عزم عراق کرد۔ اہالی اصفہان از صورتِ حال ماجری وچگونگی
واقعہ روزگارِ محتال غافل بودند۔ ملوک وامرا واکابر وقضاۃ وجمہور طوائف
بخدمت استقبال بیرون رفتند وبخدماتِ لائق کہ در بندگی چنان صاحبے
سلطان نشان وسلطانی صاحب بیان معہود باشد از مراسم اجلال درانزال
ولوازم تحف وانزال تلقی کردند دوسہ روزے توقف کرد ومنہیان باطراف
فرستاد۔ ودر خاطر داشت کہ بشیراز آید وبطرفِ بحر بیرون رود۔ وخودرا ببلاد
ہندوستان اندازد باز از صولت قہر مغول اندیشہ کرد وباخود گفت نفسِ خودرا
ازین دریائے ژرف بر ساحلِ نجات انداختن وزن وفرزندان ومتعلقان و
نواب وگماشتگان واقوام واتباع ایشانرا در مغاص غصہ وخلاب عقاب
گذاشتن پسندیدۂ عقل ومختار نظرِ صائب نباشد نیز سی سال در کمال جاہ وعلو
قدر وغلواء کامیابی غلو قدر بسر بردہ ام واینک لمعانِ صبح صادق مشیب سوادِ
شب شباب را منہزم گردانیدہ وتیر عمر عقد شست گرفتہ اگر چرخ سست عہد بیوفائی
کہ عادتِ اوست آغاز خواہد کرد اصابت تدبیر وانارت رائے منیر کجا نافع
افتد مصلحت آنست کہ بدامنِ توکل اعتصام وبحبل متین تمسک نمودہ متوجہ
بندگی گردم اگر بمقتضی حقوق خدمات سی سالہ وکوچ دادن چندین گاہ
در بندگی آبا وابنا معاطف عواطف پادشاہانہ در اہتزاز می آید وبمرحمت شامل
گناہ ناکردہ را بعفو متقابل می فرماید مصرعہ

زمشک بوی و زخورشید نور نیست بدیع

والّا بارے چندین خلائق را از عقال نکال خلاص داده باشم۔ بدین نیّت خیرت
که از تعارض ادلّه مختلفه تولّد کند منتفی شد۔ و نائرہ خوف و ہراس منطفی آیت
وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ بر زبان گذرانید۔ و
بصوب بندگی اردوء آسمان مثال مُنثال شد در راہ امیر خمار با یرلیغ مشتمل
بر ازالت امداد نقار و آفالت اعداد عثار و مُخبر از تمہید قواعد مرحمت و تاکید
معاقد عاطفت بصاحب رسید و حکم بشنوانید حالے فراغ حالی روی بنمود
واز انشارِ خود بشارت نامہ بحکّام عراق فرستاد۔ و بر جناح تجوید واجفال
روان شد۔ چون بشرف تکشمشے تشرّف جست از حضرت نواخت و اعزاز یافت
و وعدہ فرمود کہ منصب صاحب دیوانی برقرار ارزانی فرماید۔ تا باتفاق بوفا
تمشیتِ مہمات مملکت و ملمات امور را قیام نماید صاحب زمین بارگاہ را
بنقوش بوسہ منقش گردانید۔ و زبان باستدامت عمر و سلطنت پادشاہ
جوان بخت سزاوار تاج و تخت گشادہ بمخیّم عزّ خود معاودت کرد خلائق نعمت
حیوٰۃ او را مراسم و لوازم سپاس داری با دا رسانیدند و نذور و صدقات
بوفا۔ بعد از یک ہفتہ بوقا چون دید کہ باز صاحب دیوان بقاعدہ مباشر منصب
معہود خواہد بود پادشاہ را بر ابقاء او ملامتہا کرد و تاکید نمود تا کید او را
پیدا و از اہمال جانب قہر ابا کند پس گفت از کسے کہ پدر نیکو ایلخان را
با چندان سوابق ترشیح و تربیت بد اندیشد۔ توقّع نیک بندگی چگونہ توان داشت
ثبات دولت پادشاہ و فنارِ صاحب دیوان متلازمان اند ایلخان ہنوز از

اختلافِ عقایدِ متردد رای بود- معما که بارها صریح و معمی این معنی از افواه استماع رفته بود- و در زمان سُلطان مساعی صاحبے در ترتیب اسباب چریک ذنابهٔ آن تنکرات می شده و علاوهٔ آن تغیرات می آمد چون درین حال از مشیر موافق و مخلص مشفق چنین مبالغتے یافت حکم یرلیغ نافذ شُد که امراء یارغوقداغای واوکتای سخن پرسند و بنو قضیه برسند صاحب را در مقام یارغو حاضر آورند و برآئینِ ایشان چون خون داران سرِ دستهاءِ او را در بستند فریاد از طوائف ترک و تاژیک برآمد که چرا درِ ارزاقِ خلائق مے بندند در جواب حمل مفتریات والقاءِ مزخرفات گفت از بابِ مُساوی و تقصیراتِ من بنده آنچه ارباب اغراض بسمع اشرف رسانیده اند- باُمید عفو پادشاه یکے را صد اعتراف می نمائم- اما از نسبتِ این خیانت و تہمتِ قصدِ ولیٔ نعمت خبر ندارم

بیت

نه بر زبان گُذرانیده ام نه بر خاطر
نه در عقیدت من بنده هرگز این بود است

کار بحذاقت جنان و لباقت بیان فرابسته نبود مصرع

باحکم قضا دم مسیحا چه کند

حکم شد که بنیاد فضائل و معالی را خراب گردانند- و سرچشمهٔ جود و مکارم و اسراب در موضع موتنیه نزدیک اهر جلاد قهر با تیغ افعی زهر صاحب را به سیاست گاه حاضر آورد از دیدهٔ اختر خونِ شفق می بارید و زبانِ عطارد نفیر کُنان و زُهره گیسو کُنان می سرائید-

بیت

تیغ نیلوفری آخر چکند بر تنِ آن
که ملالش بدے از رایحۂ نیلوفر

دانست کہ روئے خلاص نیست۔ وتا جان او کہ حشاشۂ مکرمت و مطلوب پادشاہ است در معرضِ ہدر نیاید بہانہ باقی است استغاثت کرد تا لحظۂ امان دادند وہم آنجا غسل وطہارتے کرد۔ و بمصحفے کہ داشت تفاءل نمود۔ پس وصیت نامۂ بفرزندان و این رقعہ با فاضلِ تبریز نوشت چون بقرآن تفاءل کردم بر آمد اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ باری تعالےٰ کہ تقادیر آزال در علیین علم او مبین است وغایت اعمار ہر یک در لوح محفوظ او معین چون بندۂ خویش را درین جہانِ فانی بکل انواع سعادت نیکو داشت ہیچ مرادے ازو دریغ نہ خوست کہ ہم درین جہان بشارت جہانِ باقی بدو رساند۔ چون چنین بود مولانا محی الدین و مولانا افضل الدین و مولانا شمس الدین و مولانا ہمام الدین و مشائخ کبار را کہ ذکر ہر یک بتطویل مے انجامد و موضع احتمال نمیکرد بشارت رسانیدن واجب نمود۔ تا دانند کہ قطع علائق کردہ روانہ گشتیم۔ ایشان نیز بدعاءِ خیر مدد دہند چون از تحریر فارغ شد در مقام تسلیم بر زبان راند ؎

ہر چہ آید از تو جانان بر دلم خوش بود خواہی شفا خواہی الم

نماز دیگر را از روز دوشنبہ چہارم شعبان سنہ ثلاث وثمانین وستمائۃ چنانکہ ناظم این ابیات ذکر آن حال را در سمط تاریخ بدین نمط تقریر کردہ است۔

بیت

خورشید ملک صاحب دیوان شرق و غرب
آنکش زمانہ چاکر و گردون مرید شد
در سال رخ چو جیم بقا گشت متصل
زان پس کہ دور مدت عمرش مدید شد
وقت نماز دیگرے اندر حدود اھر
روز دو شنبہ چارم شعبان شہید شد

بسودای خیال فاسد غرۂ بیضای او را کہ بیضۂ غرای صبح سعادت بود بچشمۂ خضرای تیغ بر ساھرۂ غبرای زمین چون چہرۂ حمرای شفق گردانیدند و چنان صاحبے را کہ ارحام ملور گیتی از اظہار مانند او تا جاوید عقیم ماند بگواہی تیغ استشہاد کردند

بیت

گوہرے بود او کہ گردونش بنادانی شکست
گوہرے کو تا بدین گوھر شکن بگریستے
آتش و آب ار بدانستے کہ از گیتی چہ رفت
آتش از غم خون شدے آب از حزن بگریستے

و این دو بیتے کہ زادۂ طبع یکے از فضلای عصر است صورۃً و معنیً در صنعت مراعاۃ نظیر حق او را لبے نظیر آمد

بیت

از رفتن شمس از شفق خون بچکید
مہ روی بکند و زھرہ گیسو برید

شب جامہ سیہ کرد در آن ماتم وصبح
برزد نفسے سرد و گریبان بدرید

خبر این واقعۂ ہائل و داہیۂ مشکل بھر ہر طرف از اطراف ممالک کہ رسید خواص و عوام الیف و حلیف قرین انین و حنین گشتند و اکابر و اصاغر باسلیق انسان العین بکشودند شیراز باوجود آنکہ ہرگز بیمن قدوم صاحبے مشرف نشدہ بود اہالی بواسطۂ خیرات جاریۂ او کہ برّ و فاجر و غنی و فقیر را فائض بود شکستہ بال و پریشان حال شدند وجفت نالہ و دریغ گشت

بیت

الغیاث اے چرخ دون کو صاحب عالی منش
آنکہ میساز د نثار از خونِ دل چشم منش
صاحب آفاق شمس دین و دولت آنکہ بود
روی دولت بافروغ از نور رائے روشنش
مسند ار بے تکیہ اش گردن فرازد بعد ازین
حشو باشد معنیٔ او از میان بیرون کنش
ور قلم بے دست او خواہد کہ گردد زرفشان
شاید ار یابد ز دست تیغ قاطع سرزنش

بعد از واقعۂ صاحب دیوان تمامت املاک او را در جمیع ممالک با خود در آوردند و اساس آن خیرات را منہدم گردانید و آثار آن مبار منعدم مصرع
وَایُّ نَعِیمٍ لَا یُکَدِّرُہُ الدَّھْرُ

اولاد اورا یحیی و فرج اللہ و مسعود و اتابک کہ نجوم سپہر مکارم و نہال نورستۂ حدیقۂ
بسالت و جلالت بودند از عقب پدر بفرستادند و برآن اطفالِ بیگناہ رحمت نکرد
و درین حال چون مدتے بگذشت آروق خواجہ ھرون را بقتل آورد چہ مجد الدین اثیر
کہ از اکابر عصر بنعمت و ثروت موصوف و معروف بود و بنجدت و شہامت مذکور و
مشہور کمان سعایت آروق درزہ آوردہ بود کہ از اعمال بغداد مبالغ مال بخاصہ
تصرف نمودہ آروق بتوہّم آنکہ خواجہ ھرون بالاے درین وقیعت ہمراز است'
و خود سوابق مخالفت و مکاشرت و لواحق معاندت و مجاھرت درمیانہ ممہد بود
بے حکم یرلیغ ہر دو را بر تیغ گذرانید مصرع

یعنی ز سرِ بریدہ نآید آواز

و مقابر صاحب و اولاد در چرانداب تبریز است در شہور سنہ اثنین و تسعین و
ستمائۃ ناقلِ این اخبار آنجا رسید زیارت را ساعتے درآن مقام روح انگیز و
موضع سعادت بخش استرواح رفت۔ ہر دو برادر با ہفت پسر بعضے درجۂ شہادت
را با سعادت دنیا جمع کردہ و بعضے با صد ہزاران دریغ از مصاحبت روزگار
کہ کمتر چاکری ازان ایشان بودہ بمجاورت انس ابد و حوریان فردوس گرائیدہ
القاب و اسماءِ ایشان را بعد ما کہ بر صفحات توقیعات منتقش بودے بر الواح
مقابر نقش کردہ بودند و از آیات تنزیل بر دیباجۂ لوح تربت ہر یک آیتے
مناسب مناصب او نوشتہ۔ از مشاہدۂ آن مشاہدہ و مراقد مراقد امانی
خمیدہ شدہ و روان بر چہرہ زہاب از دیدۂ شکوہ و ہیبت آن صنادیق در دیدۂ
اعتبار از مکانت صدر و مسند خبر می داد و سبب آنکہ در زمان حیات ایشان از

سعادتِ نیل خدمت بر مقتضے مصرع

مَا کُلُّ مَا یَتَمَنَّی الْمَرْءُ یُدْرِکُهٗ

محروم افتاده بود و بداغ خیبت موسوم شده، خاطر که بآتش تحسّر در غلیان بود از شیمت روزگار تعجّب می نمود، چون قاضی محکمهٔ ازل بحکم لم یزل تقدیر کرده بود که باندک مدّتے بساط خراسان از تمامت صنادید و قروم خالی ماند هم در تضاعیف آن حال مزاج ایلخانی بتضریب ارکان حضرت با خواجه وجیه الدّین متغیّر شد و اورا ماخوذ کردند۔ این دو بیت حسب حال گفته شد شعر

ماخود چه دیده ایم ازین چرخ کوژ پشت

یا در عنا بداشت و یا بے خطا بکُشت

چون عاقبت فناست جهانِ دو رنگ را

خود زشت[1] و خوب باشد و خود نرم یا درشت

دانست که این نوبت خلاص متعذّر است هرچند پیش امرا و ارکان حضرت ضراعتها نوشت فایده نکرد در مفتتح مکتوبے که پیش طوغان قُهستانی اصدار کرده بود و در تواضع و تشفّع مبالغت نموده و نام خود را "ضعیف داعی وجیه عاصی" در قلم آورده این بیت فارسی مندرج ساخت

بیت

بود جانان غم هجران تو هر بارے سخت

رحم کن بر من دلخسته که کار این بار است

عاقبت بتیغ۔ جانِ اورا از آشیانهٔ سفلی بمانس علوی رسانیدند،

[1] در اصل نسخه خوه ۱۲

مزاولت اعمال دیوانی وملابست اشغال این جہانی بوخامت مفضے است و دولت پنجروزه راسرعت انتقال وارتحال حتمی مقتضے

شعر

مارست مالِ دُنیا دُنبال او مگیر
دانی کہ چیست عاقبت کارِ مار گیر
خواہی کہ عیش خوش بود وکار برمراد
بانیستی بساز وکمِ کار وبار گیر
چون روزگار کس ندہد پندِ آدمی
خواہی کہ پند گیری از روزگار گیر

فرہنگ تاریخ وصّاف

از

حضرت شادان بلگرامی

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

خلاصۂ تاریخ وصّاف

از

حضرت شادان بلگرامی

قیمت آٹھ آنے